2 محرم الحرام جمعة المبارک 21 جولائی 2023

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیمِ ط

درس 111۔

دعا۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ط الحمد للہ رب العالمین ط

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمدٍ و علیٰ اٰلہ و اصحابہ و بارک و سلِّم (تین مرتبہ)۔

ربَّنا یسرلنا ھٰذالکتابَ و لا تعسرہُ و تممہُ بالخیر، و بک نستعین۔ یا فتّاحُ یا علیمَ(3 مرتبہ)، آمین ثم آمین

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمدٍ و علی الہ و اصحابہ و بارک و سلِّم(تین مرتبہ)۔

الحمدُ للہ الذی تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں یُصَرِّفُ الاحوالَ جو پھیرتے ہیں احوال کو، جو بدلتے ہیں احوال کو۔ و یُخَفِّفُ الاثقالَ اور وہ ذات اللہ جو کہ بوجوں کو ہلکا کرنے والے ہیں۔ و یَکْشِفُ العِلَلَ اور وہ اللہ جو بیماری کو دور کرنے والے ہیں۔ علل یہ علةٌ کی جمع ہے۔ صحت نصیب فرماتے والے ہیں۔ و یُصْلِحُ العملَ اور وہ اللہ جو عمل کی اصلاح کرنے والے ہیں۔

و الصّلوٰةُ علیٰ رسولہٖ اور رحمت نازل ہو اللہ کے رسولﷺ پر۔ محمدٍ جن کا نام محمدﷺ ہے۔ الذی وہ محمدﷺ اَسَّسَ جس نے بنیاد رکھی قواعِدِ الدّینِ شریعت کے قوانین کی و اَبنیةَ الاسلام اور جس نے اسلامی عمارتوں کی بنیاد رکھی۔ یعنی اسلامی جو طور طریقے ہیں، اُسکی بنیاد رکھی۔

و علیٰ اٰلہٖ اور رحمت نازل ہو حضورﷺ کی آل پر۔ آل سے ہر متقی مؤمن مراد ہے۔ و اَصحابہٖ اور حضورﷺ کے اُن صحابہؓ پر الّذین بذَلُوا جُھْدَھمْ جنہوں نے خرچ کیا اپنی کوششوں کو،یعنی اپنی پوری کوشش کی۔ بذل: خرچ کرنا فِی استنباطِ قوانینِ الحلال و الحرام حلال اور حرام کے قوانین کے نکالنے میں۔ استنباط کا ہمزہ وصلی ہے۔

پس از حمد و صلوٰۃ میگوید بندہ ضغیف حمد و صلوٰۃ کے بعد کمزور بندہ کہتا ہے۔ گنہگار شرمِسَار جو گنہگار ہے اور نادم ہے امیدوار مغفرتِ پروردگار اور اپنی پروردگار کی مغفرت کا امیدوار ہے۔ مُتَعَلِّمْ طالب علم ہے حقیر حقیر ہوں۔ صَفِی بن نصیر صفی ابن نصیر اَصلحَ اللّٰہُ تعالیٰ حالَہ و خَفَّفَ اَثْقَالَہُ اللہ تعالیٰ اِن کی حال کی اصلاح فرمائے اور انکے بوجوں کو ہلکا فرمائے۔ یہ مصنفؒ اپنے لئے دعا کر رہا ہے۔

ہر گاہِ فرزند شیخ الاسلام جب شیخ الاسلام کے فرزند ابو المکارم، سخاوت والے، بلند کردار والے، مکارم یہ جمع ہے مَکْرُمَ کی اور اس کا معنیٰ ہے کردار کی بلندی۔ اسماعیل اسماعیل جو ہے۔ یہ اسماعیلؒ مصنفؒ کے استاد کے بیٹے تھے۔ استاد کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔ مصنفؒ نے اسماعیل کو صرف کی ابتدائی کتاب پنج گنج پڑھائی۔ پھر کوئی مناسب کتاب نہیں مل رہا تھا۔ تو خود یہ کتاب مرتب فرمائی، جس کا نام دستور المبتدی رکھا۔ آگے مصنفؒ اپنے شاکرد اسماعیل کو دُعا دے رہا ہے۔ رَزَقَہُ اللّٰہُ تعالیٰ علمًا نافعًا و فھمًا کاملا اللہ تعالیٰ اُن کو نصیب فرما دے نافع علم اور کامل فہم۔

چون تصریف پنج گنج بِعَوْنِ اللّٰہِ تعالیٰ و حُسْنِ تَوْفیقہٖ تمام کرد جب اُس نے پنج گنج کی صرف اللہ کی مدد سے اور اچھی توفیق کے ساتھ پوری کرلی خواستم میں نے چاہا کہ کتابے دیگر فارسی در علم صرف تعلیم کنم علم صرف کی دوسری کتاب فارسی میں اُسے پڑھاؤ ہیچ کتابے لایق تعلیم او نیافتم کوئی کتاب مجھے اُن کو

پڑھانے کے لائق نہ ملی۔ پس چند قوانین اعلال و ابدال و تخفیف ہمزہ و ادغام برائے تعلیم اُو درین مختصر جمع کردم پس چند قوانین اعلال، ابدال، اور تخفیف ہمزہ اور ادغام کے جو ہیں، اُسکی تعلیم کے لئے، میں نے اس مختصر رسالے میں جمع کردئیے۔ و نام دُستور المبتدی نِہادم اور اسکا نام میں نے دُستور المبتدی رکھ دیا۔ و برائے ترغیب طالبان اور طالب علموں کی ترغیب کے لئے و ارشاد راغبان اور رغبت کرنے والوں کی رہنمائی کے لئے سوالہا و جوابہا درین قوانین مُنْدَرج کردَم سوال اور جواب میں نے اِن قوانین کے اندر درج کردئیے۔ و بیشتر قواعد متفرقه در سلکِ ضبط در آوردَم اور بہت سے متفرق قواعد جو ہیں، میں اُنہیں ترتیب کی لڑی کے اندر لے آیا۔ یعنی میں نے اُسے اچھی ترتیب دے دی۔ سلک: لڑی، ضبط: ترتیب و در ایضاح بیان آن کوشش بلیغ نمودم اور اُن کے بیان کی وضاحت میں خوب کوشش کی میں نے، نمودم: میں نے کی، تا مبتدیان ازو نفع گیرند تا کہ ابتدائی طالبعلم اِس سے نفع اٹھائے۔ و ازْ وُضُوح بیان وے بہرہ مند شَوِنْد اور اسکی بیان کی وضاحت سے نفع اُٹھائے۔

و از حق سبحانہ و تعالیٰ خواستم اور میں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں تا فرزندم عزیزُ الوجود تاکہ میرا یہ عزیز الوجود بیٹا جو ہے یہ و ہر کہ این مختصر را بِخْواند اور ہر وہ طالب علم جو اس مختصر کو پڑھے فہم کامل و علم نافع یابَد وہ کامل سمجھ اور نافع علم پائے۔ و از تاریکی جہل بیرون آمدہ در روشنی علم اُفْتَد اور جہالت کی تاریکی سے باہر آ کر علم کی روشنی میں آ جائے۔

واللّٰہُ ولِیُّ التوفیق بالاتمامِ اور اللہ توفیق دینے والے ہیں اختتام تک۔ بدان جان لے تو زادک اللّٰہُ تعالیٰ علما نافعا و فہما کاملا اللہ بڑھا دے تیرے علم نافع کو اور کامل سمجھ کو۔ کہ جملہ اسماء و افعال نزدیک اہل تصریف بر چہار گونہ است کہ تمام اسماء اور افعال اہل تصریف کے نزدیک چار قسم پر ہیں۔ صحیح و مہموز و معتل و مضاعف صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف ہے۔

اما صحیح آن باشد صحیح وہ ہے کہ حرفے از حروف اصلی وے کہ کوئی حرف اُسکے حروف اصلی میں سے۔ وہ حروف جو فا، عین، لام کلمہ کے مقابلے میں آئے اُسے حروف اصلی کہتے ہیں۔ اور جو نہ آئے اُسے حروف زائدہ کہتے ہیں۔ حرف علت و ہمزہ و دو حرف صحیح از یک جنس نبا شد حرف علت، ہمزہ اور دو حرفِ صحیح ایک جنس کے نہ ہو۔ چون جیسے کہ ضَرَبَ ثلاثی کی مثال وَ بَعْثَرَ رباعی کی مثال و رجلٌ ثلاثی کی مثال و جعفرٌ رباعی کی مثال و سفرْجلٌ خماسی کی مثال

و مہموز آن باشد اور مہموز وہ ہے کہ حرفے از حروف اصلی وے کہ کوئی ایک حرف اُس کے حروف اصلی میں سے ہمزہ باشد ہمزہ ہو۔ و آن بر سہ قسم است اور وہ تین قسم پر ہے۔ [1] مہموز الفاء ایک مہموز الفاء ہے۔ جس کے حرف فا کے مقابلے میں ہمزہ آئے۔ چون اَمرَ و اَخذَ فعل کی مثالیں و اَمْرٌ وَ اَخْذٌ، اسم کی مثالیں و [2] مہموز العین جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو چون سَأَلَ و لَؤُمَ و سَئِمَ فعل کی مثالیں و رأسٌ و بُؤسٌ و ذئبٌ اسم کی مثالیں و [3] مہموز اللام وہ کلمہ جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو۔ چون قَرَأَ و هَنَأَ فعل کی مثالیں و کلَاءٌ و خطَأٌ اسم کی مثالیں

و معتلّ آن باشد اور معتل وہ ہے۔ معتل میں لام مشدد ہے۔ کہ حرفے از حروف اصلی وے کہ اُس کے حروف اصلی میں سے کوئی ایک حرف حرف علت باشد حرف علت ہو۔ و حرف علت سہ اند واو و الف و یا اور حرف علت تین ہیں۔ واو، الف اور یا کہ مجموع وی وای باشد کہ اِنکا مجموعہ وای ہے۔ و این حروف را حرف مد و لین نیز گویند اور ان حروف کو حروف مد اور حروف لین بھی کہتے ہیں۔

اما حرف علت ازان گویند باقی حرف علّت اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اغلب بر زبان عَلیلان میرَود کہ اکثر بیمار کے زبان پر جاری ہوتا ہے۔ اغلب: اکثر، و اِعلال جاری در ایشان ست اور اعلال اِنکے اندر جاری ہے۔ یعنی یہ بدلتے رہتے ہیں۔ یہاں حرف علت کی وجہ تسمیہ کی دو وجہیں ذکر کی۔

و مدہ ازان گویند اور ان حروف کو مدّہ اس وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ بَمَدِّ حرکت مُتَولِّدْست کہ یہ حروف حرکت کے کھینچنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی واؤ بمد ضمہ متولدست یعنی واو ضمة کے کھینچنے سے پیدا ہوا ہے۔ و الف بمد فتحہ متولدست اور الف فتحہ کے کھینچنے سے پیدا ہوا ہے۔ و یاء بمد کسرہ متولدست اور یا کسرہ کے کھینچنے سے پیدا ہوئی ہے۔وَ ہَم ازین جِہت واؤ اُختِ ضمہ است اور اسی وجہ سے واو ضمة کی بہن ہے۔ و یاء اخت کسرہ و الف اخت فتحہ است اور یا اخت کسرہ ہے اور الف اخت فتحة ہے۔

و لین ازان گویند اور حروف علّت کو حروف لین اس وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ ضعیف اَنْد کہ یہ ضعیف ہیں۔ بمنزلہ نَفَسْ باشند سانس کے درجے میں ہے۔ و لہٰذا حرکت ثقیل بر خود و حرکت قوی بر ما قبل خود تحمُّل نتوانند گرد اور اسی وجہ سے حروف علّت اپنے اوپر ثقیل حرکت اور اپنے سے ماقبل پر قوی حرکت برداشت نہیں کرتے۔ یعنی واو اور یا پر ضمة اور کسرة دونوں ثقیل ہیں۔ واز حالے بحالے اور ایک حالت سے دوسری حالت کو بسیار گردند بہت بدلتے ہیں۔ گاہے حذف شوند کبھی خذف ہو جاتے ہے، جیسا کہ رمیٰ یرمی۔ حالت جزمی میں یرمی سے یا خذف ہو جاتا ہے لم یرم و گاہے بدل شوند اور کبھی بدل جاتے ہے دوسرے حرف سے۔ جیسا کہ قال اصل میں قول تھا۔ وَ گاہے ساکن شوند اور کبھی ساکن ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ یرمی اصل میں یرمیُ تھا۔ یا پر ضمة ثقیل تھا اس لئے گرایا۔

یہ حروف خود تو ضغیف ہے۔ اپنے اوپر ثقیل حرکت برداشت نہیں کرتے اور اپنے سے ماقبل قوی حرکت برداشت نہیں کرتے۔ لیکن جس لفظ میں یہ آ جائے وہ لفظ ثقیل ہو جاتے ہیں۔ و این حروف را ثقیل دارند اور یہ حروف کو ثقیل کرتے ہیں۔ و ثقیل ترین اینہا واؤست اور ان میں ثقیل ترین واو ہے۔ پس یا پھر یا ثقیل ہے پس الف پھر الف ثقیل ہے۔

درس 112۔ و الف خطے ست مُنْتَصِب اور الف ایسا خط ہے کہ سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ کہ ہمیشہ ساکن باشد کہ ہمیشہ ساکن ہوگا۔ بے ضَغطہ زبان زبان کی تنگی کے بغیر، الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور نرمی سے ادا ہوتا ہے۔ جبکہ ہمزہ متحرک بھی ہوتا ہے اور ساکن بھی۔ جب ہمزہ ساکن ہو تو اُسے تنگی کے ساتھ ادا کرنا ہوگا۔ یعنی جھٹکے کے ساتھ ادا کرنا ہوگا۔ جیسا کہ بأسٌ چون مَا و لا جیسا کہ ما اور لا، دونوں کے آخر میں الف ہے۔ و در ہیچ اسم متمکن و فعل متصرف الف اصلی واقع نشود اور کسی اسم متمکن یعنی معرب اور فعل

متصرّف میں الفِ اصلی واقع نہیں ہوتا۔ فعل متصرف وہ ہوتا ہے کہ جسکا گردان کیا جاتا ہے۔ مگر آنکہ زائدہ باشد مگر یہ کہ زائدہ ہو۔ چون ضارِبَ یُضارِبُ یہاں پر الف حرف اصلی نہیں بلکہ حرف زائد ہے۔

یا بدل از واؤ یا بدل از یاء باشد یا وہ الف واو سے بدلا ہوگا یا "یا" سے بدلا ہوگا۔ چون قالَ و باعَ جیسا کہ قال اصل میں قَوَلَ تھا اور باع اصل میں بَیَعَ تھا۔ و بابٌ بابٌ میں یہ الف واو سے بدل کر آیا ہے۔ اسکی جمع ابوابٌ ہے۔ وہ واو موجود ہے۔ و نابٌ نابٌ میں یہ الف "یا" سے بدل کر آئی ہے۔ ناب کی جمع انیاب آتی ہے۔ ناب: کچلی کے دانت، سامنے کو جو چار دانت ہیں، انکے پاس دونوں طرف جو نوکدار دانت ہوتے ہیں اُسے ناب کہتے ہیں۔

و یا بدل از حروف مکرر باشد اور یا وہ الف حروف مکرر سے بدل ہوگا۔ ایسے حروف جسکا تکرار آتا ہے اُن میں بعض کو بعض اوقات الف سے بدلتے ہیں۔ چون دسّاها یہ اصل میں دسَّسَها تھا۔ تو یہاں تین سین آئے۔ ایک جس میں ادغام ہوا ہے۔ تو پھر اس تیسرے سین کو الف سے بدلا گیا تو دسّاها بن گیا۔ اور کبھی حرف اصلی کو یا سے بدل دیتے ہیں ۔ جیسا کہ دینار اصل میں دنّار تھا۔

و دراسمائے غیر متمکن اور اسمائے غیر متمکن یعنی مبنی میں۔ چون هٰؤُلآءِ جیسا کہ هؤلاء کا الف و در حروف معنوی اور حروف معنوی میں، کچھ حروف ہجا ہے اور کچھ حروف معنوی۔ حروف ہجا وہ ہے کہ جس سے الفاظ بنتے ہیں۔ جیسا کہ الف، با، تا وغیرہ۔ حروف ہجا کا اپنا کوئی معنیٰ نہیں ہوتا، لیکن یہ آپس میں ملکر کلمات بناتے ہیں، جیسا کہ لفظ زید۔ جبکہ کچھ حروف معنوی ہیں جو ہم نحو کے اندر پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ حروف جارہ، حروف عاطفہ، حروف قسمیہ وغیرہ۔ وہ حروف معنیٰ ادا کرتے ہیں۔ اصلی باشد اصلی ہوگا۔ یعنی مبنیات اور حروف معنوی کے اندر الف، الفِ اصلی ہوگا۔ غیر مُبدل از چیزے کسی چیز سے بدلا نہیں ہوگا۔ چون مَا و لَا جیسے ما اور لا۔

و ہر چه متحرک باشد بصورت الف و یا ساکن باشد با ضغطه ہمزہ بود اور ہر وہ چیز جو متحرک ہو الف کی صورت میں اور یا ساکن ہو جو زبان کے جھٹکے کے ساتھ ادا ہو، وہ ہمزہ ہوگا۔ چون اَمَرَ و سَاَلَ و قَرَأَ و قرءٌ و رأْسٌ و بُؤْسٌ پہلی تین مثالیں فعل کی ہے اور بعد کی تینوں مثالیں اسم کی ہے۔ و ہمزہ را الف میگویند بر طریق مجاز اور ہمزہ کو بھی الف کہتے ہیں مجاز کے طریقے پر چون الفِ وصل و الفِ قطع و الفِ استفہام، جیسے الف وصل، الف قطع اور الف استفہام کہتے ہیں۔ اسمٌ کی ہمزہ وصلی ہے۔ اور درمیان عبارت میں گر جاتی ہے، باب افعال کی ہمزہ قطعی ہے۔ جیساک اکرام، ہمزہ استفہام کی مثال: اَقامَ زیدٌ،

ہمزہ را در خط یک صورت نیست کتابت کے اندر ہمزہ کی ایک صورت نہیں ہے۔

پہلی صورت: در اول کلمه بصورت الف مینویسند کسی لفظ کی شروع میں الف کی صورت میں لکھتے ہیں۔ چون اَبٌ و اُمٌّ و اِبْنٌ جیسا کہ ابٌ، اُمٌّ اور ابنٌ۔

دوسری صورت: و در وسط کلمه اگر ہمزہ ساکن باشد اور اگر وسط کلمہ میں ہمزہ ساکن ہو بر وَفْقِ حرکتِ ما قبلِ اُو مینویسند تو ہمزہ کو ماقبل میں جو حرکت ہے اُس کے مطابق لکھتے ہیں۔ اگر ماقبل میں ضمة ہوا تو ہمزہ کو واو کی صورت میں لکھیں گے اور واو کے اوپر ہمزہ لکھیں گے۔ اور اگر ماقبل میں فتحة ہوا تو الف کی صورت میں لکھیں گے اور الف پر ہمزہ لکھیں گے۔ اور اگر ماقبل میں کسرۃ آیا تو ہمزہ کو یا کی صورت میں لکھیں

گے۔ اور جب یا درمیان میں آتی ہے تو اُسے دندانے کی صورت میں لکھتے ہیں۔ اور اسی دندانے پر اوپر ہمزہ لکھیں گے۔ چون بُؤْسٌ و رَأسٌ و ذِئبٌ۔ ذئبٌ اگر ہمزہ کی جگہ یا ہوتی تو اسکو ذیبٌ یعنی دندانے کی صورت میں لکھتے۔ پس یا کے دو نقطے گرا کر اوپر اس دندانے پر ہمزہ لکھے تو ذئبٌ ہو جائے گا۔

تیسری صورت: و اگر متحرک باشد اور اگر ہمزہ درمیان میں آئے اور متحرک ہو۔ بر وفق حرکت نفس او مینویسند تو پھر ہمزہ کو اپنی حرکت کے موافق لکھتے ہیں۔ اگر ہمزہ پر فتحہ ہے تو الف کی صورت میں، اور اگر کسرہ ہے تو یا کی صورت میں اور اگر ضمہ ہے تو واو کی صورت میں۔ چون سَأَلَ و سَئِمَ و رَؤُفَ۔

چوتھی صورت: و اگر در آخر کلمہ باشد اور اگر ہمزہ کلمہ کے آخر میں آئے۔ اور ہمزہ خود متحرک ہو۔ و ما قبل او متحرک بود اور اسکا ماقبل متحرک ہو۔ بر وفق حرکت ما قبل او مینویسند تو پھر ہمزہ کو ما قبل کے حرکت کے مطابق لکھتے ہیں۔ اور ہمزہ کی اپنی حرکت کو نہیں دیکھا جائے گا۔نیز ہمزہ کی اپنی حرکت برقرار رہے گی۔ چون قَرَأَ ہمزہ پر فتحہ ہے لیکن ماقبل کے مطابق الف کی صورت میں لکھا۔ و طَرُؤَ ہمزہ پر فتحہ ہے لیکن ماقبل کے مطابق واو کی صورت میں لکھا۔ و فتِئَ ہمزہ پر فتحہ ہے لیکن ماقبل کے مطابق یا کی صورت میں لکھا۔

پانچواں صورت: و اگر ما قبلِ او ساکن باشد اگر ہمزہ آخر میں آ رہا ہو اور ماقبل اُسکا ساکن ہو او را در خط صورتے نیست اس صورت میں کتابت میں ہمزہ کی کوئی الگ صورت نہیں، بلکہ اپنی ہی صورت میں لکھیں گے۔ چون جُزْءٌ و خَبْءٌ و دِفْءٌ

چھٹی صورت: مگر آنکہ در آخر او چیزے متصل شود مگر وہ ہمزہ کہ اُس کے آخر میں کوئی اور چیز متصل ہو جائے۔ یعنی اسی لفظ کے ساتھ کوئی اور لفظ مل گیا تو اب ہمزہ کو اپنی حرکت کے موافق لکھیں گے۔ کیونکہ ہمزہ درمیان میں آ گیا۔ آن گاہ بر وفق حرکت نفس اومی نویسند اُس وقت اُس کو اپنی حرکت کے مطابق اُس کو لکھتے ہیں۔ جیسا کہ تیسری صورت میں گزرا۔ چون ھٰذا جُزْؤُکَ جزءٌ اور کاف ضمیر کو ملایا، ہمزہ کی اپنی حرکت ضمة ہے تو ہمزہ کو واو کی شکل دے دیا تو جزؤُکَ بن گیا۔ اور ہمزہ سے تنوین اس لئے گری کیونکہ جزءٌ مضاف بنا۔ و رَأَیْتُ جُزْأَکَ یہاں ہمزہ پر فتحہ ہے تو الف کی صورت میں لکھا۔ و نظَرتُ اِلٰی جُزْئِکَ یہاں ہمزہ پر کسرہ ہے تو اسے یا کی صورت میں لکھا۔

بدانکہ جان لے تو ہر جا ہمزہ را بصورت یاء نویسند ہر وہ جگہ جہاں پر ہمزہ کو یا کی صورت میں لکھتے ہیں۔ نقطہ کردن دَران یا محض خطا ست نقطے لگانا اُس یا کے اندر محض غلطی ہے۔ چون قائل و بائعٌ جیسا کہ قائلٌ اور بائعٌ میں ہمزہ کو یا کی صورت میں لکھا گیا ہے۔ تو یہاں نقطے لگانا درست نہیں۔ و مانند آن اور ان جیسے جو ہیں و این نزدیک ابو علی فارسی ست اور یہ ابو علی فارسی کے نزدیک ہے۔ و اتفاق اکثر اہل تصریف ہمبرین ست اور اکثر اہل صرف کا اتفاق اسی پر ہے۔ کہ نقطے نہیں لکھیں جائیں گے۔ ہمبریں: اسی پر زیرا کہ این ہمزہ است اس لئے کہ یہ ہمزہ ہے۔ بصورت یاء یا کی صورت میں۔

و ہمچُنین اور اسی طرح ہر الفیکہ بصورت یاء مینویسند ہر وہ الف جسے یا کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ آنرا نیز نقطہ کردن خطا ست اُس پر بھی نقطے لگانا غلطی ہے۔ چون رمیٰ و سریٰ جیسا کہ رمیٰ اور سریٰ۔ رمیٰ اور سریٰ دونوں میں آخر میں یا الف سے بدل گئی ہے لیکن پھر بھی اسے یا کی صورت میں لکھتے ہیں۔ لیکن اس کے

نیچے نقطے نہیں لگانا کیونکہ یہ اب الف ہو چکا ہے۔ زیرا کہ این الف ست مرقوم بصورت یاء اس لئے کہ یہ الف ہے لکھا گیا ہے یا کی صورت میں۔

معتل بر دو گونہ است معتل دو قسم پر ہے۔ [1]معتل بیک حرف و [2]معتل بدو حرف معتل ایک حرف کے ساتھ اور معتل دو حرف کے ساتھ۔ معتل وہ ہے کہ جس کے اندر حرف علت آئے۔

اما معتل بیک حرف بر سہ گونہ است معتل بیک حرف تین قسم پر ہیں۔ [1]مُعتلِّ فاء ایک معتل فاء ہے۔ چون وَعَدَ و یَسَرَ یہ دو فعل کی مثالیں ہیں۔ ایک واوی سے اور دوسرا یائی سے۔ و وَعْدٌ و یَسْرٌ یہ دو اسم کی مثالیں ہیں۔ ایک واوی اور دوسرا یائی ہے۔ و این را مثال نیز گویند اور اس معتل فاء کو مثال بھی کہتے ہیں۔ [2]و معتل عین اور دوسرا معتل عین ہے۔ چون قالَ و باعَ یہ دو فعل کی مثالیں ہیں۔ ایک واوی سے اور دوسرا یائی سے۔ قال اصل میں قَوَل تھا اور باع اصل میں بیَع تھا۔ و قولٌ و بیعٌ یہ دو اسم کی مثالیں ہیں۔ ایک واوی اور دوسرا یائی ہے۔ و این را اجوف نیز گویند اور اسکو اجوف بھی کہتے ہیں۔ و [3]معتل لام اور تیسری قسم معتل لام ہے۔ چون غزا و رمیٰ عزا واوی ہے اور رمیٰ یائی ہے۔ و غزوٌ و رمیٌ اسم کی مثالیں ہیں۔ و این را ناقص نیز گویند اور معتل لام کو ناقص بھی کہتے ہیں۔

و معتل بدو حرف بر دو گونہ است اور معتل بدو حرف دو قسم پر ہیں۔ [1]معتل فا و لام ایک متل فا و لام ہے۔ یعنی فا کے مقابلے میں بھی حرف علت اور لام کے مقابلے میں بھی حرف علت۔ چون وَقیٰ و وشیٰ فعل کی مثالیں و وقیٌ و وشیٌ اور یہ اسم کی مثالیں و این را لفیف مفروق نیز گویند اور اسے لفیف مفروق بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ دونوں حرف علت کے درمیان فصل ہے۔ و [2]معتل عین و لام اور دوسرا معتل عین و لام ہے۔ یعنی عین اور لام دونوں کے مقابلے میں حرف علت آ جائے۔ چون طَویٰ و حییٰ فعل کی مثالیں طَیٌّ و حیٌّ اسم کی مثالیں [2]معتل فا و عین اور معتل فا و عین چون ویْلٌ و یومٌ و این نوع در فعل کمتر آمدہ است اور یہ نوع فعل کے اندر کم آئی ہیں۔ و این ہر دو نوع را لفیف مقرون گویند اور ان دونوں کو لفیف مقرون کہتے ہیں۔ قرن کا معنیٰ ہے ملا ہوا۔ کیونکہ یہاں دو حرف علّت ملے ہوئے ہیں۔

و معتل سہ حرفی بغایت کمتر ست اور معتل تین حرف والا انتہائی کم ہے۔ جز لفظ واوٌ و یایٌ اسم کی مثالیں و وَوَّیتُ و یَیَّیْتُ فعل کی مثالیں، وَوَّیتُ: میں نے واو لکھا، یَیَّیْتُ: میں نے یا لکھی۔ یافتہ نشدہ است ان چار لفظوں کے علاوہ کوئی اور لفظ پایا نہیں گیا ہے۔

و مضاعف آن باشد کہ از حروف اصلی او دو حرف صحیح از یک جنس باشند اور مضاعف وہ ہے کہ اُس کے حروف اصلی میں سے دو حرف صحیح ایک جنس کے ہو۔ و در ثلاثی بجائے عین و لام اور ثلاثی میں وہ دو حروف عین اور لام کی جگہ آئیں گے۔ چون مدَّ و فرَّ فعل کی مثالیں و سببٌ و عددٌ اسم کی مثالیں و در رباعی بجائے فا و لام اول و عین و لام ثانی اور رباعی میں فا اور لام اوّل کی جگہ اور عین اور لام ثانی کی جگہ۔ یعنی رباعی میں یا تو فا اور لام اوّل کی جگہ ایک ہی حرف ہوگا۔ جیسا کہ زلزل۔ اور یا عین اور لام ثانی کی جگہ ایک ہی حرف

ہوگا۔ جیسا کہ مضمض چون زَلزَلَ و زَخْزَخَ یہاں فا اور لام کی جگہ ایک ہی حرف "زا" ہے۔ زلزل بروزن فعلل و ذَبْذَبَ و مَضْمَضَ یہاں پر عین اور لام ثانی کی جگہ ایک ہی حرف "ذال اور ضاد" ہے۔ ذبذب بروزن فعلل۔

پس مجموع اصول اجناس اسماء و افعال ده نوع مذکور ست پس اسماء اور افعال کے انواع کا بنیادی مجموعہ دس نوع پر مذکور ہے۔ یعنی صحیح و مہموز فا و مہموز عین و مہموز لام و مثال و اجوف و ناقص و لفیف مفروق و لفیف مقرون و مضاعف یہ دس قسمیں ہوئی۔(انہیں ہفت اقسام بھی کہتے ہیں۔)

و ده نوع دیگر از اجناس مرکب ست اور دس دوسری انواع مرکب انواع میں سے ہیں۔ [1]مضاعف و مہموز فا چون اَمَّ و اَمٌّ شروع میں ہمزہ ہے تو مہموز الفاء ہوا۔ اور میم مشدد ہے یعین عین اور لام کلمہ ایک ہی جنس سے ہے تو مضاعف ثلاثی ہوا۔ و [2]مضاعف و مثال چون وَدَّ و وَدٌّ فا کلمہ کی جگہ حرف علت واو ہے، تو اس وجہ سے مثال ہوا۔ اور دال مشدد ہے یعنی عین اور لام کلمہ ایک ہی جنس سے ہے تو مضاعف ثلاثی ہوا۔ و [3]مہموز فا و اجوف چون اٰسَ وَ اُوْسٌ اس میں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے تو مہموز الفاء ہوا۔ اور ہمزہ کو لمبا کر کے پڑھتے ہیں تو ہمزہ کے بعد الف حرف علت بھی ہے۔ پس یہ اجوف بھی ہے۔ اور اُوْسٌ میں فا کی جگہ ہمزہ ہے تو مہموز الفاء ہوا اور درمیان میں واو حرف علت ہے اس وجہ سے اجوف بھی ہے۔ و [4]مہموز فا و ناقص چون اَتیٰ و اَتیٌ شروع میں ہمزہ کی وجہ سے مہموز اور آخر میں یا کی وجہ سے ناقص۔ و [5]مہموز فا ولفیف مقرون چون اَویٰ و اَوْیٌ شروع میں ہمزہ کی وجہ سے مہموز اور عین اور لام کلمہ میں حروف علت اکھٹے آئے تو اس وجہ سے لفیف مقرون۔ و [6]مہموز عین و مثال چون وَأَدَ و وَأْدٌ مثال اس وجہ سے کہ فا کلمہ کی جگہ حرف علت، اور مہموز العین اس وجہ سے کہ عین کلمہ کی جگہ ہمزہ آیا۔ و [7]مہموز عین و ناقص چون رَأی و رأیٌ ہمزہ درمیان میں ہے تو یہ مہموز العین ہوا اور آخر میں حرف علت ہے تو یہ ناقص ہوا۔ و [8]مہموز عین و لفیف مفروق چون وَأی و وَأیٌ عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے تو مہموز العین اور فا اور لام کی جگہ حرف علّت ہے تو لفیف مفروق ہوا۔ و [9]مہموز لام و مثال چون وَدَأَ و وَدْءٌ فا کلمہ کی جگہ حرف علت واو ہے تو مثال ہوا اور لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے تو مہموز الام ہوا۔ و [10]مہموز لام و اجوف چون ناءَ و نُوْءٌ عین کلمہ کی جگہ حرف علّت ہے تو اجوف ہوا، اور عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے تو مہموز العین ہوا۔

درس 113۔ چون شناختی اجناس اسماء و افعال را پس جب تو نے جان لیا اسم اور فعل کی انواع کو پس بدان پس تو جان لے کہ صرفِ صحیح بر اصلِ خود است کہ صحیح کی گردان اپنی اصل پر ہے۔ یعنی اس میں کسی قسم کی اعلال یا تبدیلی نہیں ہوئی۔ یعنی برحال خودست یعنی اپنے حال پر ہے۔ تعلیل و تغییر نمی پذیرد تعلیل اور تبدیلی کو قبول نہیں کرتا۔

و صرف مہموز فا و مثال بر وفق صرف صحیح ست اور مہموز الفاء اور مثال کی گردان صحیح کے گردان کے مطابق ہے۔ مگر درچند محل کہ یاد خواہم کرد ان شاء اللہ تعالیٰ مگر چند جگہ پر جنکو ہو ذکر کرینگے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

و صرف اجوف از تفعیل و مفاعلۃ و تفعُّل و تفاعل نیز حکم صرف صحیح دارد اور اجوف کی گردان باب تفعیل،باب مفاعلۃ، باب تفعل، اور باب تفاعل سے صحیح کی گردان کا حکم رکھتی ہے۔یعنی اس میں بھی صحیح کی طرح تبدیلی نہیں آتی۔ چون جوّز یُجَوِّزُ تَجْوِیْزًا فھو مُجَوِّزٌ باب تفعیل سے اجوف واوی کی مثال: و مَیّـزَ یمیِّزُ تمیزا فھو مُمَیِّزٌ باب تفعیل سے اجوف یائی کی مثال: و عاوَن یعاوِن مُعَاوَنَۃً فھو معاوِنٌ باب مفاعلۃ سے اجوف واوی کی مثال و عاین یُعاین معایَنۃً فھو معایِنٌ باب مفاعلۃ سے اجوف یائی کی مثال و تجوّز یتجوزُ تجوُّزًا فھو متجوِّزٌ باب تفعّل سے اجوف واوی کی مثال و تغیر یتغیرُ تغیُّرًا فھو متغیّرٌ باب تفعل سے اجوف یائی کی مثال و تناوَل یتناولُ تُناوُلًا فھو متناولٌ باب تفاعل سے اجوف واوی کی مثالی تغایَرَ یتغایَرُ تغایُرًا فھو متغایرٌ باب تفاعل سے اجوف یائی کی مثال۔ ان سب مثالوں میں کس قسم کی تبدیلی اور اعلال نہیں ہوا ہے۔

جز این چہار باب کہ مذکو ست از اجوف اجوف کے ان چہار ابواب کے علاوہ جو ابواب ہیں و ہمہ ابواب ناقص اور ناقص کی تمام ابواب جاے اعلال و تغییرست وہ اعلال اور تغییر کی جگہ ہے۔ و ہر چہ ازان بروزن صحیح آید بر اصل خود باشد اور ہروہ جو ان میں سے صحیح کے وزن پرآئے وہ اپنی اصل پر ہوگا

چنانچہ یدعُون و یرمین بروزن یَفْعُلْنَ و یَفْعِلْنَ و دَعَوْنَ و رَمَیْنَ بروزن فَعَلْنَ آمدہ است چنانچہ یدعون اور یرمیں یفعُلنَ کے وزن پر اور دعون اور رمینَ فعلْن کے وزن پرآئے ہیں۔ بر اصل باشد جو کہ اپنی اصل پر ہے۔

تفصیل: اگر کسی صیغے کا وزن معلوم کرنا ہو، کہ یہ اپنے وزن پر ہے یا اس میں اعلال کیا گیا ہے۔ تو پہلے اُس صیغے کو معلوم کرو کہ کس باب میں سے ہے۔ پھر صحیح سے اُس باب کا صیغہ نکالو۔ اگر دونوں ہم وزن ہوئے تو معلوم ہوگا کہ اس میں کوئی اعلال نہیں کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر مَیَّزَ اجوف یائی سے باب تفعیل کا صیغہ ہے۔ جیسا کہ مَیَّز یمیز تمیزًا۔ اور صحیح میں باب تفعیل سے کرَّم یکرِّم تکریما آتا ہے۔ان تمام صیغوں کے اوزان ایک جیسے ہیں۔ لہٰذ ان صیغوں میں کوئی اعلال نہیں ہوا ہے۔

یدعُون باب نصر سے ناقص واوی ہے اور جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ جیسا کہ یدعوا یدعوان یدعُونَ اور تدعوا تدعوانِ یدعون۔ اب دیکھنے ہیں کہ اس میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے کہ نہیں۔ صحیح میں باب نصر سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ ینصُرنَ بروزن یفعُلن ہے۔ تو یدعون بعینہ اسی وزن پر ہے تو معلوم ہوا کہ اسکے اندر کوئی تبدیلی نہیں کی گئ۔

اور یرمی یرمیان یرمون ترمی ترمیان یرمینَ بروزن یفعِلن (ناقص یائی سے باب ضرب جمع مؤنث غائبہ) اور صحیح کے اندر باب ضرب سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ یضربن بروزن یفعِلن ہے۔دونوں کے اوزان ایک جیسے ہیں۔ معلوم ہوا انکے اندر کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

دعا، دعَوَا، دَعَوْا، دعتْ ، دعتاَ، دعونَ بروزن فعلنَ ناقص واوی باب نصر سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اور صحیح میں باب نصر سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ نصرنَ ہے۔ دونوں ہم وزن ہے۔ معلوم ہوا دعون کے اندر کوئی اعلال نہیں ہوا۔

رمیٰ، رمیا، رمَوْا، رمتْ، رمتا، رمینَ بروزن فعلنَ (ناقص یائی باب ضرب سے جمع مؤنث غائب) اور صحیح سے باب ضرب میں جمع مؤنث غائب کے لئے ضربنَ بروزن فعلنَ ہے۔ دونوں ہم وزن ہے۔ معلوم ہوا رمین کے اندر کوئی اعلال نہیں ہوا۔

و انچہ بروزن صحیح نیست اور وہ صیغے جو صحیح کے وزن پر نہیں ہے۔ برائے وے اُس کے لئے اصلے بروزن صحیح صحیح کے وزن پر کوئی اصل پیدا آرند بنا لیتے ہیں۔ جیسا کہ قال باب نصَر سے ہے۔ اور نصَر میں درمیان والا حرف متحرک ہے۔ اور قال میں درمیان والا حرف ساکن ہے۔ تو جب وزن پر نہ ہو تو پھر اُسکی اصل اُسی وزن پر بنا لیتے ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ قال اصل میں قَوَلَ تھا بروزن نَصَرَ۔ و اعلال و تغییر آن را اور اُس کے اعلال اور تغییر کے قوانین مبنی بر قوانین تصریف دانند صرف کے قوانین کے طور پر جانتے ہیں۔ چون یعدُ بروزن یَفْعِلُ نیست جیسا کہ یَعِدُ یَفْعِلُ کے وزن پر نہیں ہے۔ در اصل یَوْعِدُ بروزن یَفْعِلُ گویند در اصل یوعد یفعل کے وزن پر تھا۔ و قَالَ بروزن فَعَلَ نیست اور قال فعل کے وزن پر نہیں ہے۔ دراصل قَوَلَ بروزن فَعَلَ پیدا آرند تو اصل کے اندر قول بروزن فعل بنا لیتے ہیں۔

ہمچنین سائر صور اعلال و ادغام و تخفیف ہمزہ اسی طرح تمام صورتیں اعلال، ادغام اور تخفیف ہمزہ کے ہیں۔ چون ذَبَّ کہ دراصل ذَبَبَ بود جیسا کہ ذَبّ اصل میں ذبب تھا۔ و فَرَّ کہ دراصل فَرَرَ بود اور فرّ کہ اصل میں فرَرَ تھا۔ و یامُرُ کہ دراصل یأمُرُ بود اور یامُرُ اصل میں یأمُرُ تھا۔

اعلال تخفیف کردن حرف علت بود اعلال حرف علّت کی تخفیف یعنی ہلکا کرنا ہے۔ بابدال یا باسکان یا بحذف اور یہ اعلال یعنی تخفیف یا تو ابدال کے ذریعے یا اسکان کے ذریعے اور یا حذف کے ذریعے ہوگی۔ اسکان: ساکن کرنا۔

اعلال کی قسمیں: و ابدال [1] داشتن حرفے بود بجائے حرفے دیگر اور ایک حرف کی جگہ دوسری حرف کو رکھنا یہ ابدال کہلاتا ہے۔ چون قال کہ دراصل قول بُود جیسا کہ قال اصل میں قول تھا۔ پھر ابدال یہ ہوا کہ واو کی جگہ الف لے آیا۔ و اسکان [2] افْگَنْدنِ حرکت بَود اور اسکان حرکت کو گرانا ہے۔ یعنی ساکن کرنا، افگندن: گرا دینا چون یدعُوْ کہ دراصل یدعُوُ بُود جیسا کہ یدعُوْ اصل میں یدعُوُ تھا۔ واو پر بھی ضمہ ہے، لیکن پھر اس ضمہ کو گرا دیا گیا۔ کیونکہ ضمہ واو پر ثقیل تھا۔ تو یدعُوْ ہوا۔ تو اس حرکت کے گرانے کو اسکان کہتے ہیں۔ و حذف [3] افگندن حرفے بَود اور حذف کسی حرف کو گرانا ہے۔ چون یجبُ کہ دراصل یَوْجِبُ بُود جیسا کہ یجب اصل میں یوجب تھا۔ پھر واو آیا مابین فتحہ اور کسرہ لازم کے۔تو واو کو گرا دیا گیا۔تو یجبُ ہوا۔

و ادغام درلغت اور ادغام لغت میں یعنی عربی زبان میں آوْرْدَن لگام لگام لے کر آنا در دَہُن اَسْپ بودہ گھوڑے کے منہ میں۔ لغت میں یعنی عربی زبان میں گھوڑے کے منہ میں لگام لگانا ادغام کہلاتا تھا۔ و در اصطلاح صرفیان اور صرفیوں کی اصطلاح میں در آوردن حرفے بود ایک حرف کو اندر لے آنا در حرف مانند آن اُس جیسے حرف میں چنانچہ از دو حرف یک حرف مشدد کردہ شود چنانچہ دو حرف سے ایک حرف مشدد بنایا جاتا ہے۔ چون مدَّ کہ دراصل مددَ بُود جیسا کہ مدّ اصل میں مددَ تھا۔ حرف اول را مُدغم خوانند حرف اوّل

کو مدغم پڑھتے ہیں و حرف دوم را مُدغم فیه اور دوسرے کو مُدغم فیه کہتے ہیں۔ مدَّ میں پہلا دال جو ساکن ہے اسے مُدغم کہتے ہیں اور دوسرے دال جس میں ادغام کیا گیا ہے اُس کو مدغم فیه کہتے ہیں۔

و ابدال بر سه گونه است اور ابدال تین قسم پر ہیں۔

[1] بدل از حروف اصلی ایک تو بدل ہے حروفِ اصلی سے چون قالَ و باعَ جیسا که قال اور باع۔ قال اصل میں قول تھا۔ واو حرف اصلی کو الف حرف اصلی سے تبدیل کیا۔ اور باع اصل میں بیع تھا۔ یا حرف اصلی کو الف حرف اصلی سے تبدیل کیا۔ یعنی ابدال حرف اصلی میں ہوا۔

و [2] بدل از حروف زائده ابدال کی دوسری قسم ہے حروف زائده سے بدل چون ضُوْرِبَ و بُوْيِعَ جیسے ضورب اور بُوْیِعَ که واوِ ایشان بدل است از الفِ ضارِب و بايِعَ که ان کا واو بدل ہے ضارب اور بایع کے الف سے۔ ضَارَبَ باب مفاعَلة سے فعل ماضی معلوم کا صیغه ہے، جسکا الف زائد ہے۔ ضَارَبَ سے جب مجہول بناتے ہیں تو اوّل حرف کو ضمة دیتے ہے،اور آخر سے ما قبل کو کسرة۔ اوّل ضاد کو ضمه دے دیا گیا اور آخر سے ماقبل یعنی را کو کسرة دے دیا گیا۔پھر ما قبل ضمة کی وجه سے الف کو واو سے بدل دیا گیا۔ اور یه الف زائده ہے۔ اور اسی طرح بایَعَ سے بُوْیِع بنا۔ و آن زائده است اور وہ الف زائده ہے۔

و [3] بدل از بدل ابدال کی تیسری قسم بدل سے بدل ہے۔ یعنی ایک مرتبه ایک حرف سے بدلا ہے اور پھر دوسری مرتبه دوسری حرف سے بدل دیا گیا۔ چون يُدْعىٰ و يُرْضىٰ جیسے یُدعیٰ اور یُرْضیٰ۔ یُدْعیٰ (ناقص واوی باب نصر سے ماضی مجہول کا صیغه ہے بروزن یُنْصَرُ) اصل میں یُدْعَوُ تھا۔پھر واو چوتھی جگه آیا اور اُسکی ماقبل حرکت اُسکی مخالف تھی۔تو اس صورت میں واو کو یا سے بدل دیتے ہے، تو یُدْعَیُ ہوا۔ پھر یا متحرک سے ماقبل فتحه کی وجه سے یا کو الف سے بدلا تو یُدعیٰ ہوا۔ تو دیکھو بدل سے بدل ہوا۔ اور اسی طرح یُرْضَیٰ اصل میں یُرْضَوُ بروزن یُنْصَرُ تھا۔ پھر یُرْضَیُ ہوا پھر یُرْضیٰ ہوا۔ که الف ایشان بدل ست از یاء که انکا الف بدل ہے "یا" سے۔ و یاء بدل ست از واو اور یا بدل ہے واو سے۔

اسکان کی قسمیں:۔ و اسکان بر دو گونه است اور اسکان دو قسم پر ہے۔

[1] اسکان بغیر نقلِ حرکت اسکان کی پہلی قسم یه ہے که حرف کو ساکن کرنا ہے اِس کا حرکت نقل کئے بغیر چون یدعُوْ و یَرْمِی جیسا که یدعُوْ اور یَرْمِیْ۔ یدعُوْ ناقص واوی باب نصر سے مضارع معلوم کا صیغه ہے، بروزن ینصُرُ۔ یدعُوْ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔ پھر ضمه واو پر ثقیل تھا اسکو گرا دیا گیا، تو یَدْعُوْ ہوا۔ اور یَرْمِیْ اصل میں یَرْمِیُ بروزن یضربُ تھا۔ یا پر ضمه ثقیل تھا تو اسکو گرا دیا گیا تو یرْمِیْ ہوا۔

و [2] اسکان بنقل حرکت اور اسکان کی دوسری قسم ساکن کرنا ہے حرکت کے نقل کے ساتھ۔ و این نیز بر دو نوع ست اور یه پھر دو قسم پر ہے۔ [1] نقل بَسُوِیِ ساکن ایک حرکت کو نقل کرنا ساکن کی طرف۔ چون يقُوْلُ و يَبِيْعُ جیسا که یقُولُ اصل میں یَقْوُلُ تھا۔ اور یَبیِعُ اصل میں یَبْیِعُ بروزن یضربُ تھا۔ تو یا پر کسرة ثقیل ہونے کی وجه سے ما قبل میں با کو دے دیا تو یَبِیعُ ہوا۔ و [2] نقل بسوئے متحرک اور دوسری قسم ہے حرکت کو نقل کرنا متحرک کی جانب بعد اِزاله حرکت ما قبل ما قبل کے حرکت کو ختم کرنے کے بعد۔ چون قیلَ و بیعَ جیسا که قیلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔ واو پر کسره ثقیل تھا تو ما قبل میں قاف سے ضمه کو گرا کر کسره کی حرکت دے دی تو

قِوْلَ ہوا۔ پھر واو کو ماقبل کسرہ کے مطابق یا کر دیا گیا تو قیل ہوا۔ اور اسی طرح بیعَ اصل میں بُیِعَ تھا۔ یا پر کسرہ ثقیل تھا، تو ما قبل میں با سے ضمہ گرا کر یہ حرکت اُس کو دے دی گئی تو بِیِع ہوا۔

حذف کی اقسام: و حذف بر دو گونہ است حذف اور حذف دف قسم پر ہے۔

[1] حذف یک حرف اصلی ایک حذف ایک حرف اصلی کو و این مشترک ست مَیان اسم و فعل اور یہ مشترَک ہے اسم اور فعل میں چون اَبٌ و اَخٌ ابٌ اصل میں تھا اَبَوٌ پھر واو کو خلافُ القیاس گرا دیا گیا۔ تثنیہ میں یہ واو واپس آئے گا۔ ابٌ کی تثنیہ ابَوانِ ہے۔ اسی طرح اَخٌ اصل میں اَخوٌ تھا۔ لیکن تثنیہ میں یہ واو واپس آتا ہے اَخْوَانِ۔ و یَعِدُ و یَضَعُ یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ تو واو فتحہ اور کسرہ لازم کے درمیان آیا۔ تو اس واو کو گرایا تو یَعِدُ ہوا۔ اور یَضَعُ کے بارے لکھتے ہیں کہ یہ اصل میں یَوْضِعُ باب ضرب سے تھا۔ پھر واو فتحہ اور کسرہ لازم کے درمیان آیا تو گر گیا۔ تو یَضِعُ ہوا۔ تو پھر چونکہ آگے عین حرف حلقی آ رہا تھا تو اسکے مناسبت سے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا گیا۔ تو یَضَعُ ہوا۔

و [2] حذف دو حرف اصلی حذف کی دوسری قسم میں دو حرف اصلی کو حذف کرنا ہے۔ مختص بفعل ست اور یہ مختص ہے فعل کے ساتھ۔ چون قِ و خِ جیسا کہ "قِ اور خِ" یہ قِ صیغہ امر ہے۔ بنانے کا طریقہ: وَقٰیٰ یقِی اس سے امر کا صیغہ تَقِی ہے۔ اول سے حرف مضارع تا کو حذف کیا اور آخر سے حرف علت گرایا تو قِ ہوا۔ اسی طرح تخی سے خِ بن گیا۔

درس 114۔ و ادغام بر دو گونہ است ادغام دو قسم پر ہے۔ [1] ادغام دو حرف متجانس دو ایک جیسے جنس والے حرفوں کا ادغام کرنا چون مَدَّ جیسا کہ مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ دو حرف ایک جنس کے آئے۔ تو ایک حرف کا دوسرے میں ادغام کر دیا۔ و [2] ادغام دو حرف متقارب در مخرج اور ادغام دو ایسے حروف کا جو مخرج میں ایک دوسرے کے قریب ہو۔ یعنی دو حروف ہیں ایک جنس کے نہیں لیکن اسکا مخرج قریب ہے تو اس صورت میں بھی ادغام کرتے ہیں۔ چون عَبَدْتُّ و لَبِثُّ عبدْتُ میں دال اور تا قریب المخرج ہے۔ دال کو تا کر کے تا میں ادغام کیا۔ تو اب دال کو زبان سے ادا نہیں کرتے۔ اور لبثُّ اصل میں لبثْتُ تھا۔ ثا اور تا کا مخرج قریب قریب ہے، تو ثا کو تا کر کے تا میں ادغام کیا تو لبثُّ ہوگیا۔

نوٹ: ادغام کے اندر دوسرے حرف کا متحرکت ہونا شرط ہے۔ اب یہ دوسرے کا متحرک ہونا تین قسم پر ہوگا۔ بعض جگہ دوسرے پر حرکت پڑھنا واجب ہوگا تو وہاں ادغام بھی واجب ہوگا۔ اور بعض جگہ دوسرے پر حرکت کا پڑھنا جائز ہوگا، یعنی حرکت پڑھے تو بھی جائز اور نہ پڑھے تو بھی جائز۔ تو وہاں ادغام بھی جائز ہوگا۔ اور بعض جگہ دوسرے حرف پر حرکت کا پڑھنا مُمْتنع ہوگا یعنی جائز نہیں ہوگا تو وہاں پر ادغام بھی جائز نہیں ہوگا۔

و ہر یکے ازین بر سہ گونہ است اور ہر ایک ان میں سے تین تین قسم پر ہے۔ یعنی ادغام دو حرف متجانس یہ بھی تین قسم پر ہے، اور ادغام دو حرف متقارب در مخرج یہ بھی تین قسم پر ہے۔ [1] واجب چون مَدَّ جیسا کہ مدَّ، یہ اصل میں مدَدَ تھا۔ یہاں دوسرے دال پر حرکت واجب ہے لہٰذا یہاں ادغام بھی واجب ہے۔ و [2] جائز چون لم یَمُدَّ، لم یمُدِّ، لم یمُدُّ یہاں پر ادغام جائز ہے۔ لم یمُدُّ پڑھنا بھی جائز اور لم یمدُدْ پڑھنا بھی جائز۔ و [3] مُمْتَنِـع چون مَدَدْنَ یہاں پر دوسرا دال ساکن ہے۔ اور سکون یہاں پر واجب ہے۔ لہٰذا ادغام یہاں ممتنع ہے۔ و ہر یکے

ازین در فصل قوانین ادغام یاد کردہ آید اور ہر ایک جو ان میں سے ہے قوانین ادغام کے فصل میں یاد کیا جائے گا۔

و تخفیف ہمزہ گاہے بابدال باشد اور ہمزہ کی تخفیف کبھی تو ابدال کے ساتھ ہوگی۔ ہمزہ کے اندر جو تبدیلی کی جاتی ہے وہ تخفیف کہلاتا ہے۔ چون اٰمنَ اِیْمَانًا اٰمن اصل میں تھا اَءْمَنَ۔ تو دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل کر اٰمَنَ ہوا۔ اور اِیْمانًا اصل میں اِءْمانًا تھا۔ تو دوسرے ہمزہ کو ماقبل حرکت کے موافق یا سے تبدیل کیا تو اِیْماناً ہوا۔ تو یہاں تخفیف ہمزہ ابدال کی صورت میں ہوئی۔

و گاہے بحذف اور تخفیف ہمزہ کبھی حذف کے ساتھ ہوگی۔ چون اُکْرِمُ اُکْرِمُ باب افعال ہے۔ اور اصل میں اُءَکرِمُ تھا۔ دوسرے ہمزہ کو حذف کر کے اُکْرِمُ ہوا۔ و گاہے بتسہیل اور کبھی کبھار تخفیف ہمزہ تسہیل کے ساتھ ہوگی۔ یعنی بینَ بینْ ساختَنْ یعنی بینَ بینْ بنانا۔ و بین بین آن باشد اور بینَ بین وہ ہے کہ ہمزہ را میان مخرج او کہ ہمزہ کو اُسکے مخرج کے بیچ و مخرج حرفیکہ اور اُس حرف کے مخرج میں حرکت ہمزہ مناسب آن حرف ست کہ ہمزہ کی حرکت اُس حرف کی مناسب ہے۔ تلفظ کنند تلفظ کرتے ہیں۔ یعنی ایک تو ہمزہ کا مخرج ہے۔ اور ایک ہمزہ پر جو حرکت آتی ہے، یعنی ضمہ، فتحہ اور کسرہ۔ تو ہمزہ کو اُس کے مخرج اور اُس پر جو حرکت ہوتی ہے اُس کے موافق حرف یعنی واو، الف اور یا کے مخرج کے مابین ادا کرتے ہیں۔ چون سَأَلَ یہاں ہمزہ بھی ہے۔ اور ماقبل میں فتحہ ہے اور فتحہ کے مناسب الف ہے۔ تو اسکی ادائیگی ہمزہ کی مخرج اور الف کی مخرج کے درمیان سے ہوگی۔ اسکی اصل مشق تجوید کے اندر قرّا سے کی جاسکتی ہے۔

و ہر یکے ازین در فصل تخفیف ہمزہ یاد کردہ آید اور ہر ایک ان میں سے جو ہے وہ تخفیف ہمزہ کی فصل کے اندر ذکر کیا جائے گا۔ و تخفیف او باسکان نَیامدہ است اور ہمزہ کی تخفیف اسکان کے ساتھ نہیں آئی ہے۔ یعنی اس طرح کبھی نہیں ہوا کہ ہمزہ کی حرکت کو گرا کر اُسکو ساکن کیا جائے۔ و ہمچنین تخفیف او بحذف در ابتداے کلمہ نیز نیامدہ است اور اسی طرح ہمزہ کی تخفیف حذف کے ساتھ کلمہ کے ابتدا کے اندر یہ بھی نہیں آیا ہے۔ و ناسٌ کہ دراصل اُناسٌ بُود اور ناسٌ کہ اصل میں اُناسٌ تھا۔ بضم ہمزہ ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ شاذست یہ شاذ ہے۔ یعنی بر خلاف قیاس یعنی قیاس کے مخالف ہے۔ چون شناختی انواع اعلال و ادغام و تخفیف ہمزہ پس جب تو نے جان لیا اعلال، ادغام اور تخفیف ہمزہ کے اقسام کو پس بدانکہ پس تو جان لے کہ ہر یکے ازین مبنی بر قوانین تصریف بُود کہ ہر ان میں سے صرف کے قوانین پر مبنی ہے۔ و آن قوانین کہ در کلام عرب حاجت بدان بیشتر است اور وہ قوانین کہ کلام عرب میں اُس کی ضرورت زیادہ ہے و مبتدی آنرا ضبط تواند کرد اور مبتدی کو اُنہیں یاد کرنا چاہیے درین مختصر یاد کنم بتوفیق اللہ تعالیٰ اُس کے اس مختصر کتاب میں ذکر کروں گا اللہ کے توفیق سے۔

فصل اوّل دربیان قوانین تخفیف ہمزہ

پہلی فصل تخفیف ہمزہ کے قوانین کے بیان میں

[1] یکے پہلا قانون تو یہ ہے ہر ہمزہ منفردہ ہر ہمزہ جو اکیلا ہو کہ ساکن باشد کہ وہ ساکن ہو و ما قبل او مفتوح اور اسکا ماقبل مفتوح ہو۔ روا باشد کہ او را بالف بدل کنند جائز ہے کہ اُس کو الف سے بدل

دیں۔ چون راسٌ و یاخُذُ که دراصل رَأسٌ و یأخُذُ بوده است جیسا کہ راسٌ اور یاخُذُ اصل میں رأسٌ اور یأخُذُ تھا۔ یہاں ہمزہ اکیلا ہے، ساکن ہے اور ماقبل اس کا مفتوح ہے۔ تو الف سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

[2] ہمچنین ہر ہمزہ منفردہ کہ ساکن باشد اسی طرح ہر وہ ہمزہ منفردہ کہ ساکن ہو و ما قبل او مضموم اور اسکا ما قبل مضموم ہو۔ روا باشد کہ او را بدل کنند بواؤ جائز ہے کہ اُس کو بدل دیا جائے واو کے ساتھ۔ چون بُوسٌ و یُوخَذُ کہ دراصل بُؤسٌ و یُؤخَذُ بوده است۔ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ یہاں ہمزہ منفردہ ساکنہ آیا اور ماقبل میں ضمہ ہے۔ تو اسی ہمزہ کو واو سے پڑھنا جائز ہے۔

[3] ہمچنین ہر ہمزہ منفردہ کہ ساکن باشد و ما قبل او مکسور روا باشد کہ او را بیا بدل کنند اور اسی طرح ہر وہ ہمزہ جو منفردہ ہو، ساکن ہو اور ماقبل اُسکا مکسور ہے تو جائز ہے کہ اُس کو یا سے بدل دیا جائے۔ چون بیرٌ و شیتُ کہ دراصل بئرٌ و شئتُ بوده است۔ یہاں ہمزہ منفردہ ساکنہ ہے اور ماقبل میں کسرہ ہے تو یا سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

و حکم بِئسَ و جِئتَ ہمچنین اور بئس اور جئت کا حکم بھی اسی طرح ہے۔ اسکو بِیس اور جِیت پڑھنا جائز ہے۔

[4] دیگر ہر ہمزہ منفردہ کہ مفتوح ست دوسری یہ کہ ہر ہمزہ منفردہ جو کہ مفتوح ہو و ما قبل او مضموم اور اُسکا ماقبل مضموم ہو روا باشد کہ ہمزہ را بواؤ بدل کنند تو جائز ہے کہ ہمزہ کو واو سے بدل دیں۔ چون یُوَاخِذُ کہ دراصل یُؤَاخِذُ بوده است یہاں پر ہمزہ مفتوحہ ہے اور ماقبل میں ضمہ ہے۔ تو دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ اٰخَذَ یُؤَاخِذُ

[5] ہمچنین ہر ہمزہ منفردہ کہ مفتوح باشد اسی طرح ہر ہمزہ منفردہ کہ مفتوح ہو و ما قبل او واؤ مدّہ زائدہ بَود اور اس سے پہلے واو مدّہ زائدہ ہو۔ واو مدّہ: وہ واو کہ ساکن ہو اور ما قبل اُسکے ضمہ ہو۔ روا باشد کہ او را بواؤ بدل کنند جائز ہے کہ اُس کو واو کے ساتھ بدل دے۔ و واؤ را درواؤ ادغام کنند اور واو کا واو میں ادغام کر دے۔ چون مَقْرُوَّةٌ کہ دراصل مقرُوْءَةٌ بوده است مقرُوْءَةٌ میں ہمزہ منفردہ مفتوحہ آیا اور ما قبل میں واو مدہ زائدہ ہے۔ ہمزہ را بواو بدل کردند ہمزہ کو واو کے ساتھ بدل دیا واؤ را درواؤ ادغام کردند مقرُوَّةٌ شد اور واو کا واو میں ادغام کر دیا تو مَقْرُوَّةٌ ہوا۔

[6] دیگر ہر ہمزہ منفردہ کہ مفتوح باشد و ما قبل او مکسور دوسرا یہ کہ ہر ہمزہ منفردہ کہ مفتوح ہو اور ماقبل اِس کا مکسور ہو۔ روا بود کہ او را بیا بدل کنند جائز ہے کہ اُسکو یا سے بدل دے۔ چون مِیَرٌ کہ دراصل مِئَرٌ بوده یہاں ہمزہ منفردہ مفتوحہ آیا اور ما قبل مکسور ہے۔ تو اسکو یا سے بدلنا جائز ہے۔

[7] ہمچنین ہر ہمزہ منفردہ کہ مفتوح باشد و ما قبل او یائے مدّہ زائدہ باشد اسی طرح ہر وہ ہمزہ منفردہ کہ مفتوح ہو اور ما قبل اُس کا یائے مدّہ زائدہ ہو۔ روا بَود کہ او را بیا بدل کنند و یاء را در یاء ادغام کنند تو جائز ہے کہ اُس ہمزہ کو یا سے بدل دے اور یا کا یا میں ادغام کر دے۔ چون خَطِیَّةٌ کہ دراصل خطِیْأَةٌ بود ہمزہ را بیا بدل کردند و یاء را در ادغام کردند خطِیَّةٌ شد ہمزہ کو یا سے تبدیل کیا اور یا کا یا میں ادغام کر دیا تو خطِیَّةٌ ہوا۔

ولزوم این ابدال بر قول مشہور اور ان ابدال کا لازم ہونا قول مشہور پر در نبیٌّ و بریَّةٌ نَبِیٌّ اور بَرِیَّةٌ کے اندر که دراصل نَبِیْءٌ و بَرِیْئَةٌ بود است شاذست که اصل میں نبیٌ اور بریئةٌ تھے یه خلاف القیاس ہے۔

درس 115 [8] دیگر ہر جا که دو ہمزہ دوسرا ہر جگه که دو ہمزہ در یک کلمه ایک کلمه کے اندر بہم آیند اکٹھے آئے و ہمزہ اول متحرک و دوم ساکن باشد اور پہلا ہمزہ متحرک ہو اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو، واجبست که ہمزہ دوم را بدل کنند واجب ہے که دوسرے ہمزہ کو بدل دے بحرف علت اُس حرف علّت کے ساتھ که مناسب حرکت ہمزہ اول باشد که پہلے ہمزہ کے حرکت کے مناسب ہو چون اٰمن و اُوْمِنَ و اِیْماناً که دارصل اَءْمن و اُءْمِنَ و اِءْمَانا بوده اَءْمَن میں دوسرے ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا تو اٰمن ہوا، اُءْمن میں دوسرے ہمزہ کو واو سے تبدیل کیا تو اُومن ہوا اور اِءْمانا میں دوسرے ہمزہ کو یا سے تبدیل کیا تو ایمانا ہوا۔ و حکم اٰدمَ چون حکم اٰمن ست اور اٰدم کا حکم بھی اٰمن کی طرح ہے۔ یه بھی اصل میں اَءْدم تھا۔

سوال[1]: در اَءْوُسُ واحد متکلم که دراصل اَءْوُسُ بُوده است اَءْوُسُ واحد متکلم کا صیغه اصل میں اَءْوُسُ تھا۔ قانون اٰمَنَ موجودست یہاں پر اٰمن والا قانون موجود ہے۔ یعنی قانون کے مطابق دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل کر اٰوُسُ ہونا چاہیے تھا۔ لیکن واو کی حرکت نقل کرکے ہمزہ ساکنه کو دے کر اَءُوْسُ بن گیا۔ چِرا ہمزہ را بالف بدل نکردند کیوں دوسرے ہمزہ کو الف سے نہیں بدلا۔ و نیز در اُءَمُّ اور اسی طرح اُءَمُّ کے اندر که دراصل اُءْمَمُ بُوده که اصل میں اُءْمَمُ تھا۔ قانون اُوْمِنَ موجود ست یہاں اُوْمِنَ والا قانون موجود ہے۔ تو قانون کے مطابق دوسرے ہمزہ کو واو سے تبدیل کر کے اُوْمَمُ ہونا چاہیے تھا۔ لیکن یہاں پر میم کی حرکت ہمزہ کو دے کر اُءُمْمُ ہوگیا۔ پھر میم کا میم میں ادغام کر کے اُءَمُّ ہو گیا۔ چرا ہمزہ دوم را بواو بدل نکردند کیوں دوسرے ہمزہ کو واو کے ساتھ نہیں بدلا۔

جواب۔ در اَءْوُسُ قانون مذکور که اَءْوُسُ کے اندر مذکورہ قانون بابدال تقاضا میکند یه ابدال کا تقاضا کرتا ہے، یعنی که ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا جائے۔ و موافقت ماضی باعلال اور ماضی کی موافقت اعلال کا تقاضا کرتی ہے۔ ماضی کا صیغه اَوَسَ تھا۔ واو متحرک ماقبل فتحه سے اٰسَ ہوا۔ اٰسَ یَؤُسُ باب نصر ہے۔ وہاں حرف علّت میں تبدیلی ہوئی ہے۔ باب نصر سے متکلم کا صیغه اَنْصُرُ ہے۔ اور یہاں اٰسَ یَؤُسُ سے متکلم کا صیغه اَءْوُسُ بنتا ہے۔ یہاں پر واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی جائیگی تو اَءُوْسُ ہو جائے گا۔ و ہر جا که اعلال و ابدال معارض شوند اور ہر جگه جہاں پر اعلال اور ابدال ایک دوسرے کے مقابل ہو جائے اعلال را ترجیح دہند بر ابدال تو اعلال کو ترجیح دیتے ہیں ابدال پر۔ اَزانکه اس وجه سے که تخفیف در اعلال بیشتر از ابدال ست که تخفیف اعلال کے اندر زیادہ ابدال سے ہے۔ و در اُؤْمَمُ ادغام و ابدال ہمزہ معارض شُدند اُؤْمَمُ کے اندر ادغام اور ابدال ہمزہ آپس میں مقابل ہوگئے و ہر جا که ادغام و ابدال معارض شوند اور ہر وہ جگه جہاں ادغام اور ابدال مقابل ہو جائے ادغام را ترجیح دہند برابدال ادغام کو تبدیل دیتے ہیں ابدال پر اَزانکه اس وجه سے که تخفیف در ادغام بیشتر ست از ابدال ادغام کے اندر تخفیف زیادہ ہے ابدال سے۔

[2] سوال: در اَءْوُسُ اجتماع ہمزتین بذاتِ خود ابدال را تقاضا میکند یہ اَءْوُسُ کے اندر دو ہمزوں کا اجتماع خود اپنے ذات کے اعتبار سے ابدال کا تقاضا کر رہا ہے۔ و اعلال از جہت موافقت ماضی ست اور اعلال جو ہے وہ ماضی کی موافقت کی جہت سے ہے نہ از جہت ثقل ضمّہ بر واو نہ واو پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے زیرا کہ ضمّہ و کسرہ بر واو وَ یا بعد سکون ثقیل نیست اس لئے کہ ضمہ اور کسرہ واو اور یا پر سکون کے بعد ثقیل نہیں ہوتا۔ ضمہ اور کسرہ اُس وقت واو اور یا پر ثقیل ہوتا ہے جب ماقبل متحرک ہو۔ چوں دَلْوٌ و ظَبْیٌ جیسا کہ دلْوٌ اور ظَبْیٌ یہاں واو اور یا کے ماقبل ساکن ہیں اس لئے یہاں ضمہ اور کسرہ ثقیل نہیں۔ پس دلیل اِبدال قوی باشد پس ابدال کی دلیل قوی ہے۔ کیونکہ یہاں پر دو ہمزہ اکھٹے آئے ہیں۔ اور یہ لفظ خود اپنی ذات کے اعتبار سے ابدال کا تقاضا کرتا ہے۔ اور اعلال کا تقاضا یہ لفظ نہیں کرتا۔ اعلال تو صرف اس لئے ہوا کہ یہ لفظ ماضی کے موافق ہو جائے۔ اس لئے اَءْوُسُ واحد متکلم مضارع کے صیغے میں اعلال کرنا یہ قوی نہیں۔ و دلیل اعلال ضعیف اور اعلال کی دلیل ضعیف ہے۔ پس بایَستی کہ اینجا ابدال را ترجیح دہند بر اعلال پس چاہیے کہ یہاں ابدال کو ترجیح دی جائے ابدال پر۔

جواب: اگر چہ اجتماع ہمزتین بذات خود ابدال را تقاضا میکند اگر چہ دو ہمزوں کا اجتماع اپنی ذات کے اعتبار سے ابدال کا تقاضا کر رہا ہے لیکن مقصود اصلی از اعلال و ابدال تخفیف ست لیکن اصلی مقصود ابدال اور اعلال سے تخفیف ہے۔ و تخفیف در اعلال بیشتر ست از ابدال اور تخفیف اعلال میں وہ زیادہ ہے ابدال سے پس اعلال را ترجیح دہند بر ابدال پس اعلال کو ترجیح دی ابدال پر۔

و در کُلْ و خُذْ و مُرْکہ در اصل اُؤْکُلْ و اُؤْخُذْ و اُؤْمُرْ بُود کُل امر ہے اکل یأکل سے، خُذْ امر ہے اَخذَ یأخذُ سے اور مُر امر ہے اَمرَ یأمُرُ سے۔ یہ تینوں باب نصر سے ہے۔ اور باب نصر سے امر اُنْصُرْ آتا ہے۔ تو ان تینوں کا امر اُؤْکُل، اُؤْخُذ اور اُؤْمُر آتا ہے۔ تو ان تینوں صیغوں میں دو ہمزہ اکھٹے آئے۔ ہمزہ ثانی را حذف کردند دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیا از جہت تخفیف تخفیف کی وجہ سے۔ بر خلاف قیاس خلاف قیاس یعنی قانون کے خلاف۔ لکثرۃ الاستعمال چونکہ یہ لفظ کثیرالاستعمال ہے۔ اور اب بھی پہلا ہمزہ باقی ہے۔ صورت یہ ہیں " اُکُلْ، اُخُذْ اور اُمُرْ"۔ اور یہ ہمزہ وصلی ہے۔ اور ہمزہ وصلی درمیان عبارت میں گر جاتا ہے۔ و ہمزہ وصل را نیز حذف کردند اور ہمزہ وصل کو بھی حذف کر دیا۔ از جہت استغنا استعنا کی وجہ سے ۔ یعنی اس کی حاجت نہ رہی۔ یعنی اُسکی ضرورت نہ رہی۔ لفظ اُس سے مُستغنی ہو گیا۔ اُؤْکُلْ صیغہ میں ہمزہ وصل ابتدا میں اس لئے لایا کیونکہ دوسرا ہمزہ ساکن ہے اور ابتدا بالسکون محال ہے کلام عرب میں۔ اور جب دوسرے ہمزے کو گرایا تو اب پہلے ہمزہ کی ضرورت اس لئے نہ رہی کیونکہ کاف متحرک ہے کُل میں۔ اسی طرح خُذ اور مُر بھی ہے۔ یعنی از انکہ احتیاج بدو نماند یعنی اِس وجہ سے کہ اُس کی ضرورت نہ رہی۔ لیکن حذف در کُلْ و خُذْ واجب ست و در مُرْ جائز ست کُل اور خُذْ کے اندر حذف واجب ہے اور مُر کے اندر جائز ہے۔ یعنی وہاں مُر پڑھنا بھی جائز اور اُؤْمُر پڑھنا بھی جائز۔ از جہت آنکہ استعمال کُلْ و خُذْ بیشتر ست از استعمال مُرْ اس وجہ سے کہ کُل اور خذ کا استعمال زیادہ ہے مُر کے استعمال سے۔ مُر در ابتدائے کلام افصح ست از اُؤْمُرْ مُر کلام کے ابتدا کے اندر زیادہ فصیح ہے اُؤمر سے۔

قالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم حضورﷺ فرماتے ہیں۔ مُرُوْا صِبْیَانَـکُم بالصلوٰۃ تم لوگ حکم دو اپنے بچوں کو نماز کا اذا بلغُوا سبْعًا جب وہ پہنچ جائے سات سال کو واضْرِبُوْھُمْ اذا بلغوا عشرا اور ان کی پٹھائی کرو جب وہ پہنچ جائے دس سال تک و در حال وصل اُؤمُرْ افصح ست از مُرْ اور وصل میں اُؤمُرْ فصیح ہے مُر سے۔ قال اللہ تعالی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وأمُر اَھْلَکَ بالصَّلوٰۃ اور اپ حکم کیجئے اپنے گھر والوں کو نماز کا

[9] دیگر ہر جا کہ دو ہمزہ دریک کلمہ بہم آیند دوسرا ہر جگہ کہ دو ہمزہ ایک کلمہ کے اندر اکھٹے آئے اگر یکے از ایشان مکسور باشد اگر اُن میں سے کوئی ایک مکسور ہو دوم را بیا بدل کنند دوسرے کو یا کے ساتھ بدلتے ہیں۔ چنانچہ اَیِمَّۃٌ مر دراصل اَءْمِمَۃٌ بودہ است اَءْمِمَۃٌ میں میم کا حرکت ہمزہ کو نقل کر کے میم کا میم میں ادغام کیا گیا۔ تو اَءِمَّۃٌ ہوا۔ پھر دوسرے ہمزہ کو جو کہ مکسور ہے یا میں تبدیل کیا تو اَیِمَّۃٌ ہوا۔ باقی جگہ پر یہ قانون وجوبی ہے لیکن ایمّۃ کے اندر جائز ہے۔ یعنی ایمّۃٌ پڑھنا بھی جائز ہے اور ائِمَّۃٌ بھی جائز۔

[10] دیگر ہر جا کہ دو ہمزہ در اوّلِ کلمہ بہم آیند دوسری ہر جگہ کہ اوّل کلمہ کے اندر دو ہمزہ اکھٹے آئے و ہمزہ دوم مفتوح باشد اور دوسرا ہمزہ مفتوح ہو۔ و ما قبل اونیز مفتوح باشد اور اسکا ماقبل بھی مفتوح ہو۔ یا مضموم یا مضموم واجب ست واجب ہے کہ ہمزہ دوم را بواؤ بدل کنند کہ دوسرے ہمزہ کو واو سے بدلے چون اَوَادِمُ و اُوَیْدِمُ کہ دراصل اَأَادِمُ و اُؤَیْدِمُ بودہ است۔ اَأَادِمُ میں دوسرا ہمزہ مفتوح ہے اور پہلے ہمزہ پر فتحہ ہے تو اس صورت میں دوسرے ہمزہ کو واو سے بدلنا واجب ہے۔ تو اُوَادِمُ ہوا۔ اور اُؤَیدِمُ میں دوسرا ہمزہ مفتوح ہے اور پہلا ہمزہ مضموم ہے۔ تو دوسرے ہمزہ کو واو سے بدلنا واجب ہے، تو اُوَادمُ ہوا۔

[11] و ہمچنین اُوَمِّـلُ (ن اَواصلُ کہ در اصل اَأَاصلُ بودہ است) کہ دراصل اُؤَمِّلُ بودہ است اسی طرح اُوَمِّلُ ہے کہ اصل میں اُؤَمِّلُ تھا۔ دوسرا ہمزہ مفتوح ہے اور پہلا ہمزہ مضموم ہے۔ لہٰذا دوسرے ہمزہ کو واو سے تبدیل کیا۔ یہاں اُوَمِّلُ کے اوپر نون لکھا ہے۔ یہ نون مخفف ہے نُسخہ سے۔ بعض نسخوں کے اندر اواصل ملتا ہے۔

سوال:در اُکْرِمُ کہ دراصل اُؤَکْرِمُ بود اُکْرِمُ کہ اصل میں اُؤَکْرِمُ تھا۔ ہمزہ دوم را چرا حذف کردند ہمزہ دوم کو کیوں حذف کر دیا گیا۔یعنی قانون کے مطابق اُؤَکْرِمُ کہنا چاہیے تھا۔ و بواو بدل نکردند اور واو کے ساتھ نہیں بدلا۔ با آنکہ قانون ابدال موجودست باوجود اسکے کہ قانون ابدال موجود ہے۔

جواب اوّل: پہلا جواب حذف ہمزہ دوم از جہت تخفیف اینجا واجبست کہ دوسرے ہمزہ کا حذف تخفیف کے جہت سے یہاں پر واجب ہے بر خلاف قیاس لکثرۃ الاستعمال خلاف قیاس کثرت استعمال کی وجہ سے۔ اور کثرت استعمال تقاضا کرتی ہے کہ لفظ کو خوب فصیح ہونا چاہیے۔

جواب دوم ابدال ہمزہ دوم بواو در جائے ست ہمزہ دوم کا ابدال واو کے ساتھ اُس جگہ پر ہے کہ ہمزہ دوم اصلی باشد نہ زائد کہ ہمزہ دوم اصلی ہو نہ کہ زائد۔ و اینجا ہر دو ہمزہ زائدہ اند اور یہاں پر دونوں ہمزہ زائد ہیں جیسا کہ اُؤَکْرم بروزن اُؤَفعل۔ نیز باب افعال کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے یعنی درمیان عبارت میں نہیں گرتا۔

فاما در یُکْرِمُ و تُکْرِمُ و نُکْرِمُ کہ دراصل یُؤَکْرِمُ و تُؤَکْرِم و نُؤَکْرِمُ بودہ است ہمزہ را حذف کردند از جہت موافقت اُکْرِمُ۔ باقی صیغوں میں بھی ہمزہ کو اُکْرم کے موافقت کی وجہ سے حذف کیا۔ اگر چہ اجتماع ہمزتین نیست اگرچہ ان کے اندر دو ہمزوں کا اجتماع نہیں ہے۔

چنانچه واؤ در تَعِدُ و اَعِدُ و نَعِدُ برائے موافقت یَعِدُ حذف کردند اسی وجہ سے تعد، اعد وارنعد میں یَعِدُ کی موافقت کی وجہ سے واو کو حذف کیا گیا۔ وَعَدَ یَعِدُ باب ضرب سے مثال واوی ہے۔ یَعد اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ یہاں پر واو یائے فتحہ اور کسرہ لازم کے درمیان آیا تھا۔ اس لئے واو کو گرایا گیا۔

درس 116۔ سوال: در اَءْوُسُ ہمزہ دوم اصلی ست کہ اَءْوُسُ کہ اندر دوسرا ہمزہ اصلی ہے۔ پس بایستی پس چاہیے کہ کہ بواو بدل کردندے کہ اُسے واو سے بدلے۔ حالانکہ واو سے نہیں بدلا گیا۔

جواب: در أءْوُسُ ہمزہ دوم اصلی ست لیکن مفتوح نیست کہ اءوس میں ہمزہ دوم اصل ہے لیکن مفتوح نہیں۔

[12] دیگر ہر جا کہ ہمزہ بعد الف زائدہ اُفْتَدْ ہر وہ جگہ جب ہمزہ الف زائدہ کے بعد واقع ہو۔ روا باشد کہ او را بین بین کنند جائز ہے کہ اُس کو بینَ بین کر دے۔ و بینَ بین آن باشد اور بین بین وہ ہے کہ ہمزہ را میان مخرج او کہ ہمزہ کو اپنے مخرج کے بیچ و میان مخرج حرفیکہ اور اُس حرف کے مخرج کے بیچ حرکت ہمزہ مناسب آن حرف ست کہ ہمزہ کی حرکت اُس حرف کے مناسب ہے۔ تلفظ کنند تلفظ کرے۔ یعنی اگر ہمزہ مضموم باشد یعنی اگر ہمزہ مضموم ہو میان او و مخرج واؤ گویند تو اُسکو اپنے مخرج اور واو کے مخرج کے بیچ کہیں گے۔ و اگر مفتوح باشد اور اگر ہمزہ مفتوح ہو میان مخرج او و مخرج الف گویند تو اُسکو اپنے مخرج کے بیچ اور الف کے مخرج کے بیچ کہیں گے۔ و اگر مکسور باشد اور اگر ہمزہ مکسور ہو میان مخرج او و مخرج یا گویند تو اُسکو اپنے مخرج اور یا کے مخرج کے بیچ کہیں گے۔ چون تَسَاَلَ یَتَسَاَءُلُ تَسَاؤُلًا فھو مُتَسَائِلٌ

[13] دیگر ہر ہمزہ منفردہ کہ متحرک باشد دیگر ہر ہمزہ کہ منفرد متحرک ہو و ما قبل او نیز متحرک باشد اور اُسکا ماقبل بھی متحرک ہو روا بود جائز ہے کہ وے را بین بین کنند کہ اُس کو بینَ بین کرے چو سَأَلَ و لَؤُمَ و سُئِلَ

[14] دیگر آنکہ ہمزہ مفتوح باشد دیگر وہ ہمزہ کہ مفتوح ہو و ما قبل او مضموم یا مکسور بَود اور اسکا ما قبل مضموم یا مکسور ہو آنگاہ بدل کنند او را بحرف علت اُس وقت اُس کو بدلتے ہے حرف علّت کے ساتھ کہ موافق حرکت ما قبل او باشد کہ موافق ہو اُس کے ماقبل کے حرکت کے چنانکہ گذشت جیسا کہ گزر گیا در یُؤَاخِذُ و مِئَرٌ یُؤَاخِذ اور مِئرٌ میں۔ دونوں میں ہمزہ مفتوح ہے اور ماقبل ایک میں ضمہ ہے اور ایک میں کسرہ۔ تو اس ہمزہ کو اپنے حرکت کے موافق حرف علّت سے بدلیں گے۔ پس یُواخِذ اور مِیَرٌ پڑھنا جائز ہے۔

[15] دیگر ہر ہمزہ کہ متحرک باشد ہر وہ ہمزہ کہ متحرک ہو و ما قبل او ساکن اور اسکا ماقبل ساکن ہو جائز مُطَّرِدْست جائز مطَّرِد ہے۔ مطرد: عام، بکثرت، یعنی ہر جگہ ایسا کر سکتے ہے۔ کہ حرکت ہمزہ نقل کردہ بما قبل دہند کہ ہمزہ کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں۔ و ہمزہ را حذف کنند اور ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ چون یَسَلُ و قَدَفْلَحَ کہ دراصل یَسْأَلُ و قدْ اَفْلَحَ بود جیسا کہ یَسَلُ اور قدفلح اصل میں یسأل اور قد افلح تھے۔ ان دونوں مثالوں میں ہمزہ متحرک ہے اور ماقبل ساکن ہے۔ تو ہمزہ کی حرکت ما قبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کر دیا۔ اور یہ جائز ہے۔

[16] مگر آنکه ما قبل ہمزہ حرف مدہ و یا یائے تصغیر باشد مگر وہ کہ ہمزہ کے ماقبل حرف مدّہ ہو یا یائے تصغیر ہو۔ آنگاہ ابدال و ادغام جائزست اُس وقت ابدال اور ادغام جائز ہے چون خطِیَّةٌ و مَقْرُوَّةٌ و اُفَیِّسُ که دراصل خطِیأَةٌ و مَقْرُوْأَةٌ و اُفَیْئِسُ بوده است خطیأةٌ میں ہمزہ سے ماقبل یائے مدّہ ہے۔ تو ہمزہ کو ہمزہ سے بدلا اور پھر ادغام کیا تو خطِیَّةٌ ہوا۔ مقرُوْأَةٌ میں ہمزہ سے پہلے واو مدّہ ہے۔ تو ہمزہ کو واو سے تبدیل کیا اور پھر واو کا واو میں ادغام کیا تو مَقرُوَّةٌ ہوا۔ اُفَیْئِسُ میں ہمزہ سے ماقبل یا تصغیر کے لئے ہے۔ تو ہمزہ سے یا بنایا اور پھر یا کو یا میں ادغام کیا تو اُفَیِّسُ ہوا۔ و لزوم این اعلال در باب یَرَی اور اس اعلال که دراصل یَرْأَیُ بُود شاذست یَرْأَیُ تھا اصل میں یہ شاذ ہے۔ یعنی واجب ہونا شاذ ہے۔ و ہمچنین در مَلَکٌ اور اسی طرح ملکٌ کے اندر بھی یہ اعلال واجب ہے اور یہ شاذ ہے۔ که دراصل مَلْأَکٌ بُود که اصل میں مَلْأَکٌ تھا۔ اس لئے جمع ملآئکہ میں وہ ہمزہ آ جاتا ہے۔ ہمزہ را حذف کردند ہمزہ کی حرکت لام کو دی اور ہمزہ کو حذف کر دیا۔ از جہت کثرت استعمال کثرت استعمال کی وجہ سے۔

فصل دوم در بیان قوانین اعلال مثال

دوسری فصل ہے مثال کے اعلال کے قوانین کے بیان میں

یکے آنکه ایک یہ کہ ہر واوی که در فعل مستقبل میان یای مفتوح و کسرہ لازم باشد ہر وہ واو کہ فعل مضارع کے اندر یائے مفتوح اور کسرہ لازم کے بیچ آئے واجب ست که آن واؤ را حذف کنند واجب ہے کہ اُس واو کو حذف کر دیں۔ چون یَعِدُ و یَجِبُ که دراصل یَوْعِدُ و یَوْجِبُ بوده است یہاں واو یائے مفتوحہ اور کسرہ لازم کے درمیان آیا۔ اس لئے واو کو حذف کرنا واجب ہے۔

فاما در تَعِدُ و اَعِدُ و نَعِدُ که دراصل تَوْعِدُ و اَوْعِدُ و نَوْعِدُ بود واؤ را حذف کردند از جہت موافقت یَعِدُ اگر چه واو میان یا و کسرہ نیست اس باب کے باقی صیغوں سے بھی واو کو یَعِدُ کی موافقت کی وجہ سے حذف کیا گیا۔اگر چہ واو یائے مفتوحہ اور کسرہ لازم کے درمیان نہیں۔

سوال: در یُوْعَدُ مجہول چرا واؤ را حذف نکردند از جہت موافقت یَعِدُ یُوْعَدُ مجہول کے اندر واو کو کیوں حذف نہیں کیا گیا یَعِدُ کی مُوافقت کی وجہ سے۔

جواب۔ زیرا که مجہول مغایر معروف ست اس لئے کہ مجہول معروف کے مخالف ہے۔ یعنی معروف کا الگ وزن ہوتا ہے اور مجہول کا الگ وزن ہوتا ہے۔ و موافقت میان متغایرین لازم نیست اور دو متغایر چیزوں میں موافقت لازم نہیں ہے۔

و در مَالِکِ یَوْمِ الدّین واؤ نَیُفْتَاد مالک یوم الدین کے درمیان واو نہیں گرا زیرا که یَوْمِ الدینِ فعل نیست اس لئے کہ یہ فعل نہیں ہے۔کیونکہ قانون میں فعل کی بات ہوئی تھی۔ اور یوم کا لفظ فعل نہیں ہے۔ یا آنکه یا یہ کہ این کسرۂ عارض ست اصلی نیست یہ کسرہ عارضی ہے اصلی نہیں ہے۔ یہاں یوم "مالک" کے لئے مضاف الیہ ہے۔ اسی لئے اس پر کسرہ آیا۔ منصوب کی صورت میں یومَ ہوتا اور مرفوع کی صورت میں یومُ ہوتا۔

و در یُوْعِدُ که مضارع معروف اَوْعَدَ ست اور یُوْعِدُ کہ مضارع معروف ہے اَوْعَدَ کا۔ باب افعال ہے۔ اکرَمَ یُکْرِمُ اکرامًا واو نَیُفْتَاد تو یُوْعِدُ میں واو نہیں گرا۔ زیرا که یا مفتوح نیست اس لئے کہ یا مفتوح نہیں ہے۔ کیونکہ قانون

میں یائے مفتوحہ کا ذکر ہے۔ یا آنکه واؤ از روئے تحقیق میان یا و کسره نیست یا یہ کہ واو تحقیق کے اعتبار سے یا اور کسرہ کے بیچ نہیں ہے۔ بلکه میان ہمزه و کسره است بلکہ ہمزہ اور کسرہ کے درمیان ہے۔ زیرا که دراصل یُؤَوْعِدُ بود اس لئے کہ اصل کے اندر یُؤَوْعِدُ تھا۔ جیسا کہ یُکْرِمُ اصل میں یُؤَکْرِمُ تھا۔ ہمزه را حذف کردند از جہت موافقت اُوْعِدُ یُوْعِدُ شد ہمزہ کو حذف کیا اُوْعِدُ کے موافقت کیوجہ سے اور یُوْعِدُ ہوا۔ جس طرح أُءَکرم میں ہمزہ گرایا تو یُؤکرم میں بھی ہمزہ گرایا۔ اور أُکرم ہوا اور یُکرمُ ہوا۔ اسی طرح یہاں اُوْعِدُ اور یُوْعِدُ ہوا۔ و در یَوْجَلُ واؤ نیفتاد اور یَوْجلُ کے اندر واو نہیں گرا زیرا که میان یاء و کسره نیست اس لئے کہ واو "یا" اور کسرہ کے بیچ نہیں ہے۔

سوال: در یَدَعُ و یَهَبُ واو چرا افتاد یَدع اور یهب میں واو کیوں گرا با آنکه میان یا وکسره نیست باوجود اسکے کہ یا اور کسرہ کے بیچ نہیں ہے۔ وَدَعَ یَدَعُ۔۔ یَوْدَعُ ہونا چاہیے۔ وَهَبَ یَهَبُ۔۔۔ یَوْهَبُ ہونا چاہیے۔

جواب: از انکه در آنہا کسرۂ تقدیرے ست اس وجہ سے کہ انکے اندر کسرہ تقدیری ہے۔ زیرا چه دراصل یَوْدِعُ و یَوْهِبُ بوده است اس لئے کہ اصل کے اندر یَوْدِعِ اور یَوْهِبُ تھے۔ تو دونوں میں واو یائے مفتوحہ اور کسرہ لازم کے درمیان آیا تو گرا۔ پس یَدِعُ اور یَهِبُ ہوا۔ یدعُ میں لام کلمہ اور یهب میں عین کلمہ حروف حلق میں سے ہیں۔لہٰذا اسکو پھر باب فتحَ یعنی باب منَعَ میں لے گئے اور کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا۔ بکسر عین فعل یہ دونوں یعنی یودع اور یوهب فعل کے عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ تھے۔ بعدُه اُس کے بعد کسره را کسرہ کو بعد حذف واو واو کو حذف کرنے کے بعد بفتحه بدل کردند فتحہ سے بدل دیا از جہت حرف حلق حرف حلق کے سبب سے بسبب آنکه اس سبب سے خاصیّت باب منع یمنَعُ آن ست کہ باب منع یمنعُ کی خاصیت یہ ہے که بجائے عین فعل یا لام فعل اُو کہ اُس کے عین فعل یا لام فعل کے بدلے ہمیشه حرف حلق باشد ہمیشہ حرف حلق ہوتا ہے۔ در یَهَبُ عین فعل و در یَدَعَ لام فعل حرف حلق بود یهبُ میں عین فعل یعنی ھا اور یدع میں لام فعل یعنی "عین" حرف حلقی ہے۔ از جہت مجانست یہ بھی اُسی کے جنس میں سے ہے۔ فتحه دادند فتحہ دیا گیا و در باب منع یمنعُ بُردند اور باب منع یمنَعُ میں لے گئے۔

سوال: در یَذَرُ حرف حلق نه در عین فعل ست و نه در لام فعل یذَرُ کے اندر حرف حلق نہ تو فعل کے عین میں ہے اور نہ لام میں پس فتحه چرا دادند پس اسکو فتحہ کیوں دیا گیا؟ وذَرَ یَذَرُ، یذَرُ اصل میں یَوْذِرُ تھا۔ پھر یَذِرُ ہوا۔ اور پھر یَذَرُ ہوا۔ کیونکہ یذَرُ اور یَدَعُ کے معنیٰ میں ہے۔

جواب: زیرا چه در معنی یَدَعُ ست اس لئے کہ یہ یدَعُ کے معنیٰ میں۔ یَدَعُ: چھوڑنا، یَذَرُ: چھوڑنا و در یَدَعُ فتحه دادند از جہت حرف حلق پس اور یَدَعُ میں فتحہ دیا حرف حلق کی وجہ سے در یَذَرُ ہم فتحه دادند پس یذر کے اندر بھی فتحہ دے دیا۔ تا در لفظ و معنی موافقت باشد تا کہ لفظ اور معنیٰ کے اندر موافقت ہو جائے۔

سوال: در یعِدُ حرف حلق بجائے عین فعل ست یَعِدُ میں عین فعل کی جگہ حرف حلق ہے۔ چرا فتحه ندادند اسکو فتحہ کیوں نہیں دیتے۔ و در باب منَعَ یمنعُ نبُردند اور اسکو منع یمنع میں نہیں لے گئے۔

جواب اوّل: تا دلیل بَود بر اصل اخوات خود تا کہ دلیل ہو اپنی اخوات کے اصل پر۔

جواب دوم: این حکم سماعی ست قیاسی نیست یہ حکم سماعی ہے قیاسی نہیں ہے۔ و گرنہ در عین فعل یَدْخُلُ و لام فعل یَصْلُحُ نیز حرف حلق ست ورنہ تو یَدْخُلُ فعل کے عین میں اور یَصْلُحُ فعل کے لام میں حرف حلقی ہے۔ بایستی کہ فتحہ میدادند چاہیے تھا کہ اُن کو فتح دیں و در باب منع یمنع می بُردند اور باب منع یمنع میں لے جائے۔ یدْخُلُ اور یصْلُحُ دونوں باب نصر سے ہے۔ کیونکہ یہ حکم سماعی ہے قیاسی نہیں۔

درس 117۔ سوال : در کتب لغت یَطَأُ را از باب سمِعَ یسمَعُ آوردہ اند لغت کے کتابوں میں یَطَأُ کو باب سمع یسمَعُ سے لائے ہیں۔ وَطِیَ یَطَئُ و ہمچنین یَسَعُ اور اسی طرح وَسِعَ یَسَعُ۔ یہ بھی باب سمع یسمع سے ہے۔ پس در ایشان نہ کسرہ تحقیقی ست و نہ تقدیدی پس یہاں نہ تو کسرہ تقدیری ہے اور نہ تحقیقی واؤ را در ایشان چرا حذف کردند؟ تو واو کو انکے اندر کیوں حذف کر دیا؟

جواب: از انکہ اس وجہ سے معتل فا واوی معتل فا واوی جو ہے یعنی مثال واوی از باب سمِعَ یسمَعُ بیشتر لازم می آید یہ باب سمِعَ یسمَعُ سے زیادہ تر لازم آتا ہے۔ فعل لازم جس میں صرف فاعل پر بات پوری ہو جاتی ہے۔ اور فعل متعدی میں صرف فاعل پر بات پوری نہیں ہوجاتی۔ و یَطَأُ یَسَعُ متعدی آمدہ است اور یَطَأُ اور یسعُ متعدی آئے ہیں۔یَطَأُ: روندنا، وسعُ: وسیع ہونا پس چون ایشان پس جب یہ دونوں یعنی یطأُ اور یسعُ در معنی معنیٰ میں مخالف نظائر خود شدند اپنوں جیسوں کے مخالف ہو گئے در لفظ نیز مخالفت کردہ شد تو لفظ کے اندر بھی مخالفت کی گئی۔ یعنی مثال واوی سے اکثر افعال لازم آتے ہیں۔ اور یہ دونوں متعدی آئے۔ تو جب متعدی اور لازم کے معنیٰ میں فرق ہوتا ہے، پس اِن کے لفظ میں بھی مخالفت پیدا کر دی گئ۔ جو لازم سے آتے ہیں اُن میں واو حذف نہیں ہوتا۔ اور جو متعدی سے آئے اس سے واو حذف ہوا۔ بحذف واؤ واؤ کے حذف کے ساتھ تا مخالفت لفظی دلالت کند بر مخالفت معنوی تا کہ یا لفظی مخالفت اس بات پر دلالت کرے کس اس کے معنیٰ میں بھی مخالفت ہے۔ کذا فی تاجِ المصادر جیسا کہ کتاب تاجُ المصادر میں ہے۔

دیگر ہر مصدریکہ از مثال واوی دوسرا ہر مصدر مثال واوی سے بکسر فا کلمہ باشد فا کلمہ کے کسرہ کے ساتھ ہو۔ و در مضارع او واؤ حذف شدہ باشد اور اُس فعل کے مضارع کے اندر بھی واؤ حذف ہوا ہو۔ واجب ست کہ آن واؤ را پس واجب ہے کہ اُس واو کو ازان مصدر اُس مصدر سے از جہت کثرت استعمال کثرت استعمال کی وجہ سے و موافقت فعل اور فعل کی موافقت کی وجہ سے حذف کنند حذف کر دے۔ و عوض آن واؤ اور اُس واؤ کے عوض میں تاء در آخر کلمہ آوَرَنْد اُس کے آخر کلمہ میں تا لے آتے ہیں۔ چون عِدۃٌ و زِنۃٌ کہ دراصل وِعْدٌ و وِزْنٌ بود۔ جیسا کہ عدۃٌ اور زنۃٌ کہ اصل کے اندر وعدٌ اور وزنٌ تھے۔ وعدٌ یہ مصدر ہے مثال سے، اور فا کلمہ مکسور ہے۔ اور اسکا مضارع یَعِدُ ہے جس کے اندر واو گرا ہے۔ یعنی یعد اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ لہٰذا وِعدٌ سے بھی واؤ کو گرا دیں گے۔ اور آخر میں گول تا لائیں گے۔ تو عدۃٌ بن گیا۔ اسی طرح وزنٌ سے زنَۃٌ بن جائے گا۔

سوال: چون واؤ را حذف کردند عین کلمہ را کسرہ از کجا شد؟ جب واؤ کو حذف کر دیا تو عین کلمہ کا کسرہ کہاں سے آیا؟

جواب: چون واؤ را حذف کردند عین کلمه را کسره واؤ محذوف دادَند جب واو کو حذف کیا تو عین کلمه کو اُس واو مکسور کا کسره دیا۔ وِعْدٌ میں عین کلمه "عین" ہے تو اس کو واو کا کسره دیا تو عِدَةٌ ہوا۔ تا ابتدا بحرف ساکن لازم نیاید تاکه ابتدا حرف ساکن کے ساتھ لازم نه آئے۔

سوال: واؤ را بکسره چرا حذف نکردند واؤ کو کسره کے ساتھ ہی کیوں حذف نه کردیا؟ بعده عین کلمه را کسره میدادند اُس کے بعد عین کلمه کو کسره دے دیتے ۔ یعنی اُس واو محذوفه کا کسره نه دیتے اپنے طرف سے کسره دیتے۔ تا ابتدا بساکن لازم نیامدے تا که ابتدا بساکن نه آتی۔

جواب: اگر واؤ را با کسره حذف میکردند اگر واو کو کسره کے ساتھ حذف کر دیتے مَزّیت فرع بر اصل لازم آمدی فرع کی فضیلت اصل پر لازم آتی۔ یعنی فرع اصل پر بڑھ جاتی۔ مَزِیَّتْ: فضیلت، اعلال کے اندر فعل اصل ہے اور مصدر اُسکی فرع ہے۔ یا اُسکی تابع ہے۔ اگر فعل کے اندر اعلال ہو تو مصدر میں بھی اعلال ہوتا ہے۔اگر فعل میں اعلال نہیں تو مصدر میں بھی اعلال نہیں۔معلوم ہوا که اعلال کے اندر اصل فعل ہے اور فرع مصدر ہے۔ زیرا که فعل در اعلال اصل است و مصدر در تعلیل فرع اُو اس لئے که فعل اعلال کے اندر اصل ہے اور مصدر تعلیل کے اندر اُس کی فرع ہے۔ اعلال اور تعلیل کا ایک معنیٰ ہے۔ و در فعل از یک تغیر بیشتر نشده است اور فعل کے اندر ایک تبدیلی سے زیاده نه ہوئی ہے و آن حذف نفس واؤ است اور وه نفس واؤ کا حذف ہے۔ جیسا که یَوْعِدُ سے واو کو حذف کیا تو یَعِدُ ره گیا۔ یعنی صرف نفس واؤ کو حذف کیا۔ پس اگر در مصدر واؤ با کسره حذف شود اگر مصدر کے اندر واو کسره کے ساتھ حذف ہو جائے۔ سه تغییر لازم آید تین تبدیلیاں لازم آئیں گی۔ [1] حذف واؤ ایک تو مصدر میں واؤ حذف ہوا و [2] حذف حرکت دوسرا اُس واؤ کی حرکت حذف ہوتی و [3] احداث حرکت دیگر اور تیسرا ہے حرکت کا پیدا کرنا، یعنی نئی حرکت عین کو دینا۔ پس زیادتِ فرع بر اصل باشد پس فرع کی زیادتی اصل پر ہوگی۔ و آن روا نیست اور یه جائز نہیں ہے۔ پس بضرورت اول حرکت واؤ نقل کردند پس ضرورت کی وجه سے پہلے واؤ کی حرکت نقل کر دی و بعین کلمه دادند اور عین کلمه کو دے دی۔ بعدُه واؤ را حذف کردند اُس کے بعد واؤ کو حذف کر دیا۔ تا مزّیت فرع بر اصل لازم نیاید تا که فرع کی فضیلت اصل پر لازم نه آئے۔

سوال: مزّیت فرع بر اصل ہُنُوز باقیست فرع کی فضیلت اصل پر ابھی بھی باقی ہے۔ زیرا که دراصل از یک تغییر بیشتر نشده است اس لئے که اصل کے اندر ایک تبدیلی سے زیاده نه ہوئی ہے۔ و آن حذف واؤست اور وه واؤ کا حذف ہے۔ و در فرع دو تغییر ست حذف واؤ و نقل حرکت اور فرع کے اندر دو تبدیلیاں ہوئی ہے۔ ایک حذف واؤ اور دوسرا نقل حرکت۔

جواب: این مقدار مزّیت فرع بر اصل مُتَحَمِّل ضروریست فرع کی اتنی فضیلت اصل پر قابل برداشت ہے اور ضروری ہے۔ زیرا که اگر حرکت نقل نمیکردند اس لئے که اگر حرکت کو نقل نه کرتے۔ ابتدا بسکون لازم می آمد تو ابتدا بالسکون لازم آتی و اگر واؤ را با حرکت حذف میکردند اور اگر واؤ کو حرکت کے ساتھ حذف کرتے و احداث حرکت دیگر میکردند اور دوسرے حرکت کو پیدا کرتے سه تغییر لازم آمدے تو تین تبدیلیاں لازم آتی و در نقل حرکت واؤ محذوف اور واوِ محذوف کے حرکت کو نقل کرنے کے اندر از دو تغییر بیش نیست دو

تبدیلیوں سے زیادہ نہیں ہے۔ حذف واؤ و نقل حرکت ایک حذف واؤ ہے اور دوسرا نقل حرکت با آنکه باوجود اسکے که نقل حرکت اسہل ست از حذف حرکت حرکت کو نقل کرنا یه آسان ہے حرکت کے حذف سے پس صیرورت پس رجوع کرنا، یعنی لوٹنا بسوے تغییر اندک تھوڑی تبدیلی کی جانب، اَنْدَک: تھوڑی اولیٰ باشد بہتر ہے۔

سوال: واؤ در عدةٌ در اول کلمه حذف شده است واؤ عدةٌ کے اندر اوّل کلمه سے حذف ہوا ہے۔ عوض او تاء اُس کی عوض میں تا جو ہے در آخر کلمه کلمه کے آخر میں چرا آوردند کیوں لے کر آئیں؟ یعنی واو کو جہاں سے حذف کیا ہے وہاں پر تا کو لے آتے۔

جواب: اگر تاء در اول کلمه می آوردند اگر تا کو کلمه کے اوّل میں لے اتے۔ التباس مصدر بفعل مضارع آمدی مصدر کا اشتباه فعل مضارع کے ساتھ آتا۔ از روی صورت صورت کے اعتبار سے۔ یعنی مصدر اور فعل مضارع کی صورت ایک جیسے ہو جاتی۔ جیسا که فعل مضارع بھی تعد یعنی "تا، عین اور دال" ہے، اور مصدر بھی "تعد یعنی تا عین دال" ہو جاتا۔ و در وَعْدٌ و وَزْنٌ واؤ نیفتاد اور وعد اور وزن میں واو نہیں گرا زیرا که کسره نیست اس لئے که کسره نہیں۔ وَعَدَ یَعِدُ سے وَعْدٌ بھی مصدر آیا ہے اور عدةٌ بھی۔ اسی طرح وَزَنَ یزِنُ سے وَزْنٌ بھی مصدر آیا ہے اور زنةٌ بھی۔

سوال: سَعَةٌ دراصل وَسْعٌ بُود سَعَةٌ اصل میں وَسْعٌ تھا۔ بفتح واؤ واؤ کے فتحه کے ساتھ واؤ را چرا حذف کردند واؤ کو کیوں حذف کیا با آنکه کسره نیست باوجود اسکے که کسره نہیں ہے۔ یعنی وسع بھی وَعْدٌ اور وَزْنٌ کی طرح تھا۔ جب وہاں پر واو کو نہیں گرایا تو وَسْعٌ میں کیوں گرایا۔

جواب۔ لا نُسَلِّمُ ہم یه تسلیم نہیں کرتے که دراصل بفتح واؤ بود که اصل کے اندر یه واؤ کے فتحه کے ساتھ تھا۔ بلکه دراصل بکسره واؤ بلکه اصل میں واو کے کسره کے ساتھ تھا و سین سِعَةٌ مکسور بود اور سِعَةٌ کا سین مکسور تھا۔ لیکن بعد حذف واؤ لیکن واؤ کے حذف کرنے کے بعد سین را فتحه دادَند سین کو فتحه دے دیا۔ از جہت مُجاورَت حرف حلق حرف حلق کے پڑوس کی وجه سے، مجاورت: پڑوسی، سین کے ساتھ عین تھا سِعَةٌ میں۔ اور یه سین حرف حلق "عین" کا پڑوسی ہے۔ تو اس وجه سے سین کو فتحه دے دیا۔ پس سِعَةٌ سے سَعَةٌ ہوا۔ کذا ذکره صاحب العللِ الْخَلِیْلِیّ فی شرحهٖ جیسا که ذکر کیا ہے عللِ الخلیلی کے مصنفؒ نے اُسکی شرح میں۔

و در وِصَالٌ و وِفاقٌ واو نیفتاد اور وصالٌ اور وفاقٌ میں واو نہیں گرا۔ مثال واوی ہیں اور فا کلمه پر کسره بھی آ رہا ہے۔پھر بھی ان میں واو نہیں گرا۔ کیونکه اس کے فعل مضارع سے واو نہیں گرایا تھا۔ اس وجه سے مصدر سے بھی واو نہیں گرا۔ زیرا که در مضارع ایشان اس لئے که اِنکے مضارع کے اندر یعنی در یُواصِلُ و یُوَافِقُ واؤ نیفتاده است یعنی یواصل اور یوافق کے اندر واو نہیں گرا ہے۔

سوال: در وِجْهَةٌ قانون مذکور موجود ست واؤ چرا نیفتاد وجهةٌ کے اندر قانون مذکور موجود ہے، پھر بھی واو کیوں نہیں گرا؟ اور مضارع کے اندر واؤ بھی گرا ہے۔ وَجَهَ یَجِهُ۔

جواب اول: تا دلالت کند بر اصل اخوات خود تاکہ یہ دلالت کرے اپنے جیسوں کے اصل پر این قول ابو عثمان مازنیؒ ست یہ قول ابو عثمان مازنیؒ کا ہے۔انکے نزدیک یہ مصدر ہے۔

جواب دوم: وِجْهَةٌ اسم تَوَجُّهْ است مصدر نیست وجھۃٌ یہ توجہ کا اسم ہے۔ مصدر نہیں۔ اور یہ ضابطہ مصدر کے بارے میں ہے۔ و این قول ابو علی فارسی ؒ ست اور یہ قول ابو علی فارسیؒ کا ہے۔ و این جواب صواب تَرست اور یہ جواب زیادہ صحیح ہے۔ ابو علی فارسیؒ کے نزدیک یہ سرے سے مصدر ہی نہیں۔ اور مصنفؒ اُنکے قول کو زیادہ صحیح قرار دیتے ہیں۔

زیرا کہ اس لئے کہ اگر تصحیح اُو از جہت دلالت بر اخوات بودے اس لئے کیونکہ اگر اِسکی تصحیح جو ہے اپنی اخوات پر دلالت کی وجہ سے ہوتی۔ فعل اُو را نیز تصحیح میداشتند تو اسکے فعل کو بھی صحیح رکھتے۔ یعنی اس کے فعل کے اندر بھی کوئی تبدیلی نہ کی جاتی۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اگر ابو عثمان مازنؒ کی بات صحیح ہوتی تو پھر مصدر اور فعل دونوں میں تبدیلی نہ کی جاتی۔ حالانکہ فعل میں تبدیلی ہوئی ہے اور مصدر میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ آگے مثال آ رہی ہے اِسْتَحوَذَ کا۔ اسکے فعل کو اپنوں جیسوں پر دلالت کرنے کے لئے اس میں تبدیلی نہیں کی گئی۔ حالانکہ قانون تو یہ تھا کہ واو کی حرکت ماقبل کو دیتے اور اِسْتَحُوْذَ بن جاتا۔ لیکن فعل میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی اور اسی طرح مصدر استحواذًا میں بھی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

چنانچہ اِسْتَحْوَذَ یَسْتَحْوِذُ اِسْتِحْوَاذًا جیسا کہ استحوذ یستحوذ اور استحواذا میں۔ و اِسْتِصْوَبَ یَسْتَصْوِبُ اِسْتِصْوَابًا اور استصوب یتسصوب استصوابًا میں بھی۔ پس تعلیل فعل دلالت میکند پس فعل کی تعلیل دلالت کرتی ہے۔ کہ او اسم تَوَجُّہ است مصدر نیست کہ یہ توجہ کا اسم ہے مصدر نہیں ہے۔

درس 118۔ سوال: در وِقَایَۃٌ قانون مذکور موجود ست واؤ چرا نیفتاد ۔ وقایۃٌ کے اندر قانون موجود ہے واو کیوں نہیں گرا؟ وقایۃ مثال واوی ہے اور فا کے نیچے کسرہ ہے۔ وَقیٰ یَقِی میں مضارع کے اندر بھی واو گرا ہے۔

جواب: زیرا کہ کسرہ واؤ بعد حذف واؤ واؤ کو حذف کرنے کے بعد اس لئے کہ واو کا کسرہ عین کلمہ را دادن ممکن نیست عین کلمہ کو دینا ممکن نہیں ہے۔ یعنی وقایۃ میں جب واو کو گرایا جائے اور اس کا کسرہ عین کلمہ "قاف" کو دیا جائے، تو قاف سے آگے جو الف ہے وہ کسرہ کی وجہ سے یا بن جائے گا۔ اور یا دو کسروں کے قائم مقام ہوتا ہے۔ تو ایک کسرہ قاف کا، اور چار کسرے دو یاؤں کے۔ تو پانچ کسرے مسلسل آئیں گے جس کی وجہ سے لفظ میں بے انتہا ثِقل پیدا ہو جائے گا۔ اور اعلال ثقل کے لئے نہیں ہوتا۔ زیرا کہ اگر کسرہ بعد حذف واؤ اس لئے کہ کسرہ کو واؤ کے حذف کے بعد بقاف دِہند قاف کو دے دیں الف بر حال خود نَماند الف اپنی حال پر باقی نہیں رہے گا یاء گردَد یاء ہو جائے گا۔

چنانچہ در مَحَارِیْبُ و مَفَاتِیْحُ جیسا کہ محاریب اور مفاتیح کے اندر ہے۔ یعنی کسرہ کے بعد الف کو یاء سے بدلا۔ محاریب جمع ہے مِحراب کی، اور مفاتیح جمع ہے مِفتاح کی۔ محراب سے مفاعیل کے وزن پر جمع بنانے کے لئے، میم اور حا کے بعد الف لایا اور را کے فتحہ کو کسرہ سے بدلا۔ اور را کے بعد الف کو یاء سے بدلا تو مَحاریب ہوا۔ اسی طرح مفاتیح میں بھی ہوا۔ و چون الف یاء گردد اور جب الف یاء ہو جائے گا۔ توالی کسرات لازم آید

کسروں کا تسلسل لازم آئے گا۔ یعنی وقایۃ میں پھر پانچ کسرے مسلسل آئیں گے۔ و آن موجب ثِقل ست اور وہ تو ثِقل کا سبب ہے۔ و اعلال برائے تخفیف ست اور اعلال تو تخفیف کے لئے ہے۔

و اگر واؤ را با کسرہ حذف کنند اور اگر واؤ کو کسرہ کے ساتھ حذف کرتے در فرع دو تغییر لازم آید تو فرع کے اندر دو تبدیلیاں لازم آتی و آن درست نیست اور وہ تو درست نہیں ہے۔ زیرا کہ دراصل اُو اس لئے کہ اُسکی اصل کے اندر، یعنی وقایۃ کی اصل میں از یک تغییر بیش نَشُدَہ است ایک تغییر سے زیادہ نہیں ہوئی ہے۔ پس زیادت فرع براصل باشد پس فرع کی زیادتی اصل پر ہو جاتی و آن روا نیست اور وہ جائز نہیں و در شرح تصریف پنج گنج گُفتہ است اور تصریف پنج گنج کے شرح کے اندر کہا گیا ہے۔ کہ تصحیح وِقَایۃٌ شاذست کہ وقایۃٌ کی تصحیح شاذ ہے۔ یعنی اس کو صحیح رکھا گیا ہے یہ شاذ ہے۔ورنہ قانون کے مطابق واو کو گرانا چاہیے۔

اب امر پر آ گئے۔ وعد یعد سے امر عِدْ آتا ہے۔ اور وزن یزن سے امر زِنْ آتا ہے۔

و در عِدْ و زِنْ کہ دراصل اِوْعِدْ و اِوْزِنْ بودہ است اور عدْ اور زنْ امر کے صیغے اصل میں اِوْعِدْ اور اِوْزِن تھے۔ وعد یعِد باب ضرب یضرب سے ہے۔ اور اس سے امر اِضْرِبْ آتا ہے۔ تو اضرب وزن پر اوْعد اور اوزن آئے۔ واؤ از جہت موافقت مضارع حذف شدہ است واو جو ہے مضارع کے موافقت کو وجہ سے حذف ہوا ہے۔ و ہمزہ از جہت استغنا اور ہمزہ بے پرواہ ہونے کی وجہ سے گرا۔ اِوْعِدْ میں واو گرا، اور عین مکسور ہے تو ہمزہ وصلی بھی گرا۔ تو عِدْ ہوا۔ یعنی از جہت آنکہ احتیاج بدو نماند یعنی اِس وجہ سے کہ اسکی ضرورت باقی نہ رہی۔ و این اصل باعتبار وضع ست اور یہ جو اصل ہے اعتبار وضع کے اعتبار سے ہے۔ یعنی اصل اس باب سے اضرب کے وزن پر آتا ہے۔

اما باعتبار آنکہ بنائے امر باقی بایں اعتبار کہ امر کی بنا جو ہے بعد تعلیل مضارع مضارع کے تعلیل کے بعد ہے دراصل عِدْ و زِنْ ماخوذ از تَعِدُ و تَزِنُ بَود دراصل عد اور زن یہ دونوں ماخوذ ہیں تعد اور تزنُ سے۔ بضم الدال و النون دال اور نون کے ضمہ کے ساتھ۔ بعدُہ علامت استقبال را حذف کردند اُسکے بعد فعل مضارع کی علامت" اتین" کو حذف کر دیا گیا۔ و دال و نون را ساکن کردند اور دال اور نون کو ساکن کر دیا از جہت بنائے امر امر بنانے کی وجہ سے عِدْ و زِنْ شد عدْ اور زنْ ہوئے۔ و ہمچنین در قِ و خِ کہ دراصل اِوْقِيْ و اِوْخِيْ بود اور اسی طرح قِ اصل میں اوقی اور خِ اصل میں اوخی ہیں۔ واؤ او افتاد از جہت موافقت مضارع مضارع سے مفارقت کی وجہ سے اِن کا واؤ گر گیا۔ جیسا کہ وقیٰ یقی اور وخیٰ یخی میں مضارع سے واو گرا تھا، پس امر میں بھی واو گرایا۔ و ہمزہ از جہت استغنا اور ہمزہ استغنا کی وجہ سے گر گئی۔ و یاء از جہت امر اور پھر آخر سے یا امر کی وجہ سے گری۔ کیونکہ امر بناتے ہوئے اگر آخر میں حرف علّت آ جائے تو وہ گر جاتا ہے۔

دیگر ہر واویکہ در فا کلمہ یا در عین کلمہ مضموم باشد ہر وہ واؤ جو فا کلمہ کے اندر یا عین کلمہ کے اندر مضموم ہو، جائز مُطَّرِدْ ست جائز عام ہے یعنی ہر جگہ ایسا ہوگا۔ یعنی فعل اور اسم دونوں میں اسی طرح ہے۔ کہ وے را بہمزہ بدل کنند کہ اُس کو ہمزہ سے بدلتے ہے۔ چون اُجُوہٌ و اُقِّتَتْ و اَدْؤُرٌ و اَغْؤُرٌ کہ دراصل

وُجُوْهٌ و وُقِّتَتْ و اَدْؤُرٌ و اَغْؤُرٌ بُود وُجوۃٌ اور وُقتت میں واو فا کی جگہ آیا اور مضموم ہے تو اسکو ہمزہ سے بدلا، اور ادْؤُرٌ اور اغْؤُرٌ میں واو عین کلمہ کی جگہ آیا اور مضموم ہے تو اسکو ہمزہ سے بدلا۔ اور ہمزہ بشکل واو لکھا۔

ہمچنین اگر مکسور باشد اور اگر اسی طرح واو مکسور ہو فا یا عین کلمہ کی جگہ میں نزدیک بعضے رواست تو بعض علماء کے نزدیک جائز ہے که آن واؤ ہمزہ گردد کہ وہ واؤ ہمزہ ہو جائے چون اِشَاحٌ و اِسَادَۃٌ که دراصل وِشَاحٌ و وِسَادَۃٌ بود ---- ازین جہت اسی وجہ سے که سعید بن جبیرؒ درِوِعَاءٌ اِعَاءٌ می خواند کہ سعید ابن جبیرؒ وعاءٌ کے اندر اِعاءٌ پڑھتے تھے۔ یہ بڑے جلیل القدر تابعی تھے۔ اما این ابدال باقی یہ ابدال، یہ والا جو تبدیلی ہے در واؤ مفتوح واو مفتوح میں۔ یعنی واوِ مفتوحہ میں ہمزہ سے بدلے۔ بر خلاف قیاس خلاف قیاس بر سبیل قلت آمدہ است قلّت کے طریقے پر آیا ہے۔ یعنی یہ صورت انتہائی کم آیا ہے کہ واو ہو، فا یہ عین کی جگہ ہو اور مفتوح ہو۔اور پھر ہمزہ سے بدلے چون اَحَدٌ و اَنَاۃٌ و اَسْمَاءُ که در وَحَدٌ و وَنَاۃٌ و وَسْمَآءُ بودہ --- اسماءُ این جا نام زنے ست اسماء یہاں پر عورت کا نام ہے۔ نه جمع اسم ست یہ اسم کی جمع نہیں ہے۔ وزن اُو فَعْلَاءُ است اسکا وزن فَعلاءُ ہے۔نه افعالٌ نہ کہ افعالُ مشتق از وِسَامَۃٌ از یہ وِسامۃٌ سے مُشتق ہے نه سُمُوٌّ است نہ کہ سُمُوٌّ سے۔

دیگر ہر جا که دو واؤ در اول کلمه بہم آیند دوسرا یہ کہ ہر جگہ دو واؤ اوّل کلمہ میں اکھٹے آئیں۔ و ہر دو متحرک باشند اور دونوں متحرک ہو۔ واجب مطرد ست تو عام واجب ہے که نَخُسْتِین را بہمزہ بدل کنند کہ پہلے کو ہمزہ سے بدلتے ہیں۔ چون اَوَاعِدُ و اُوَیْعِدُ و اَوَاصِلُ و اُوَیْصِلُ که دراصل وَوَاعِدُ و وُوَیْعِدُ و وَوَاصِلُ و وُوَیْصِلُ بُود ----

و اگر واو دُوم ساکن باشد اور اگر دوسرا واؤ ساکن ہو جائز ست که نَخُسْتِین را بہمزہ بدل کنند تو جائز ہے کہ پہلے کو ہمزہ کے ساتھ بدلے چُون اُوْرِیَ که دراصل وُوْرِیَ بودہ است ----- و بعضے در وُوْرِیَ بدل نمیکنند اور بعض علماء وُوْرِیَ کو بدلتے نہیں -- زیرا چه واؤ دوم بدل ست از الف وَارٰی اس لئے کہ دوسرا واؤ بدل ہے وارٰی کے الف سے۔ وارٰی ماضی کا صیغه ہے باب مُفاعلة سے۔ فاعَلَ وارَیَ پھر وارٰی ہوا۔ وارٰی یُواری مُواراۃً فھو مُوارٍ و وُوْرِیَ یعنی وارٰی سے جب مجہول بنانا ہو تو اول کو ضمه دیا اور آخر سے ما قبل کو کسرہ دیا۔ واو مضموم کے بعد الف آیا تو اسکو واو کر دیا تو وُوْرِیَ ہوا۔ تو اس وُوْرِیَ کا واو ثانی وَارٰی کے الف سے بدل کر آیا ہے۔ اور جب دوسرا واو الف سے بدل کر آیا ہے تو پہلے واؤ کو پھر بدلنا نہیں کیونکہ پھر دو اعلال اکھٹے آئیں گے۔ اور دو اکھٹے حروف میں اعلال جائز نہیں۔ اگر واؤ اول را بدل کنند اگر واؤ اوّل کو بھی بدل دے تَوالی اعلالین لازم آید تو دو اعلالوں کا پے در پے آنا لازم آئے گا۔ و آن روا نیست اور وہ جائز نہیں ہے که کلمه بدان مختل گردد کہ کلمہ اُس سے مُختل ہو جاتا ہے۔ یعنی کلمہ میں بڑا خلل آتا ہے۔

سوال: در اُوْلٰی که دراصل وُوْلٰی بود اُوْلٰی کہ اصل میں وُوْلٰی تھا۔ ابدال واؤ واجب شد واؤ کا بدلنا واجب ہے۔ یعنی واؤ کا ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ با آنکه واؤ دوم ساکن ست۔ باوجود اِس کے دوسرا واؤ ساکن ہے۔ اور حالانکہ قانون یہ بیان ہوا کہ جب دوسرا واؤ ساکن ہو تو پہلے واؤ کو الف سے بدلنا جائز ہے واجب نہیں۔ اور یہاں اُوْلٰی کے اندر واجب ہے۔

جوب:۔ زیرا که محمول ست بر اُوَلٌ اس لئے کہ یہ محمول ہے اُوَلٌ پر جمع اُوْلیٰ اور یہ اُوَلٌ اُوْلیٰ کی جمع ہے۔ که دراصل وُوَلٌ بود اور وہ جمع اصل میں وُوَل تھا۔ تو یہاں دو واؤ اکھٹے کلمه کے شروع میں آئے، اور دونوں متحرک ہیں۔ لہٰذا پہلے واؤ کو الف سے بدلنا واجب ہے۔ پس جمع کے اندر جب پہلے واؤ کا بدلنا واجب ہوا تو مفرد کے اندر بھی پہلے واؤ کے بدلنے کو واجب قرار دیا۔ ابدال در اُوَلٌ واجب ست اور اس اُوَلٌ کے اندر تو ابدال واجب ہے۔ یعنی جمع کے اندر تو ابدال واجب ہے۔ از جہت آنکه ہر دو واؤ متحرک اند اس وجہ سے کہ دونوں واؤ متحرک ہیں۔

درس 119۔ دیگر ہر واویکه ساکن باشد ہر وہ واو جو ساکن ہو و ما قبل او مکسور اور اسکا ماقبل مکسور ہو۔ واجب مطردست واجب ہے اور عام ہے۔یعنی چاہے فعل میں ہو چاہے اسم میں ہو۔ که بیا بدل کنند کہ اُسے یا سے بدلیں گے۔ اگر چه سکون و کسره عارضی باشد اگر چہ واؤ کا سُکون اور ما قبل کا کسرہ عارضی ہی کیوں نہ ہو۔ چون اِیْقَادٌ و اِسْتِیْقَادٌ و مِیْزَانٌ و مِیْقَاتٌ که دراصل اِوْقَادٌ و اِستِوْقَادٌ و مِوْزَانٌ و مِوْقَاتٌ بُود ۔۔ ان چار مثالوں میں واو ساکن سے پہلے کسرہ ہے۔

سوال۔ در عِدْ که دراصل اِوْعِدْ بُود قانون مذکور موجودست چرا واؤ را بیا بدل نکردند۔ اِوْعِدْ میں اوپر ذکر کردہ قانون کے مطابق واو کو یا سے کیوں تبدیل نہیں کیا گیا؟

جواب اوّل: قانون مذکور ابدال را تقاضا میکند مذکورہ قانون ابدال کا تقاضا کرتا ہے کہ واؤ کو یا سے بدلا جائے و موافقت مضارع حذف را اور مضارع کی موافقت حذف کا تقاضا کرتی ہے۔ یعنی وَعَدَ یَعِدُ مضارع کے اندر واؤ حذف ہوا ہے۔ پس لہٰذا مضارع کے ساتھ موافقت یہ تقاضا کر رہی ہے کہ اِوْعِدْ میں واو کو حذف کیا جائے۔ و ہر جا حذف و ابدال معارض شوند ہر وہ جگہ جہاں پر حذف اور ابدال معارض ہو جائے۔ آنجا حذف را ترجیح دہند بر ابدال وہاں پر حذف کو ترجیح دیتے ہیں ابدال پر۔از انکه تخفیف در حذف بیشتر ست از ابدال اس لئے کہ تخفیف حذف کے اندر زیادہ ہے ابدال سے۔ کیونکہ ابدال میں تو ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف آئے گا جبکہ حذف میں تو حرف حذف ہو کر کلمہ میں حروف کی تعداد کم ہو کر ادائیگی اور بھی آسان ہوگی۔ اس لئے حذف کو ترجیح دیتے ہیں۔

جواب دوم: قانون مذکور ابدال را تقاضا می کند و موافقت مضارع حذف را مذکورہ قانون تو ابدال کا تقاضا کر رہا ہے اور مضارع حذف کا تقاضا کر رہا ہے۔ و لیکن موافقت مضارع امرے ثابت ست لیکن مضارع کی مُوافقت ایک ثابت امر ہے و کسره ما قبل در معرض زوال ست اور ماقبل کا کسرہ زوال کے مقام میں ہے۔ بسبب احتمال سقوط ہمزہ وصل ہمزہ وصل کے ساقط ہونے کے احتمال سے پس معارض نگردد پس یہ مقابل نہیں ہوگا مَر موافقت مضارع را خاص مضارع کی موافقت کے

و این تعلیل در اجوف و ناقص ہم می آید اور یہ تعلیل اجوف اور ناقص میں بھی آتی ہے۔ یعنی جب واؤ ساکن ہو اور ماقبل مکسور ہو تو واو کو یا سے بدلنا۔ چنانچه در قِیْلَ که دراصل قُوِلَ بود پس قیلَ کہ اصل میں قُوِلَ تھا۔ حرکت واو را بما قبل نقل کردند واؤ کی حرکت ما قبل کو نقل کر دی بعد ازالۂ حرکت ما قبل ما قبل کے حرکت کو ختم کرنے کے بعد،یعنی قاف کے ضمہ کو گرایا اور واو کے کسرہ قاف کو دیا تو قِوْلَ بنا۔ بعده

واو ساکن شد اسکے بعد واو ساکن ہوا ما قبل او مکسور اور اسکا ماقبل مکسور ہے۔ آن واؤ را بیا بدل کردند قِیْلَ شد اُس واؤ کو یا سے بدلا تو قیل ہوا۔

و تَدْعِیْنَ کہ دراصل تَدْعُوِیْنَ بود تَدْعُوِیْنَ بروزن تَنْصُرِیْنَ واحد مؤنث مخاطبہ کا صیغہ ہے۔ حرکت واؤ را بما قبل نقل کردند حرکت واو ما قبل کو نقل کر دی۔ بعد ازالۂ حرکت ما قبل ما قبل کے حرکت کے ازالہ کے بعد۔ یعنی تدعُوِینَ میں عین کی حرکت گرا دی اور واو کی حرکت عین کو دے دی۔۔ تو تَدْعِوْیْنَ ہوا۔ بعدہ واؤ ساکن ما قبل اُو مکسور اُس کے بعد واو ساکن اور ما قبل مکسور ہوا۔ جیسا کہ تَدْعِوْیْنَ ہوا۔ واؤ را بیا بدل کردند واو کو یا سے بدل دیا۔ پس تَدْعِیْیْنَ ہوا۔ اجتماع ساکنین شد تو اجتماع ساکنین ہوا میان ہر دو یاء دو یاؤں کے درمیان یک یاء را حذف کردند ایک یا کو حذف کر دیا تَدْعِیْنَ شد تو تَدْعِینَ ہوا۔

دیگر ہر یائیکہ ساکن باشد دوسرا یہ کہ ہر وہ "یاء" جو ساکن ہو و ما قبل او مضموم اور ماقبل اُسکا مضموم ہو آن یاء واؤ گردد وہ یاء واو ہو جاتی ہے۔ چون یُوْقِنُ و مُوْقِنٌ کہ دراصل یُیْقِنُ و مُیْقِنٌ بودہ است۔۔۔ این تعلیل در اجوف ہم می آید یہ تعلیل اجوف میں بھی آتی ہے۔ چنانچہ در فُعْلیٰ اسم بضم فاء و سکون عین فُعْلیٰ وزن صفت میں بھی آتا ہے۔ یہاں اسم صفت کے مقابلے میں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ اسم مراد ہے جو صرف ذات پر دلالت کرے نا کہ صفت پر۔ اور صفت سے مراد ذات مع الوصف ہے۔ اسم تفضیل ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی وہ صفت کا صیغہ ہے۔ جیسا کہ اَضرب: زیادہ پٹھائی کرنے والا، تو دیکھو ذات پر بھی دلالت کی اور صفت پر بھی۔ یعنی اس میں ضاربیت اوروں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔اور اسی فُعْلیٰ وزن میں یہاں پر اسم تفضیل بھی داخل ہے۔ چون عین کلمہ یاء بَود جب عین کلمہ یاء ہو۔ واو شَود واؤ ہو جائے گا۔ چون طُوْبیٰ و کُوْسیٰ کہ دراصل طُیْبیٰ و کُیْسیٰ بود ----- یاء ساکنہ اور ماقبل مضموم تو واؤ سے بدلا۔ یہ طُیْبیٰ اور کُیْسیٰ بروزن فُعْلیٰ اسم تفضیل۔ تو اسم تفضیل کے اندر جب عین کلمہ "یاء" ہو اور ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو واو سے بدلیں گے۔ تو طُیْبیٰ طُوْبیٰ ہوا، اور کُیْسیٰ کُوسیٰ ہوا۔طُوْبیٰ: زیادہ پاکیزہ، خوشگوار، کُوْسیٰ: خوب دانا

اور جب یہی وزن فُعْلیٰ صفت میں آئے۔ اور عین کلمہ یاء ہو اور ما قبل مضموم ہو، تو پھر یا کو سلامت رکھنا ہے اور ضمہ کو کسرہ سے بدلنا ہے۔ آگے مثالیں آ رہی ہیں۔

بخلاف فُعْلیٰ صفت بخلاف فعلیٰ صفت کے یعنی صفت مشبہ کہ یائے او را سلامت بدارنْد کہ اُسکی یاء کو سلامت رکھتے ہیں و ضمۂ ما قبل یاء را بکسرہ بدل کنند اور اُس یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں تا یاء سلامت ماند تا کہ یاء سلامت رہے۔ چون مِشْیَۃٌ حِیْکیٰ متکبرانہ چال، مشیۃ: چال، مشیۃ موصوف ہے اور حِیْکیٰ اُسکی صفت و قِسْمَۃٌ ضِیْزیٰ ظالمانہ تقسیم: قسمۃ: تقسیم، ضیزیٰ: ظالمانہ، قسمۃ موصوف ہے اور ضِیْزیٰ اُسکی صفت، دونوں میں موصوف ویسے ذکر کیا اصل مثال "حِیْکیٰ اور ضِیْزیٰ" ہے۔ کہ دراصل حُیْکیٰ و ضُیْزیٰ بُود اصل میں حُیْکیٰ اور ضُیْزیٰ بروزن فُعْلیٰ ہیں۔یہاں پر یا ساکن ہے اور ماقبل مضموم ہے لیکن یاء کو واؤ سے نہیں بدلا گیا بلکہ ما قبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا۔ کیونکہ یہ فُعْلیٰ صفتی ہے۔

و ہمچنین در فُعْلٌ بضم فا و سکون عین کہ جمع اَفْعَلْ ست اور اسی طرح فُعْلٌ جو کہ اَفْعَلْ کی جمع ہے۔ اَفعل وزن اسم تفضیل اور صفت دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَضرب: زیادہ پٹھائی کرنے والا، اَبیض: سفید۔ یہاں افعل سے

صفت مشبہ مراد ہے۔ افعل کی جمع فعلٌ ہے۔ جیسا کہ اَحْمَرْ کی جمع حُمْرٌ آتی ہے۔ یاے او را سلامت بدارند اسکی یاء کو سلامت رکھتے ہیں و ضمہ ما قبل را بکسرہ بدل کنند تاء یاء سلامت ماند اور اسکے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں تاکہ یاء سلامت رہے۔ چون بِیْضٌ و عِیْنٌ جمع اَبْیَضُ و اَعْیَنُ کہ دراصل بُیْضٌ و عُیْنٌ بود۔۔۔ بُیْضٌ اور عُیْنٌ میں با اور عین کے ضمہ کو کسرہ کیا اور یا کو سلامت رکھا تو بِیضٌ اور عِینٌ ہوا۔ اَعْیَن: خوبصورت آنکھوں والا، اسی سے مؤنث عیناٰ ہے۔

دیگر ہر واؤ و یاء کہ در باب افتعال بجائے فا کلمہ باشد دوسرا ہر وہ واؤ اور یاء جو باب افتعال کے فا کلمہ کی جگہ ہو۔ جائز مطردست جائز عام ہے۔ یعنی اسم اور فعل دونوں میں اسی طرح ہے۔ کہ آن واؤ و یاء را بتا بدل کنند کہ اُس واو اور یاء کو تا سے بدلے۔ و تاء را در تاء ادغام کنند اور تاء کا تاء میں ادغام کرے و این مشہور ست و افصح اور یہ مشہور ہے اور زیادہ فصیح ہے۔ چون اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَادًا فھو مُتَّقِدٌ و اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا فھو مُتَّسِرٌ کہ دراصل اِوْتَقَدَ یَوْتَقِدُ اِوْتِقَادًا فھو مُوْتَقِدٌ و اِیْتَسَرَ یَیْتَسِرُ اِیْتِسَارًا فَھُو مُیْتَسِرٌ بود ۔۔۔۔ یہاں باب افتعال کے فا کلمہ کی جگہ واو اور یاء آیا ہے۔ تو اس کو تا سے بدلا اور تا کا تا میں ادغام کیا۔

سوال: در اِوْتَقَدَ قانون مذکور ابدال واؤ بتاء تقاضا میکُنَد اِوْتَقَدَ کے اندر قانون مذکورہ جو ابھی اوپر ذکر کیا گیا تقاضا کر رہی ہے کہ واو کو تاء سے بدلے۔ و سکون واؤ و کسرۂ ما قبل ابدال واؤ بیا اور واؤ کا سکون اور ماقبل کا کسرہ واؤ کا یا میں ابدال کا تقاضا کر رہی ہے۔ واصل در دلائل اعمال ست نہ اہمال اور دلائل کے اندر اصل اِعمال ہے نہ کہ اِہمال: اِعمال: عمل دیا جائے، اِہمال: ویسے چھوڑ دیا جائے۔ یعنی اگر واؤ ساکن ما قبل کسرہ والی قانون پر عمل کرتے تو پہلے اِیْتَقَدَ ہو جاتا۔ پھر باب افعال کے فا کلمہ کی جگہ یا آیا اور اس یاء کو تاء کر کے تاء میں ادغام کرتے تو اِتَّقَد بن جاتا۔ تو دونوں قوانین پر عمل ہو جاتا۔ لیکن یہاں آپ صرف ایک قانون کی بات کر رہے ہے۔ پس بایستی کہ اول واؤ را بیا بدل میکردند پس چاہیے تھا کہ اوّل واؤ کو یا سے بدل دیتے بعدُہٗ یاء را بَتاء اور اسکے بعد یاء کو تاء سے بدلتے تا ترک عمل باحد الدلیلین لازم نیاید تاکہ دو دلیلوں میں سے کسی ایک کا چھوڑنا لازم نہ آتا۔ یعنی دونوں پر عمل ہو جاتا۔ چنانچہ در یُدْعیٰ چنانچہ یُدْعیٰ کے اندر کہ دراصل یُدْعَوُ بود کہ اصل میں یُدْعَوُ تھا۔ واؤ را بیا بدل کردند واؤ کو یا سے بدل دیا۔ تو یُدْعَیُ ہوا۔ پھر یُدْعیٰ ہوا۔ جب واؤ طرف میں ہو اور ماقبل حرکت اُسکا مخالف ہو تو اُس واؤ کو یا سے بدلتے ہیں۔ بعدہ یاء را بالف اسکے بعد یا کو الف سے بدلا۔ یعنی یُدْعَیُ سے یُدْعیٰ ہوا۔ حالانکہ براہ راست بھی ہو سکتا تھا۔ یعنی واو متحرک ما قبل میں فتحہ کو الف سے بدلتے ہے۔ لیکن اصل دلائل کے اندر اعمال ہے۔ یعنی کسی ایک کو نہ چھوڑا جائے۔چنانچہ یہاں ایک قانون تقاضا کرتا تھا کہ اس واو کو یاء سے بدلے اور دوسرا قانون تقاضا کرتا تھا کہ اُس واو کو الف سے بدلے تو دونوں پر عمل ہوا۔ تو دونوں پر عمل کیا گیا پہلے واو کو یاء سے اور پھر یاء کو الف سے تبدیل کیا گیا۔ تا ترک عمل باحدالدلیلین لاز نیاید۔ تا کہ عمل کا چھوڑنا دو دلیلوں میں سے کسی ایک پر لازم نہ آئے۔

جواب اوّل: ہر دو دلیل آنجا عمل میکنند دونوں دلیلوں پر وہاں عمل کرتے ہیں۔ کہ ہر دو متساوی باشند کہ دونوں میں سے ہر ایک مُتساوی ہو۔ و اینجا ہر دو متساوی نیستند اور یہاں پر دونوں میں سے ہر ایک مُتساوی نہیں ہے۔ بلکہ یک قوی و دیگر ضعیف بلکہ ایک دلیل قوی ہے اور ایک دلیل ضعیف ہے۔ ازانکہ میان

واؤ و تاء قرب مخرج ست اس وجہ سے کہ واؤ اور تاء کے درمیان قُرب مخرج ہے۔ واؤ شفتین یعنی ہونٹوں سے ادا کیا جاتا ہے، اور تاء جب اگلے دانتوں کے ساتھ زبان لگایا جائے تو ادا ہو جاتا ہے۔ تو دونوں کی ادائیگی کا محل قریب قریب ہے۔ این قرب ابدال واو بتا تقاضا میکند اور یہ قرب واؤ کا تا میں بدلنے کا تقاضا کر رہا ہے۔ و کسرۂ ما قبل ابدال واؤ بیا اور ماقبل کا کسرہ واو کا یاء کے ساتھ بدلنے کا تقاضا کرتا ہے لیکن کسرہ ما قبل در مَعْرِض زوال ست لیکن ما قبل کا کسرہ زوال کے مُقام میں ہے۔ کیونکہ اِوْتَقَدَ میں ہمزہ وصلی ہے۔ اور یہ کسرہ ہمزہ وصلی کا کسرہ ہے۔ اور ہمزہ وصل درمیان عبارت میں گر جاتا ہے۔ پس اس کسرہ کے گرنے کا بھی احتمال ہے۔ لہٰذا یہ ضعیف سبب ہے۔ بسبب احتمال سقوط ہمزہ وصل بوجہ ہمزہ وصل کے گر جانے کے احتمال کے۔ اور جب ہمزہ وصل گرے گا تو ماقبل کا کسرہ بھی اُس کے ساتھ ختم ہوگا۔ چناچہ گوئی چنانچہ آپ کہتے ہیں۔ وَاتَّقَدَ فَاتَّقَدَ واتَّسَرَ فَاتَّسَرَ یہاں پر ہمزہ وصل گر گیا۔ پس معارض نگردد پس یہ دلیل معارض نہ ہوگی۔ مَر قُرب تائے افتعال را خاص قربِ تائے افتعال کے۔ لہٰذا یہ دلیل قوی ہے۔ اور ماقبل کے کسرے والا دلیل ضعیف ہے۔

درس 120: جواب دوم: واؤ را کہ بتا بدل میکنند وہ واؤ کہ اُسے تا میں بدلتے ہیں از جہت آنکہ اس وجہ سے کہ میان واؤ و تا قُرب مخرج ست کہ واؤ اور تا کے درمیان قربِ مخرج ہے۔ و یاء را کہ بتا بدل میکنند اور یاء جو کہ تا سے بدلتے ہیں از جہت آنکہ اس وجہ سے کہ مشابہت بواؤ دارد کہ وہ یاء واؤ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہے۔ جب یاء کی مشابہت واؤ کے ساتھ ہوئی تو جب واؤ کو بدلتے ہیں تو یاء کو بھی بدلتے ہیں۔ اور دونوں کی مشابہت اس وجہ سے ہے کہ دونوں حروف علّت ہیں، جزم کی حالت میں فعل کے اندر جب واؤ اور یاء آتے ہیں تو دونوں گر جاتے ہیں۔ پس اصل دریں باب ابدال واؤ ست بتا پس اصل اس باب میں واؤ کو تاء سے بدلنا ہے۔ و ابدال یا فرع ست اور ابدال یاء یہ فرع ہے۔ یعنی یاء کو تاء سے بدلنا یہ فرع ہے۔ و مادام کہ اور جب تک کہ عمل بَاصل ممکن باشد اصل پر عمل ممکن ہو صیرورت بسوئے فرع روا نبا شد تو رُجوع کرنا فرع کی طرف جائز نہیں ہوگا۔ صیرورت: رجوع کرنا

جواب سوم: مقصود از ابدال واؤ بتا واؤ کا تاء میں جو ابدال ہے اس سے مقصود در اِوْتَقَدَ ادغام ست اوتقد کے اندر ادغام ہے زیرا کہ اگر واؤ را بیا بدل کنند اس لئے کہ اگرواؤ کو یاء سے بدلیں بعدُہ یاء بتا بدل کنند اُس کے بعد یاء کے تاء سے بدلے و تاء را در تاء ادغام کنند اور تاء کا تاء میں ادغام کریں کثرت تغییر لازم آید کثرت تبدیلی لازم آئیں گی۔ یعنی بہت سی تبدیلیاں لازم آئیں گی۔ خلافِ مقصود مقصود کے خلاف و آن دُرُست نیست اور وہ درست نہیں بخلاف یُدْعیٰ بخلاف یدعیٰ کہ کہ دروے مقصود ابدال واؤ بیا کہ وہاں واؤ کو یاء کے ساتھ بدلنے سے مقصود جو ہے ابدال یا بالف ست کہ یاء کو الف سے بدلے برائے تخفیف تخفیف کے لئے پس کثرت تغییر اینجا متحمل باشد پس یہاں یعنی یُدْعیٰ کے اندر کثرت تغییر قابل برداشت ہے۔

نوٹ: علماء کے نزدیک یہ کوئی قوی جواب نہیں۔ یُدْعَوُ میں واو کو براہ راست بھی الف سے تبدیل کیا جا سکتا تھا، اور تخفیف کے لئے طویل راستے کی ضرورت نہ تھی۔ کہ پہلے واو کو یا سے بدلے اور پھر یا کو الف سے۔ لیکن رسم الخط کے اندر جب واؤ طرف میں ہو اور اسکو الف سے بدلا جائے تو پھر الف ہی کی صورت میں لکھتے ہیں۔ جیسا کہ دَعَوَ سے دَعَا ہوا۔ لیکن جب یاء کو الف سے بدلتے ہے تو پھر یاء کی صورت میں لکھتے ہیں۔ جیسا کہ رَمَیَ سے رَمیٰ ہوا۔ تو

اس لئے یُدْعَوُ کے اندر طویل مسافت سے پہلے یُدْعَیُ ہوا، اور پھر پھر یُدْعَیٰ ہوا۔ اگر براہ راست کرتے تو پھر یُدْعَوُ میں اعلال کے بعد رسم الخط یُدْعا ہوتا۔

جواب چہارم: در اعمال دلیلین اینجا ہیچ فائدہ نیست مصنفؒ فرماتے ہیں کہ دونوں دلیلوں پر عمل کرنے میں یہاں کوئی فائدہ نہیں۔ یعنی اوتقد کے اندر واؤ کو پہلے یا سے بدلے اور پھر یاء کو تاء سے بدلنا۔ پس ضرورت قصر مسافت کردند پس ضرورت کی وجہ سے مسافت میں کمی کر دی۔ یعنی ایک طرف تین تبدیلیوں سے مقصد حاصل ہوتا ہے اور ایک طرف دو تبدیلیوں سے مقصد حاصل ہوتا ہے۔ تو یہ دو تبدیلیوں والا راستہ قصر مسافت ہے۔ کہ واؤ را ابتداءً بتا بدل کردند کہ واو کو ابتدا ہی سے تا کے اندر بدل دیا۔

و در یُدْعٰی فائدہ آن در خط ظاہر میشود اور یُدعیٰ کے اندر فائدہ کتابت کے اندر ظاہر ہوتا ہے۔ زیرا کہ این الف اس لئے کہ یہ جو الف ہے یُدْعیٰ کے اندر ازان جہت اس جہت سے کہ بدل از یاء ست کہ یہ یاء سے بدل ہے بصورت یاء نبشتَن آید یاء کی صورت میں لکھا جائے گا۔ نوشتن اور نبشتن دونوں کا معنیٰ ہے لکھنا۔

جواب پنجم: اگر در اِوْتَقَدَ واؤ را بیا بدل کنند توالی کسرات لازم آید اگر اوتقد کے اندر واؤ کو یاء سے بدلتے تو مسلسل کسرے لازم آتے۔ یعنی اگر اوتقد کی جگہ ایتقد ہوتا۔ تو ایک تو ہمزہ کا کسرہ ہے، دوسرا یاء خود دو کسروں کے قائم مقام ہے۔ تو تین کسرے پے در پے آتے۔ اور یہ جائز نہیں کیونکہ پے در پے تین کسروں کا آنا ثقیل ہے۔ و این روا نیست اور یہ جائز نہیں ہے۔ پس واؤ را ابتداءً بتا بدل کردند پس واؤ کو ابتداءً تاء سے بدل دیا۔

سوال: در مِیْزَانٌ و مِیْقَاتٌ نیز توالی کسرات لازم می آید جیسا کہ میزانٌ اصل میں مِوْزانٌ تھا اور میقاتٌ اصل میں مِوْقاتٌ تھا۔ یہاں پر بھی تین کسرے پے در پے آتے ہیں، یعنی ایک میم کا کسرہ اور یا دو کسروں کے قائم مقام۔ پس بایستی کہ واؤ را بیا بدل نمیکردند پس چاہیئے کہ واؤ کو یاء کے ساتھ نہ بدلتے۔

جواب: اگر واؤ را بیا بدل نمیکردند اگر واؤ کو یا کے ساتھ نہ بدلتے خروج کسرہ بسوئے ضمہ لازم آمدے تو کسرہ کا خروج ضمہ کی جانب لازم آتا۔ یعنی مِوْزانٌ میں کسرہ کے فورًا بعد ضمة آتا۔کیونکہ واؤ دو ضموّں کے قائم مقام ہے۔ اور کسرہ کے بعد فورًا ضمہ کا آنا انتہائی ثقیل ہے۔ پس واؤ کو یا سے بدلا تو مِیْزانٌ ہوا۔ زیرا کہ واؤ از پس کسرۂ بمنزلہ ضمہ است اس لئے کیونکہ واؤ کسرہ کے بعد ضمة کے درجہ میں ہے۔ و توالی کسرات آہون ست از خروج کسرہ بسوئے ضمہ اور توالی کسرات آسان ہے خروج کسرہ بسوئے ضمہ سے۔ پس توالی کسرات اختیار اُفتاد پس توالی کسرات کو اختیار کیا۔ کیونکہ اس میں ثقل بنسبت کسرہ کا ضمہ کی طرف خروج سے کم تھا۔ وَ لِاَنَّ اور اس لئے کہ مَنِ ابْتُلِیَ جس شخص کو مُبتلا کیا گیا بِبَلِیَّـتَیْنِ دو آزمائشوں میں فَلْیَخْتَرْ پس اُسے چاہیے کہ اختیار کر دے اَھْوَنَھُمَا اُن دو میں سے جو زیادہ آسان ہے۔

بخلاف اِوْتَقَدَ بخلاف اِوْتقد کے کہ اگر واؤ را دروے سلامت دارند کہ اگر اس کے اندر واؤ کو سلامت رکھتے خروج کسرۂ بسوئے ضمہ لازم آید تو کسرہ کا خروج ضمة کی جانب لازم آتا۔ و اگر واؤ را بیا بدل کنند اور اگر واؤ کو یاء کے ساتھ بدلتے توالی کسرات لازم آید تو کسروں کا پے در پے آنا لازم آتا۔ و ہر دو ممنوع است اور

دونوں ہی جائز نہیں و اگر واؤ را بتا بدل کنند اور اگر واؤ کو تا کے ساتھ بدلیں ہیچ مخظور لازم نیاید تو کوئی بھی ممنوع لازم نہیں آتا۔ پس قَلب واؤ بتا اختیار اُفتاد پس واؤ کا بدلنا تاء کے ساتھ اختیار کیا گیا۔

جواب ششم: اگر در اِوْتَقَدَ اول واؤ را بیا بدل کنند اگر اِوْتقد کے اندر پہلے واؤ کو یا کے ساتھ بدلتے بعدہ یاء را بتا بدل نمایند اُسکے بعد یاء کو تاء سے بدلتے روا نبا شد تو جائز نہ ہوتا زیرا کہ یاء عارض خواہد بُود نہ لازم اس لئے کہ یاء عارض ہوتی نہ کہ لازم و یائے عارضی بتا بدل کردن روا نیست اور یائے عارضی کو تاء کے ساتھ بدلنا جائز نہیں ہے۔ پس ابتداءً واؤ را بتا بدل کردند پس شروع ہی سے واؤ کو تاء سے بدل دیا۔ و لہٰذا در اِیتکل و ایتمر یا را بتا بدل نکردند اور اسی لئے اِیْتکل اور ایتمر کے اندر یا کو تاء سے نہیں بدلا۔ اِیتکل اصل میں اِءْتکل(اِئْتکل) تھا۔ اور ایتمر اصل میں اِءْتمر(اِئْتمر) تھا۔ تو دو ہمزے اکھٹے ہوئے اور ہمزہ ثانی ساکن تھا، تو اسکو دوسرے ہمزے کے حرکت کے موافق حرف علت سے بدلا۔تو ایتمر اور ایتکل ہوا۔ پس یہ "یاء" عارضی ہے۔ زیرا چہ یا لازم نیست اس لئے کہ یہ "یاء" لازم نہیں ہے۔ بلکہ بدل ست از ہمزہ بلکہ بدل ہے یہ ہمزہ سے۔

آگے مصنفؒ ایک سوال کا جواب دیتے ہیں۔ اَخَذَ میں مادّہ الف، خا اور ذال ہے۔ اسی سے باب افتعال اتّخذ آتا ہے۔ اتّخذ اصل میں اِءْتَخَذَ بروزن افتعال ہے۔ پھر اس ہمزہ ساکن کو یا سے بدلا تو اِیْتَخَذَ ہوا۔ پھر اس یائے عارضی کو تا سے بدلا تو اِتَّخذ ہوا۔ تو سوال یہ ہے کہ اِتّخذ میں یائے عارض کو تاء سے کیوں بدلا گیا۔ حالانکہ یائے عارضہ کو تاء سے تبدیل نہیں کرتے۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ یہ شاذ ہے۔

وادغام در اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اور اتخذ یتخذ کے اندر ادغام کہ دراصل ایتخذ یَیْتَخِذُ بُود ---- باوجود آنکہ یا لازم نیست باوجود اسکے کہ یاء لازم نہیں ہے۔ بلکہ بدل ست از ہمزہ بلکہ ہمزہ سے بدل ہے۔ شاذست شاذ ہے۔

بعض علماء کے نزدیک اتخذ کا مادّہ اخذ نہیں بلکہ تَخَذَ ہے۔ اور اَخَذَ اور تَخَذ دونوں کا معنیٰ پکڑنے کے ہیں۔ اگر یہ قول پکڑے کہ اتّخذ کا مادّہ تَخَذَ ہے تو پھر کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ تَخَذَ سے افتعل وزن پر اِتْـتَـخَذَ بنتا اور تا کا تاء میں ادغام کرتا تو اتّخذ بنتا۔

جواب ہفتم: اگر واؤ را یا کنند اگر واؤ کو یا کرتے فعلِ واحد گاہے یائی گردد و گاہے واوی تو ایک ہی فعل کبھی یائی ہوجات اور کبھی واوی یعنی فعل معروف یائی گردد چون اِیْتقد یعنی فعل معروف یائی ہوتا جیسا کہ ایْتقد و فعل مجہول واوی چون اُوْتُقد اور فعل مجہول اُوْتُقِدَ ہو جاتا۔ پس ابتداء واؤ را بتا بدل کردند پس ابتداءً واؤ کو تا سے بدل دیا تا کہ یہ خرابی لازم نہ آئے۔

درس 121۔ فصل سوم در بیان قوانین اعلال اجوف

[1] یکے آنکہ ایک قانون یہ کہ ہر واؤ و یاء کہ متحرک باشد ہر وہ واؤ اور یاء کی متحرک ہو بحرکت لازم حرکت لازم کے ساتھ، و ما قبل او مفتوح باشد بفتحہ لازم اور اُس واؤ اور یاء کا ماقبل مفتوح ہو فتحہ لازم کے ساتھ واجب و مطردست واجب اور عام ہے، یعنی فعل کا بھی یہی حکم ہے اور اسم کا بھی یہی حکم ہے۔ کہ آن

واؤ و یاء را بالف بدل کنند کہ اُس واؤ اور یا کو الف کے ساتھ بدلتے ہیں اگر موانع نبا شد اگر موانع نہ ہوں چون قالَ و باع و خاف و ماب و طال و بابٌ و نابٌ کہ دراصل قَوَل و بَیَعَ و خَوِفَ و هَیِبَ و طَوُلَ و بَوَبٌ و نَیَبٌ بود---- و موانع پنج ست اور وہ موانع پانچ ہیں۔ یکے التباس مثنیٰ بواحد ایک تو یہ کہ تثنیہ کا التباس واحد کے ساتھ ہو۔ یعنی اگر تثنیہ کا التباس واحد کے ساتھ آتا ہو تو پھر وہاں اعلال نہیں کریں گے۔ التباس کا مطلب یہ ہے کہ پھر تثنیہ اور مفرد میں کوئی فرق نہیں کر سکتا۔

چنانچہ در دَعَوَا و رَمَیَا واؤ و یاء سلامت ماند چنانچہ دَعَوَا اور رَمَیَا کے اندر واؤ اور یاء سلامت رہے زیرا کہ اگر تعلیل کنند اس لئے کہ اکر تعلیل کرے التباس مثنیٰ بفعل واحد شود تو تثنیہ کا التباس فعل واحد کے ساتھ ہو جائے گا۔ دَعَوَا کا مفرد دَعَا ہے۔ اگر دَعَوَا تثنیہ میں اعلال ہو جائے تو صورت یہ ہو جائے گا "دَعَاا" تو دو الف اکھٹے آ گئے۔ تو ایک الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے گا، تو یہ بھی دَعَا ہو جائے گا۔ تو مفرد بھی دَعَا اور تثنیہ بھی دَعَا۔ تو تثنیہ کا التباس مفرد کے ساتھ لازم آئے گا۔ اسی طرح رَمیٰ مفرد ہے اور رَمَیَا تثنیہ ہے۔ لیکن اس یا کو بھی الف سے نہیں بدلیں گے۔ کیونکہ پھر اسی صورت میں اس کا التباس مفرد کے ساتھ آئے گا۔

سوال۔ در یَرْضَیَانِ و یَخْشَیَانِ التباس بفعل واحد نمی آید یہاں پر فعل واحد کے ساتھ التباس نہیں آتا۔ رَضِیَ یرضیٰ۔۔ یرضیٰ مفرد یرضیانِ تثنیہ۔ خَشِیَ یَخْشیٰ۔۔ یَخْشیٰ مفرد ہے اور یخشَیَانِ تثنیہ ہے۔ زیرا چہ بعد تعلیل یَرْضَانِ و یَخْشَانِ می ماند اس لئے کہ تعلیل کے بعد یرضان اور یخشان باقی رہ جائیں گے۔ دونوں صیغوں میں جب یا متحرک ما قبل فتحہ ہے، اسکو الف سے بدلے تو التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک الف گر جائے گا تو یرضان اور یخشان رہ جائے گا۔ چرا تحلیل نہ کردند پھر ان میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی۔

جواب۔ در حالت نصب التباس مُثنّی بفعل واحد می آید حالت نصبی میں تثنیہ کا التباس فعل واحد کے ساتھ آتا ہے۔ زیرا چہ نون تثنیہ در حالت نصب بیُفتد اس لئے کہ نون تثنیہ حالت نصب میں گر جاتا ہے۔ لَنْ یَّرْضَا و لَنْ یَّخشا بمانَنْد تو لن یرضا اور لن یخشا باقی رہ جائیں گے۔

سوال: در اِرْضَیَا وَ اِخْشَیَا التباس بفعل واحد نمی آید زیرا چہ بعد تعلیل اِرْضَا وَ اِخْشَا می مانَد چرا تعلیل نکردد۔ امر میں اِرْضَ اِرْضَیَا اور اِخْشَ اِخْشَیَا۔ پس تثنیہ میں اعلال کے بعد اِرْضَا اور اِخْشَا آئے گا۔ تو مفرد اور تثنیہ میں التباس نہیں آتا۔پس ان صیغوں تعلیل کیوں نہیں کی؟

جواب: ایشان محمول اند بر تَرضَیَانِ و تَخشیان یہ دونوں محمول ہے ترضَیان اور تَخْشَیان پر۔ زیرا چہ امر ماخوذ ست از فعل مضارع اس لئے کہ امر فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے۔ یعنی اِرْضَیَا یہ بنا ہے تَرْضَیان سے اور اخشیا یہ بنا ہے تَخشیان سے۔ اور ترضیانِ اور تخشیان میں اعلال نہیں کرتے کیونکہ پھر حالت نصبی میں مفرد کے ساتھ التباس آتا ہے۔

سوال: در عَصَوانِ وَ رَحَیَانِ التباس بواحد نہ می آمد عَصوان اور رحیانِ میں واحد کے ساتھ التباس نہیں آتا۔ عصوان یہ عصیٰ کی تثنیہ ہے، اور رَحیان یہ رحیٰ کی تثنیہ ہے۔ زیرا چہ بعد تعلیل عَصَانِ و رَحَانِ می ماند چرا تعلیل نکردند ۔ اس لئے کہ تعلیل کے بعد عصان اور رحان باقی رہتے۔ پس تعلیل کیوں نہیں کی؟

جواب: درحالت اضافت التباس اسم مثنی باسم واحد می آید اضافت کی حالت میں تثنیہ کا التباس مفرد کے ساتھ آئے گا۔ زیرا چہ نون تثنیہ درحالت اضافت بیفتد اس لئے کہ نون تثنیہ اضافت کی حالت میں گر جاتا ہے۔ چون عَصاک و رَحاکَ جیسا کہ عصاکَ اور رحاک۔ عصیٰ مفرد ہے اور اعلال کے بعد عصانِ تثنیہ بن جاتا۔ جب عصیٰ اضافت کی جائے کاف ضمیر کی طرف تو عصاکَ بن جاتا ہے۔ اور جب عصانِ کی اضافت کرتے ہے کاف ضمیر کی طرف تو نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر جاتا اور عصاکَ بن جاتا۔ تو مفرد اور تثنیہ دونوں اضافت میں ایک جیسے بن جاتے۔ اسی وجہ سے عصوان اور رحیان میں اعلال نہیں ہوا۔

سوال۔ درقال و باع نیز التباس واوی بیائے و التباس یائی بواوی می آید قال اور باع میں واوی کا التباس یائی کے ساتھ اور یائی کا التباس واوی کے ساتھ آتا ہے۔ قال یقولُ قولا اجوف واوی ہے۔ اسی طرح ایک یائی بھی آتا ہے، قالَ یقیلُ قیلولۃً قول کا معنیٰ ہے کہنا اور قیلولۃ کا معنیٰ ہے دوپہر کو آرام کرنا۔ قال یقیلُ میں قال اصل میں قَیَلَ تھا۔اور قال یقول میں قال اصل میں قَوَلَ تھا۔ اور دونوں گردانوں کی ماضی معروف قال ہے۔ تو اعلال سے التباس آیا۔ اور جب اعلال سے التباس آتا ہے تو وہاں اعلال نہیں کرنا چاہیے۔ حالانکہ یہاں پر اعلال ہوا ہے۔

اسی طرح باعَ یبیعُ بیعًا کے معنیٰ ہے بیچنے کے، اور باب ضرب اجوف یائی ہے۔ اسی سے ایک واوی بھی آتا ہے۔ باعَ یَبُوعُ بوعٌ بمعنیٰ لمبے لمبے قدم اٹھانا۔تو یہاں بھی دونوں کی ماضی باعَ آتی ہے۔ تو اعلال سے التباس آیا۔ یہاں بھی اعلال نہیں کرنا چاہیے تھا۔

زیرا چہ قال مشتق از قَیْلُوْلَہْ و باعَ مشتق از بُوْعٌ نیز آمدہ است اس لئے کہ قال مشتق ہے قیلولۃ سے اور باع مشتق ہے بوعٌ سے۔ و معنی قَیْلُوْلَہْ میانِ روز خُفْتَن اور قیلولۃ کا معنیٰ دن کے بیچ سونا و معنی بُوْعٌ گام کشادہ زدن ست اور بوعٌ کا معنیٰ ہے لمبے قدم اٹھانا۔ پس باید کہ ہیچ یکے را تعلیل نمیکردند پس چاہیے کہ ان میں سے کسی ایک میں بھی تعلیل نہ کرے تا التباس یکے بدیگرے نیا مدے تا کہ ایک کا التباس دوسرے کے ساتھ نہ آتا۔

جواب اوّل : این مقدار متحمل ست پس سوال وارد نمیشود یہ مقدار قابل برداشت ہے۔ پس اس پر کوئی سوال وارد نہیں ہوتا۔ یہاں دونوں قال بن گئے۔ لیکن ساتھ کوئی قرینہ ہوگا جو یہ بتلائے کہ قال کا کیا مطلب ہے۔ نیز قال یقول قولا یہ کثیر الاستعمال ہے اور قال یقیل قیلولۃ یہ قلیل الاستعمال ہے۔ اسی طرح باع یبیع کثیرالاستعمال ہے اور باع یبوع قلیل الاستعمال ہے۔

جواب دُوم: درقال و باع التباس مثنی بواحد نمی آید قال اور باع میں تثنیہ کا التباس واحد کے ساتھ نہیں آتا و مانع تعلیل التباس مثنی بواحد ست اور تعلیل سے مانع وہ تثنیہ کا التباس ہے واحد کے ساتھ چنانچہ ذکر کردہ شدہ است چنانچہ ذکر کیا گیا ہے۔ و التباس واوی بیاے زائل می شود اور واوی کا التباس یائی کے ساتھ زائل ہو جائے گا از مضارع ایشان انکے مضارع سے چون یَقُوْلُ و یَبِیْعُ جیسے یقول اور یبیعُ زیرا کہ معتل عین واوی از باب ضرب و معتل عین یائی از نصر نیا مدہ است اس لئے کہ مُعتل عین واوی جو ہے وہ باب ضرب سے اور معتل عین یائی باب نصر سے نہیں آئے ہیں۔ جیسا کہ قال یقولُ معتل العین واوی ہے۔ اور یہ باب ضرب سے نہیں آتا بلکہ باب نصر سے آتا ہے۔ اور قال یقیلُ معتل العین یائی ہے۔ اور یہ باب نصر سے نہیں آتا بلکہ باب ضرب سے آتا ہے۔ اسی طرح باع یبیعُ باب ضرب سے معتل العین یائی ہے اور باع یبوع باب نصر سے معتل العین واوی ہے۔ تو گردنا سے بھی پتہ چلے گا کہ کون سا صیغہ مراد ہے۔

جواب سوم: این التباس نیست بلکه اشتراک ست یہ التباس نہیں بلکہ اشتراک ہے۔ اشتراک: ایک وقت میں ایک ہے لفظ کو کئی معانی کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسا کہ ایک ہی قال کو کہنے اور قیلولہ دونوں کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اسی طرح باع لمبے قدم اٹھانے اور بیچنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ پھر کلام کے اندر کوئی قرینہ آتا ہے جس سے معنیٰ کا پتہ چلتا ہے۔ والْاشْتِرَاکُ جائزٌ والْالْتِباسُ مَمْنُوعٌ اور اشتراک جائز ہے اور التباس ممنوع ہے۔ زیرا کہ التباس آن باشد کہ از طرف معلّل باشد اس لئے کہ التباس وہ ہے جو تعلیل کرنے والے کی طرف سے ہو۔ و ان از طرف واضع ست نہ معلل اور یہ اشتراک واضع کی طرف سے ہے مُعَلِّل کی طرف سے نہیں۔

مانع دوم۔ تعلیل لام کلمہ مانع تعلیل عین کلمہ است لام کلمہ کی تعلیل یہ مانع ہے عین کلمہ کی تعلیل سے۔ یعنی اگر لام کلمہ میں اعلال ہو چکا تو اب عین کلمہ میں اعلال نہیں کریں گے۔ تا توالی اعلالین دَران کلمہ لازم نیاید تا کہ دو اعلال پے در پے اُس کلمہ میں نہ آئے چون طَوٰی و قَوِیَ جیسا کہ طَوٰی اور قَوِیَ۔ طَوٰی اصل میں طَوَیَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح کی وجہ سے یا کو الف سے بدلا تو طَوٰی ہوا۔ تو لام کلمہ میں اعلال ہوا۔ اب عین کلمہ یعنی واو متحرک ہے اور ما قبل میں فتحہ ہے تو یہ بھی الف سے بدلنا چاہیے لیکن یہ اعلال نہیں کریں گے۔ اسی طرح قوی اصل میں قَوِوَ تھا۔ وہی رَضِیَ(اصل میں رَضِوَ تھا) والا قانون لگا۔ واو طرف میں تھا اور ما قبل کسرہ تھا، تو واو کو یا سے بدلا تو قَوِیَ ہوا۔ اب واؤ متحرک ہے اور ماقبل فتحہ لیکن عین کلمہ میں یہ اعلال نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس سے پے در پے دو اعلال ایک ہی کلمہ میں ہو جائیں گے اور یہ جائز نہیں ہے۔ کہ دراصل طَوَیَ و قَوِوَ بودہ است اصل میں طَوَیَ اور قَوِوَ تھے۔

یا در کلمہ دیگر چون جیسا کہ حَیِیَ کہ اعلال عین کلمہ حَیِیَ کے عین کلمہ کا اعلال موجبست واجب کرنے والا ہے کہ دریحیٰ دو اعلال جمع شوند کہ یَحْیٰ میں دو اعلال جمع ہو جائے۔ حَیِیَ یَحْیٰ باب سمِعَ یسمعُ سے ہے۔ یَحْیٰ اصل میں یَحْیَیُ تھا۔ یا متحرک ماقبل فتحہ کی وجہ سے یاء کو الف سے بدلا تو یَحْیٰ ہوا۔ اب مضارع کے لام کلمہ میں اعلال ہوا۔ اگر ہم ماضی یعنی حَیِیَ کے عین کلمہ میں پہلے سے اعلال کرے تو یہ اعلال مضارع میں دو اعلالوں کا سبب بنے گا۔ یعنی یہاں عین کلمہ میں اعلال اور پھر مضارع میں لام کلمہ میں اعلال۔ پس اگر ایک صیغہ کے اعلال سے دوسرے صیغہ میں دو اعلال آتے ہیں تو اسی صیغہ میں اعلال نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: حَیِیَ میں یاء متحرک ہے اور ماقبل میں فتحہ ہے۔ تو اس عین کلمہ میں اعلال نہیں کریں گے۔

و بعضے گفتہ اند اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ در حَیِیَ یا الف نگشت کہ حَیِیَ میں یاء الف نہیں ہوئی تا دلالت کند بر اصل کلمات دیگر تا کہ یہ دلالت کرے دوسرے کلمات کی اصل پر، تا کہ دوسرے کلمات کہ جن میں اعلال ہوا ہے اُس کے اصل پر دلالت ہوتی رہے۔ و بعضے گفتہ اند اور بعض علماء نے فرمایا ہے تا حکم باب لفیف مقرون مختلف نگردد لفیف مقرون کا جو باب ہے اُس کا حکم مختلف نہ ہو جائے۔ لفیف مقرون کے اندر عین اور لام دونوں حروف علّت ہوتے ہیں۔ تو وہاں لام کلمہ میں اعلال کرتے ہیں اور عین کلمہ میں اعلال نہیں کرتے تا کہ پے در پے دو اعلال جمع نہ ہو جائے۔ یعنی چون در طَوٰی و قَوِیَ الف نگشت طوٰی اور قویٰ میں عین کلمہ الف نہیں ہوا۔ از جہت اجتماع اعلالین دو اعلالوں کے جمع کرنے کی وجہ سے در حَیِیَ نیز الف نگشت تو حیی کے اندر بھی عین کلمہ الف نہ ہوا۔ تا حکم باب مختلف نگردد تا کہ باب کا حکم مختلف نہ ہو جائے۔

و در طَوَایَا و قَوِیَا الف نگشت طوایا اور قویا میں یہ جو عین کلمہ ہے الف نہیں ہوا۔ طوایا یہ تثنیہ ہے طوی کا۔ اور قویا یہ تثنیہ ہے قویَ کا۔ با آنکہ در لام کلمہ تعلیل نشدہ است باوجود اسکے کہ لام کلمہ کے اندر تعلیل نہیں ہوئی ہے۔ طوایا کے لام کلمہ میں تعلیل نہیں ہوئی۔ اور قویا میں لام کلمہ کے اندر تعلیل ہوئی ہے۔ لہٰذا یہ اعتراض طوایا کے متعلق ہے۔ ازانکہ محمول ست بر طَوىٰ و قَوِیَ اس لئے کہ یہ محمول ہے طویٰ اور قویَ پر۔ یعنی تثنیہ محمول ہے مفرد پر۔ جب مفرد میں عین کلمہ کے اندر اعلال نہیں کیا تو تثنیہ میں بھی عین کلمہ کے اندر اعلال نہیں کیا۔ یعنی طوایا کا واو الف سے نہیں بدلا اور طایا نہیں کیا۔ کیونکہ مفرد کے اندر پھر عین کلمہ میں بھی اعلال ہوتا اور لام کلمہ کے اندر بھی اعلال ہوتا۔ تو وہاں خرابی تھی۔ لیکن تثنیہ میں یہ خرابی نہیں تھی لیکن پھر بھی مفرد کے مطابق اس میں اعلال نہیں کیا گیا۔

درس 122۔ سوال: در طَوىٰ و قَوِیَ چرا عین کلمہ را تعلیل نکردند طوی اور قوی کے اندر عین کلمہ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی؟ و لام کلمہ را سلامت نداشتند اور لام کلمہ کو سلامت نہیں رکھا۔ تا توالی اعلالین لازم نیامدے۔تا کہ پے در پے دو اعلالوں کا لازم نہ آتا۔ یعنی اعلال عین کلمہ میں کرتے اور لام کلمہ میں اعلال نہ کرتے۔

جواب اوّل: تعلیل لام کلمہ سابق ست از تعلیل عین کلمہ لام کلمہ کی تعلیل مقدَّم ہے عین کلمہ کی تعلیل پر۔ زیرا کہ لام کلمہ محل تعلیل و تغییر ست اس لئے کہ لام کلمہ تعلیل اور تغییر کا محل ہے۔یعنی جگہ ہے۔ و لہٰذا اعراب در آخر کلمہ متغیر شود نہ در اوسط اور اس لئے کہ اعراب آخر کلمہ میں بدلتا ہے نہ کہ درمیان کلمہ میں۔ پس تعلیل نیز در آخر کلمہ کردہ شود۔پس تعلیل بھی آخر کلمہ میں کی جاتی ہے۔

جواب دوم: تا در مضارع ایشان ضمہ بر یا لازم نیا ید تا کہ ان کے مضارع کے اندر یاء پر ضمہ لازم نہ آئے۔ اگر لام کلمہ میں اعلال نہ کرتے تو مضارع کے اندر بھی اُسی طرح یاء رہتی اور پھر یاء پر ضمہ پڑنا پڑتا۔ اسی لئے پہلے سے اسے بدل دیا گیا۔

جواب سوم: اگر عین کلمہ را بالف بدل میکردند و لام کلمہ را سلامت میداشتند اگر عین کلمہ کو الف کے ساتھ بدلتے اور لام کلمہ کو سلامت رکھتے در آخر کلمہ حرف علت بودے تو کلمہ کے آخر میں حرف علت ہوتا و ما قبل وے الف اور اس سے ماقبل الف ہوتا و این چنین کلمہ در کلام عرب یافتہ نشدہ اور اس طرح کا کلمہ کلام عرب میں پایا نہیں گیا۔ اور جب بھی ایسا ہوتا ہے کہ کلمہ کے آخر میں حرف علت یعنی واؤ یا یاء ہو اور ما قبل الف ہو، تو پھر اس واؤ یا یاء کو ہمزہ سے بدلتے ہیں۔

جواب چہارم: اگر در عین کلمہ تعلیل میکردند و لام کلمہ را سلامت میداشتند ... طَایَ شدے طایَ ہو جاتا۔ اور قووَ سے قاوَ ہوجاتا۔ لازم آمدے التباس باب ضربَ یضرب بباب سمعَ یشمَعُ تو التباس آتا باب ضرب یضرب کا باب سمع یسمع کے ساتھ۔

مانع سوم۔ وقوع حرف ساکن بعد واؤ و یاء مانع تعلیل ست ساکن حرف کا واقع ہونا واؤ اور یاء کے بعد یہ تعلیل سے مانع ہے۔ چون جَوَادٌ و طَوِیْلٌ و عَیُوْنٌ جوادٌ میں واؤ کے بعد الف ساکن ہے، طویل میں واؤ کے بعد یاء ساکن ہے اور عَیون میں یائے متحرکہ کے بعد واؤ ساکن ہے۔ اس لئے یہاں پر اعلال نہیں ہوگا۔

و بعضے مانع اول را ذکر نکردہ اند بعض علماء نے پہلے مانع کو ذکر نہیں کیا ہے۔ از انکہ داخل درین مانع ست اسی وجہ سے کہ وہ اِسی مانع کے اندر داخل ہے۔ زیرا کہ در دَعَوَا و رَمَیَا وقوع حرف ساکن بعد واؤ و یاء ست اس لئے کہ دَعَوَا اور رَمَیَا کے اندر حرف ساکن کا واقعہ ہونا ہے واؤ اور یاء کے بعد۔ اوّل مانع کی رو سے دعوا میں واؤ کو اس لئے الف سے نہیں بدلا کہ تثنیہ کا التباس آتا ہے مفرد کے ساتھ۔ اور رمیا میں بھی یاء کو اسی لئے الف سے نہیں بدلا کہ تثنیہ کا التباس آتا ہے مفرد کے ساتھ۔ اور مانع سوم میں واؤ اور یا کے بعد ساکن حرف کی وجہ سے واؤ اور یاء کو الف سے نہیں بدلا۔ اسی لئے بعض علماء موانع کے اندر مانع اوّل کو ذکر نہیں فرماتے۔ کیونکہ وہی مانع اوّل اسی مانع سوم کے اندر داخل ہے۔ لیکن محققین ذکر کردہ اند لیکن محققین علماء نے مانع اوّل کو علیحدہ ذکر کیا ہے۔ از جہت آنکہ اس وجہ سے این مانع جائیست یہ مانع اُس جگہ پر ہے، یعنی یہ تیسرا مانع کہ حرف ساکن در یک کلمہ باشد کہ حرف ساکن ایک ہی کلمہ کے اندر ہو، یعنی اِس کلمہ کے ساتھ ضمیر وغیرہ نہ جڑا ہوا۔ مانع اول میں دعوا اور رمیا کے اندر یہ الف تثنیہ کی ضمیر ہے۔ لہٰذا یہ ایک کلمہ نہ ہوا۔ کہ دران کلمہ واؤ و یاء ست کہ اُس کلمہ کے اندر واؤ اور یاء ہے۔

و حرف ساکن در دَعَوَا و رَمَیَا کہ این الف ضمیر ست فی الحقیقۃ کلمۂ دیگر ست اور حرف ساکن دعوا اور رمیا کے اندر کہ یہ الف تثنیہ کی ضمیر ہے۔ اور فی الحقیقت دوسرا کلمہ ہے۔ اگر چہ فعل با فاعل در حکم یک کلمہ است اگر چہ فعل اپنے فاعل کے ساتھ ایک کلمہ کے حکم میں ہے۔ بہرحال ایک ہی کلمہ کے حکم میں ہے لیکن حقیقت میں یہ الگ کلمہ ہے۔ پس معلوم شد کہ عدم ابدال پس معلوم ہوا کہ جو عدم ابدال ہے۔یعنی ابدال جو نہیں کیا گیا۔ در ایشان اُن کے اندر، یعنی دعوا اور رمیا کے اندر جو ابدال نہیں کیا گیا از جہت التباس مثنی بمفرد ست وہ تثنیہ کا مفرد کے ساتھ التباس کی وجہ سے ہے۔ نہ از جہت این مانع اس مانع کی وجہ سے نہیں۔ کیونکہ یہ مانع وہاں ہوتا ہے جب ایک ہی کلمہ کے اندر واؤ یا یاء متحرک ماقبل فتحہ آ جائے اور اسکے بعد حرف ساکن ہو۔

سوال: در تَخْشَیْنَ کہ دراصل تَخْشَیِیْن بود خَشِیَ یَخْشیٰ باب سمع یسمع سے ہے۔ تخشَیِین بروزن تسمعین۔ چرا یاء را بالف بدل کردند کیوں یاء کو الف کے ساتھ بدل دیا۔ کیونکہ یاء متحرک ما قبل فتحہ ہے۔ اس لئے یاء کو الف سے بدلا۔تو تخشَائِنَ ہوا۔ الف اور یاء کے درمیان اجتماع ساکنین آیا۔ بعدہ آن الف را از جہت اجتماع ساکنین حذف کردند اسکے بعد اُس الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے خذف کر دیا گیا۔ با آنکہ باوجود اسکے بعد یائے متحرک حرف ساکن ست کہ یائے متحرک کے بعد حرف ساکن ہے۔ و ہمچنین در دَعَتْ و رَمَتْ کہ دراصل دَعَوَتْ و رَمَیَتْ بود ۔۔۔۔ چرا واؤ و یاء را بالف بدل کردند کیوں واؤ اور یاء کو الف کے ساتھ بدل دیا۔ یعنی دعات اور رمات ہوا۔ الف اور تاء کے درمیان التقائے ساکنین آیا۔ بعدہ آن الف را از جہت اجتماع ساکننین حذف کردند اسکے بعد اُس الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے خذف کر دیا۔ با آنکہ واؤ و یاء حرف ساکن ست باوجود اسکے کہ واؤ اور یا کے بعد حرف ساکن ہے۔

جواب اوّل: لحوق حرف ساکن درین الفاظ بعد ابدال ست کہ حرف ساکن کا ملنا ان الفاظ میں ابدال کے بعد ہے۔ یعنی جس وقت ابدال ہوا اُس وقت حرف ساکن نہیں تھا۔ اور جس وقت حرف ساکن آیا اُس کے بعد ابدال نہیں ہوا۔

جواب دوم: بالا ذکر کردیم اوپر ہم نے ذکر کردیا کہ این مانع جائیست کہ یہ مانع اُس جگہ پر ہے کہ حرف ساکن از کلمہ باشد کہ حرف ساکن اُسی کلمہ سے ہو کہ دران کلمہ واؤ و یاءست کہ جس کلمہ کے اندر واؤ اور یاء ہیں۔ و حرف ساکن در تخشین کہ آن یائے ضمیر ست اور حرف ساکن تخشیین کے اندر وہ یاء ضمیر کی ہے۔ واحد مؤنث مخاطبہ کی ضمیر ہے۔ بالحقیقہ کلمہ دیگر ست یہ حقیقت میں دوسرا کلمہ ہے۔ اگر چہ فعل با فاعل درحکم یک کلمہ است اگر چہ فعل فاعل کے ساتھ ایک کلمہ کے حکم میں ہے۔ و فیہ نظرٌ اور اس قول کے اندر اشکال ہے۔ یعنی اس جواب میں اشکال ہے۔ زیرا کہ حرف ساکن در دَعَوَا و رمیا نیز بالحقیقۃ کلمہ دیگر ست اس لئے کہ حرف ساکن دعوا اور رمیا کے اندر بالحقیقت دوسرا کلمہ ہے۔ پس چرا واؤ و یاء بدل نکدند پس واؤ اور یاء کو کیوں نہیں بدلا۔

جواب۔ زیرا کہ التباس تثنیہ بواحد اینجا مانع تعلیل ست اس لئے کہ تثنیہ کا التباس واحد کے ساتھ یہاں مانع تعلیل ہے۔ بخلاف تَخْشَیْنَ و دَعَتْ و رَمَتْ بخلاف تخشین، دعت اور رمت کے۔ یہاں تثنیہ کے ساتھ التباس لازم نہیں آتا۔

مانع چہارم بودن کلمہ بمعنی کلمہ دیگر ہونا ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کے معنیٰ میں کہ دروی علت اعلال موجود نیست کہ اُسکے اندر اعلال کی علّت ہی موجود نہیں مانع تعلیل ست یہ بھی مانع تعلیل ہے۔

چون عَوِرَ و صَیِدَ کہ در معنی اِعْوَرَّ و اِصْیَدَّ ست جیسا کہ عور اور صید اعورَّ اور اصیدَّ کے معنیٰ میں ہے۔ اعورَّ میں علت اعلال نہیں کیونکہ واو متحرک تو ہے لیکن ماقبل میں فتحہ نہیں۔ اور اسی کے معنیٰ میں عور آیا۔ اگر چہ عور میں واو متحرک ما قبل فتحہ ہے لیکن یہاں پر اعلال نہیں کریں گے، کیونکہ اعور میں اعلال کا سبب موجود نہیں تھا۔ اسی طرح اصیدّ میں علت اعلال موجود نہیں ہے تو صیِّد کے اندر بھی اعلال نہیں کیا گیا۔ پس عور کا عارَ نہیں کیا گیا اور صید کا صاد نہیں کیا گیا۔ اعور: جس کی ایک آنکھ ہو، عور: کانا ہونا، صَیِدَ: گردن کا ٹیڑھا ہونا، یا تکبر کرنا، یا در معنی اِعْوَارَّ و اِصْیادَّست یا یہ اعوارّ اور اصیادّ کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی باب افعلال سے اعورّ اصیدّ اور باب افعیلال سے اعوارّ اور اصیادّ۔

ازانکہ اس وجہ سے کہ ہر لغتے کہ از الوان و عیوب ست ہر وہ لغت جو الوان اور عیوب سے ہو۔ الوان: رنگ حق باب اِفْعلال و افعیلال ست وہ باب افعلال اور باب افعیلال کا حق ہے۔ پس اگر در غیر این ہر دو باب بیاید پس اگر ان دو بابوں کے علاوہ بھی آ جائے، یعنی عیب اور رنگ۔ جیسا کہ اوپر عور اور صور آئے تھے۔ گُفتہ شَود تو کہا جائے گا کہ در معنیٰ این دو باب ست کہ ان دو بابوں کے معنیٰ میں ہے۔

ہمچُنین اسی طرح اِزْدَوَجُوْا و اِجْتَوَرُوْا بمعنی تَزَاوَجُوْا و تَجَاوَرُوا ست ---- تزاوجوا اور تجاوروا میں علت اعلال موجود نہیں پس ان کے ہم معنیٰ ازدوجوا اور اجتوروا میں بھی اعلال نہیں کیا گیا اگر چہ علّت اعلال موجود ہے۔ از انکہ در ایشان معنی مشارکت ست اس وجہ سے کہ ان کے معنیٰ کے اندر مشارکت ہے۔ زیرا کہ معنی

اِزْدِواج بایک دیگر جفت شدن ست ۔کیونکہ ازدواج کا معنیٰ ایک دوسرے کے ساتھ جُفت ہونا ہے۔ ازدوجوا کا مصدر باب افتعال سے ازدواج ہے۔ مشارکت باب تفاعل کا خاصہ ہے۔ لیکن یہاں باب افتعال کے اندر آیا۔اور تزاوجوا باب تفاعل سے ہے۔ باب تفاعل کے اندر تعلیل نہیں کی گئی لہٰذا باب افتعال میں بھی تعلیل نہیں ہوا۔ چنانچہ تَزَاوَجَ باب تفاعل سے۔ و معنی اِجْتِوَارٌ بایک دیگر ہمسائیگی کردن آمدہ است اور اجتوار کا معنیٰ ایک دوسرے کے ساتھ ہمسائیگی کرنا آیا ہے۔ چنانکہ معنی تجاور جیسا تجاورَ کا معنیٰ۔ یہ باب تفاعل سے ہے۔ و باب افتعال موضوع برائے مشارکت نیست اور باب افتعال تو مشارکت کے لئے وضع نہیں کیا گیا ہے۔ پس در معنی باب تفاعُلْ باشد پس یہ تفاعل باب کے معنیٰ میں ہوا۔ کہ موضوع برائے مشارکت ست جو مشارکت کے لئے موضوع ہے۔

سوال : زَارَ بمعنی اِزْوَرَّ و اِزْوارَّ آمدہ است زارَ جو کہ ازورَّ اور اِزْوارَّ کے معنیٰ میں آیا ہے۔ پس بایستی کہ واؤ دروے سالم ماندے پس چاہیے کہ واؤ اس کے اندر سلامت رہے۔ چنانکہ در اِزْوَرَّ و اِزْوارَّ سلامت ست جیسا کہ ازورَّ اور ازوارَّ کے اندر واؤ سلامت ہے۔

جواب۔ حمل نظیر بر نظیر دلیل ضعیف ست ایک مثل کو دوسرے مثل پر محمول کرنا ضغیف دلیل ہے۔ پس قیاس برو نَشاید پس قیاس اُس پر نہیں چاہیے۔ یہ سماع پر موقوف ہے۔

درس 123۔ مانع پنجُم۔ دلالت کلمہ بر معنیٰ اضطراب و حرکت کلمہ کی دلالت ایسے معنیٰ پر کہ جس میں اضطراب اور حرکت ہے۔ مانع تعلیل ست یہ مانع تعلیل ہے تا حرکت لفظی دلالت کُند بر حرکت معنوی تا کہ لفظی حرکت دلالت کرے معنوی حرکت پر و این در کلمہ ایست اور یہ اُس کلمہ میں ہے کہ بروزن فَعَلَانٌ و فَعَلیٰ باشد بفتح عین جو کہ فَعَلانٌ اور فَعَلیٰ وزن پر ہو، عین کے فتحہ کے ساتھ۔ چون جَوَلَانٌ و دَوَرَانٌ و حَيَوَانٌ و سَيَلانٌ و صَوَرىٰ حَيَدَى - - جولان: گھومنا، اس میں حرکت ہے۔ دوران: چکر لگانا، اس میں بھی حرکت ہے۔ حیوان: جس میں زندگی ہو،اور زندگی ہو تو حرکت بھی ہوگی، سیلان: بہنا اور بہنے کی اندر بھی حرکت ہوتی ہے۔ صوریٰ یہ غالبا ہرن یا بارہ سنگے کی کوئی قسم ہے، اور اس میں بھی حرکت ہے، حیدیٰ: بہت بدکنے والا گدھا، جو اپنے سایہ سے بھی ڈرتا ہے۔ اس میں بھی بہت زیادہ حرکت ہے۔ تو ان سب کے اندر واو اور یاء متحرک ما قبل فتحہ ہے لیکن اس کو الف سے نہیں بدلا تا کہ لفظ کی حرکت معنیٰ کی حرکت پر دلالت کرے۔

و تصحیح مَوَتانٌ باوجود علت اعلال اور موتان کو صحیح رکھنا باوجود علت اعلال کے، موتان: بے جان چیزیں، یعنی اس میں حرکت نہیں ہوتی لیکن پھر بھی واؤ کو الف سے نہیں بدلا۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ یہ حیوان کی ضد ہے۔ جب ضد کے اندر واو کو برقرار رکھا تو اس کے اندر بھی واؤ کو برقرار رکھا۔ ازانکہ اس وجہ سے کہ محمول ست بر حَيَوَانٌ کہ یہ محمول ہے حیوان پر۔ کہ نقیض اوست کہ جو اسکی نقیض ہے۔

و این تعلیل در ناقص ہم آمدہ است ناقص کے اندر بھی یہ تعلیل آیا ہے کہ جب واؤ یا یاء متحرک ہو اور ماقبل اسکا فتحہ ہو تو اسکو الف سے بدلتے ہیں۔ چنانکہ در دَعَا و رَمیٰ و عَصًا و هُدًى کہ دراصل دَعَوَ و رَمَیَ و عصوٌ و هُدَیٌ ---- عَصَوٌ یعنی عَصَوُنْ واو متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلا تو عَصانْ ہوا۔ اجتماع ساکنین علی

غیر حدہ ہے تو الف کو گرایا تو عَصًا ہے۔ یہ اسم مقصور ہے۔اسم مقصور وہ اسم ہوتا ہے کہ جس کے آخر میں الف مقصورہ آئے۔ اسی طرح هُدَیٌ یعنی هُدَیُنْ پھر هُدانْ ہوا اور پھر هُدًی ہوا۔ اسی طرح جب عصوٌ پر الف لام داخل ہو جائے تو العَصَوُ رہ جاتا ہے۔ اور پھر العصا ہو جاتا ہے۔ اور هُدیٌ پر جب الف لام داخل ہو جائے تو الهُدَیُ رہ جاتا ہے اور پھر الهُدیٰ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح فتًی، معنًی اسم مقصور ہیں۔اور الف لام کی صورت میں الفتیٰ اور المعنیٰ پڑھیں گے۔

و در حَوَبَةٌ و جَیَلٌ واؤ و یاء را بالف بدل نکردند حوبة اور جیل میں واؤ اور یاء کو الف سے نہیں بدلا از انکہ حرکت واؤ و یاء عارض ست لازم نیست اس لئے کہ واو اور یاء کی حرکت عارضی ہے لازم نہیں ہے۔ زیرا کہ دراصل حَوْأَبَةٌ و جَیْأَلٌ بودہ است اس لئے کہ اصل کے اندر یہ حوْأبةٌ اور جیألٌ تھے۔ جب ہمزہ متحرک ہو اور ماقبل ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا اور ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے، جیسا کہ یَسْأَل کو یَسَلُ پڑھنا جائز ہے۔ تو حَوْأَبَةٌ میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا تو حَوَبَةٌ ہوا۔ اور اسی طرح جَیَلٌ بھی ہوا۔ حرکت ہمزہ نقل کردہ بما قبل دادند و ہمزہ را حذف کردند ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے دی اور ہمزہ کو حذف کیا۔ حَوَبَةٌ و جَیَلٌ شُد تو حوبة اور جیل ہو گئے۔

و ہمچنین اور اسی طرح در اِخْشَیَنَّ یاء را بالف بدل نکردند اخشینّ کے اندر یاء کو الف سے نہیں بدلا از انکہ حرکت یا عارض ست اس وجہ سے کہ یاء کی حرکت عارضی ہے۔ بسبب اجتماع ساکنین پیدا شدہ است اجتماع ساکنین کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اخشینَّ یہ امر کا صیغہ ہے اور آخر میں نون ثقیلہ ملایا گیا ہے۔ نون ثقیلہ ٹون مشدد کا نام ہے اور یہ اپنے سے ماقبل حرکت چاہتا ہے۔حرف مشدد میں پہلا حرف ساکن ہوتا ہے اور دوسرا متحرک۔ تو یہاں نون مشدد میں پہلا نون ساکن تھا۔ اور نون مشدد سے پہلے یاء بھی ساکن تھی۔تو اجتماع ساکنین آ رہا تھا اس لئے یاء کو حرکت دی گئی تو اِخْشَیَنَّ ہوا۔ اور یاء اس لئے ساکن تھی کیونکہ اخشیَنّ امر کا صیغہ ہے اور امر کے صیغے میں آخری حرف پر جزم ہوتا ہے۔

و ہمچنین در دَعَوُا اللهَ و لا تَنْسَوُا الفَضْلَ عارض ست اور دعوُا اور تنسوُا میں واؤ متحرک ماقبل فتحہ ہے لیکن اس کو الف سے نہیں بدلیں گے کیونکہ واؤ کی یہ حرکت عارضی ہے اور یہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے آئی ہے۔ اصل میں دَعَوْا اللهَ تھا۔ پھر لفظ اللہ کا ہمزہ درج عبارت میں گر گیا، تو واؤ بھی ساکن اور لفظ اللہ کا لام بھی ساکن، تو واو کو ضمہ کی حرکت دے دی گئی کیونکہ یہ حرکت اس کے مطابق ہے۔ اور اسی طرح تنسوا الفضل میں بھی ہوا۔ کہ بعارض اجتماع ساکنین آمدہ است کہ اجتماع ساکنین کی عارض کی وجہ سے آئی ہے۔

و ہمچنین در وَوَرَثَةٌ وَوَقَامُهُ اللهُ واؤ را بالف بدل نکردند دونوں صیغوں میں واؤ ثانی متحرک ہے اور ماقبل مفتوح ہے، اسکو الف سے بدلنا چاہیے لیکن یہاں پر الف سے نہیں بدلا گیا۔ زیرا کہ حرکت ما قبل واؤ عارض ست اس لئے کہ واؤ ثانی کی ماقبل کی حرکت یہاں عارضی ہے۔ کیونکہ ماقبل کی حرکت لازمی ہونا چاہیے۔ ازانکہ بعارض عطف آمدہ است اس وجہ سے کہ یہ عطف کی عارض کی وجہ سے آئی ہے۔ یعنی ورثة اور وقامہ سے ماقبل واؤ عاطفہ آیا۔اگر عطف نہ ہوتا تو یہ واؤ بھی نہ آتی اور یہ حرکت بھی نہ آتی۔ یا آنکہ فتحہ ما قبل در

کلمہ دیگر ست یا اس وجہ سے کہ ماقبل کا فتحہ دوسرے کلمہ میں ہے۔ کیونکہ شرط یہ تھی کہ اُسی کلمہ کے اندر فتحہ ہونا چاہیے۔ اور یہاں پر ورثۃ اور وقاھم علیحدہ کلمے ہیں اور ماقبل کا واؤ عاطفہ علیحدہ کلمہ ہے۔

و ہمچنین فتحہ تَوَفّیٰ یَتَوَفّیٰ و تصحیح قَـوَدٌ و غَیَبٌ و خَوَنَۃٌ باوجود علت اعلال شاذست یہ مثالیں شاذ ہیں۔حالانکہ اعلال کی علت موجود ہے۔ مصنفؒ نے توفی اور یتوفی کے لئے فتحہ کا لفظ استعمال کیا جبکہ قود، غیب اور خونۃ کے لئے تصحیح کا لفظ استعمال کیا، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے توفی یتوفی میں اعلال ہوا ہے آخری حرف میں۔ یعنی یاء الف سے بدلی ہے۔ اور قود ، غیب اور خونۃ میں اعلال نہیں ہوا ہے اس لئے ان کے لئے تصحیح کا لفظ استعمال کیا گیا۔

چنانکہ اعلال یاجَلُ و یاَسُ اور یاجل اور یاَس کا اعلال کہ در اصل یَوْجَلُ و یَیْأَسُ بودہ است اصل میں یَوْجَلُ اور یَیْأَسُ تھے۔ بغیر وجود علت بغیر علت اعلال کے پائے جانے کے شاذ ست شاذ ہے۔واو اور یا یہاں ساکن ہے لیکن پھر بھی الف سے بدلا۔ تو یہ خلاف القیاس ہوا ہے۔ لیکن تصحیح قودٌ و غیبٌ و خونۃٌ واجب ست لیکن قودٌ، غیبٌ اور خونۃ کی تصحیح واجب ہے۔ و اعلال یاجَلُ و یَـاَسُ جائز ست آپ چاہے تو یاجلُ پڑھے یا یَوْجَلُ پڑھے۔ اسی طرح یَاَسُ اور یَیْأَسُ دونوں طرح پڑھنا بھی جائز ہے۔

سوال۔ واؤ در قَوَلَ و یا در بَیَعَ متحرک ست قول میں واؤ اور بیع کے اندر یاء متحرک ہے و الف ہمیشہ ساکن ست اور الف ہمیشہ ساکن ہے۔ و بدل از جنس مبدل منہ می باید اور بدل کو مبدل منہ کے جنس میں سے ہونا چاہیے۔ یعنی واو متحرک ماقبل فتحہ کو الف سے بدلتے ہیں۔ تو وہ واؤ جسکو بدلا گیا اسکو مبدل منہ کہتے ہے۔ اور جو الف آیا وہ ہے بدل۔ اگر مبدل منہ متحرک تھا تو بدل کو بھی متحرک آنا چاہیے۔ اور اگر مبدل منہ ساکن تھا تو بدل کو بھی ساکن آنا چاہیے۔ پس حرف متحرک را چگونہ بالف ساکن بدل کنند پس حرف متحرک کو کس طرح الف ساکن کیساتھ بدلتے ہے۔

جواب۔ محققین گفتہ اند محققینؒ نے کہا ہے کہ چون خواہند کہ واؤ و یاء را بالف بدل کنند کہ جب واؤ و یاء کو الف سے بدلتے ہیں اوّلا ساکن کنند بعدہ بدل میکنند پہلے اس واؤ اور یاء کو ساکن کرتے ہیں اور پھر اسکو الف سے بدلتے ہیں۔ پس ساکن کو ساکن ہی سے بدلا۔

سوال۔ لَیْسَ کہ دراصل لَیِسَ بودہ است بروزن فَعِلَ یا متحرک ما قبل او مفتوح یاء متحرک اور ماقبل مفتوح ہے۔ و از جمیع موانع خالیست اور تمام موانع سے خالی ہے۔ چرا یا را ساکن کردند و بالف بدل نکردند

جواب۔ تا دلالت کند بر عدم تصرف او تا کہ یہ دلالت کرے عدم تصرف پر۔ یعنی گردان کے نہ ہونے پر۔ اس کے گردان میں ماضی کے صیغے تو آتے ہیں لیکن مضارع وغیرہ کے صیغے نہیں آتے۔ و غلبہ مشابہت او بحرف اور اُس کا حرف کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت ہے۔ یعنی اِس پر حرف کے ساتھ مشابہت غالب ہے۔

افعال ناقصہ اپنے معنیٰ پر خود دلالت نہیں کرتا حرف کی طرح۔

فعل سے تین چیزیں سمجھ میں آجاتی ہے۔ ایک تو معنیٰ مصدری پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ ضربَ ایک تو یہ معلوم ہوا کہ ضربٌ واقع ہوا ہے۔ ضربٌ معنی مصدری ہے۔ یعنی پٹھائی کرنا،دوسری چیز جو ضربَ سے سمجھ آیا

وہ زمانہ ماضی ہے۔ یعنی فعل سے جو دوسرا چیز سمجھ میں آتا ہے وہ زمانہ ہے۔ اور تیسری چیز جو فعل میں ہوتی ہے وہ نسبت الی الفاعل ہے۔ یعنی فاعل کے بغیر وہ فعل پورا نہیں ہوتا۔ یعنی وہ ضرب فاعل کے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ ور حق عدم دلالت بر حَدَثْ حَدَثْ پر دلالت نہ کرنے کے حق میں، حدث سے معنی مصدری مراد ہے۔ جس طرح ضربَ نے ضربٌ پر دلالت کی۔ تو لیسَ معنۓ مصدری پر دلالت نہیں کرتا۔ اور حرف بھی معنۓ مصدری پر دلالت نہیں کرتا۔ و زمانِ اور جس طرح حرف کسی زمانے پر دلالت نہیں کرتا اسی طرح لیس بھی کسی زمانے پر دلالت نہیں کرتا۔ و عدم دلالت بر معنی بنفس اور جس طرح حرف اپنے معنیٰ پر خود دلالت نہیں کرتا اسی طرح لیس بھی اپنے معنیٰ پر خود دلالت نہیں کرتا۔ تو لیسَ کی مشابہت حرف کے ساتھ تین چیزوں میں ہے۔

بدانکہ جان لے تو کہ ہر الفیکہ در ناقص بدل از واؤ ست ہر وہ الف جو کہ ناقص میں واؤ سے بدل ہو۔ چون دَعَا جیسا کہ دَعَا آنرا بصورت نفس او بنویسند اُس کو اپنے ہی صورت میں لکھتے ہے۔ یعنی الف کو الف ہی کی صورت میں لکھتے ہیں۔ و ہر الفیکہ بدل از یاء ست اور ناقص کے اندر ہر وہ الف جو کہ یاء سے بدل کر آیا ہو۔ چون رمیٰ جیسے رمیٰ آنرا بصورت یاء نویسند اُسکو یاء کی صورت میں لکھتے ہیں۔ و دران یاء نقطہ کردن محض خطاست اور اُس یاء میں نقطے لگانا محض خطا ہے۔ کیونکہ یہ یاء نہیں اب الف ہو چکی ہے۔ چنانکہ بالا گذشتہ جیسا کہ اوپر گزر گیا۔ کتاب کے ابتدا میں مصنفؒ نے بتایا تھا۔

درس 124۔ دیگر ہر واؤ و یاء کہ بجائے عین کلمہ مفتوح باشد دوسرا ہر وہ واؤ اور یاء جو عین کلمہ کی جگہ ہو اور مفتوح ہو و ما قبل او ساکن اور اُس کا ما قبل ساکن ہو واجب ست کہ فتحہ عین را نقل کنند واجب ہے کہ عین کے کلمہ کو نقل کرے و بما قبل دِہند اور ماقبل جو ساکن تھا اُس کو دے دیں و آن واؤ و یاء را بالف بدل کنند اور اُس واؤ اور یاء کو الف سے بدلے اگر موانع نبا شد اگر کوئی مانع نہ ہو۔ چون یُقَالُ و یُبَاعُ و یَخافُ و یَهابُ و اَغاثَ وَ اِسْتَغَاثَ و مَقالٌ و مَراحٌ کہ دراصل یُقْوَلُ و یُبْيَعُ و یَخْوَفُ و یَهْيَبُ و اَغْوَثَ و اِسْتَغْوَثَ و مَقْوَلٌ و مَرْوَحٌ بودہ است ----

و موانع چہارست اور موانع چار ہیں یکے وقوع حرفِ ساکن بعد واؤ و یاء تحقیقا پہلا یہ کہ حرف ساکن واقع ہو واؤ اور یاء کے بعد تحقیقا چون مِقْوَالٌ و مِخْيَاطٌ واؤ اور یاء عین کلمہ کی جگہ ہے، دونوں مفتوح ہیں اور دونوں کا ماقبل ساکن ہیں۔لیکن ان دونوں کا مابعد ساکن ہے۔اس لئے یہاں پر اعلال نہیں کیا گیا۔ یا تقدیر یا حرف ساکن آتا ہے واؤ اور یاء کے بعد تقدیرا یعنی لفظوں میں موجود نہ ہو۔ چون مقولٌ و مِخْیطٌ جیسا کہ مقولٌ اور مخیطٌ۔ کہ دراصل مِقْوالٌ و مِخْیاطٌ بودہ است کہ اصل میں مقوالٌ اور مخیاطٌ تھے۔ الف را حذف کردند برائے تخفیف الف کو حذف کر دیا تخفیف کے لئے۔یعنی لفظ کو ہلکا بنانے کے لئے۔ چنانکہ جیسے کہ در مُدَبِدٌ و عُلَبِطٌ کہ دراصل مُدابِدٌ و عُلابِطٌ بُود --- ھدبد: دہی، غلبط: بھیڑ بکریوں کا ریوڑ

و در یُقَلْنَ و لَمْ یُقَلْ مضارع مجهول باب نصر سے مضارع مجہول کے صیغے ہیں۔ کہ دراصل یُقْوَلْنَ و لَمْ یُقْوَلْ بُود اصل میں یُنْصَرْنَ اور لم یُنْصَرْ وزن پر تھے۔پھر قانون لگا تو یقالن اور لم یقالْ ہوئے۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا تو یُقَلْنَ اور لمْ یُقَلْ ہوئے۔ اعلال شد ان دونوں کے اندر اعلال ہوا باآنکہ حرف ساکن

بعد واؤ ست باوجود اسکے کہ حرف ساکن واؤ کے بعد ہے۔یہاں واؤ پر فتحہ ہے اور ماقبل میں سکون ہے۔ لیکن ما بعد میں لام ساکن ہے۔ اس وجہ سے یہاں اعلال نہیں کرنا چاہئے تھا، لیکن پھر بھی اعلال ہوا۔ آگے مصنفؒ وجہ بیان کررہا ہے۔ از انکہ اس وجہ سے کہ سکون عارض ست کہ یہ سکون اِن کا عارضی ہے لازم نیست لازم نہیں ہے۔ یعنی لم یقولْ میں یہ لام ہمیشہ ساکن نہیں ہوتا یہاں پر لم نے جزم دیا تو یہ ساکن ہوا، اسی طرح یقولْن کے اندر بھی لام عارضی طور پر ساکن ہے۔ اصل یُقْوَلُ یعنی یقالُ ہے۔

اما در اِقَامَۃً و اِسْتِقَامَۃً کہ دراصل اقوامٌ و استقوامٌ بود اعلال شد ... با آنکہ حرف ساکن بعد واؤ ست باوجود اسکے کہ حرف ساکن واؤ کے بعد ہے۔

اقوامٌ باب اِفعال سے ہے۔اَقامَ یُقیمُ اِقامۃً تو اقوامٌ کے اندر واؤ مفتوح ہے اور عین کلمہ کی جگہ ہے۔ اس کی حرکت ما قبل میں قاف کو دی اور اس واؤ کو الف سے بدلا پھر اجتماع ساکنین ہوا تو پہلے الف کو گرایا تو اِقامٌ ہوا۔ اور پھر وہ جو ایک الف گرا تھا اور حذف ہوا تھا اس کے عوض آخر میں تا لے آتے ہیں تو اقامۃٌ ہوا۔ حالانکہ مصنفؒ نے فرمایا تھا اگر واؤ مفتوح عین کلمہ کی جگہ ہو اور ما قبل میں ساکن ہو تو پھر اعلال ہو سکتا ہے بشرطیکہ مابعد واؤ ساکن نہ ہو۔ لیکن یہاں مابعد واؤ الف ہے جو کہ ساکن ہے لیکن پھر بھی اعلال ہوا۔ اسی طرح استقوامٌ سے استقامۃ بن گیا۔

مصنفؒ جواب میں فرماتے ہیں کہ اصل تعلیل کے اندر فعل ہے۔ جب فعل میں اعلال ہو تو مصدر میں بھی اعلال ہوگا، اور جب فعل میں اعلال نہ ہو تو مصدر میں بھی اعلال نہیں ہوں گا۔ تو یہاں پر اعلال فعل کی موافقت کی وجہ سے کیا گیا۔ اور یہاں فعل میں اعلال ہوا ہے۔ اَقْوَمَ سے اقام بنا۔ اور جب فعل کے اندر اعلال ہوا تو مصدر میں بھی اعلال کیا گیا۔

از جہت موافقت فعل فعل کی موافقت کی وجہ سے۔

مانع دوم۔ اعلال لام کلمہ مانع تعلیل عین کلمہ است تا توالی اعلالین نبا شد لام کلمہ کا اعلال یہ مانع ہے عین کلمہ کے اعلال سے تا کہ پے در پے دو اعلال نہ ہو جائے۔ چون یُطْوٰی و یُرْوٰی کہ مضارع مجہول ست۔ یُطْوٰیٰ اصل میں یُطْوَیُ تھا۔ یامتحرک ما قبل فتحہ کی وجہ سے یا کو الف سے بدلا تو یطْوٰی ہوا۔ حالانکہ واؤ جو عین کلمہ کی جگہ پر ہے وہ بھی مفتوح ہے اور ما قبل میں ساکن ہے۔ تو اس صورت میں واؤ کی حرکت ما قبل کو دینا اور واؤ کو یاء سے بدلنا جائز نہیں کیونکہ لام کلمہ میں اعلال ہو چکا ہے اور یہ عین کلمہ کی اعلال سے مانع ہے۔ اور اسی طرح یروٰی اصل میں یُرْوَیُ ہے۔ تو یہاں بھی لام کلمہ کی اعلال عین کلمہ کی اعلال سے مانع ہے۔

سوال۔ در یُدْعٰی اول واؤ را بیا بدل کردند یدعٰی اصل میں یُدْعَوُ تھا۔ یہاں پہلے واؤ کو یاء سے بدلا کیونکہ واؤ طرف میں واقع ہے اور ماقبل حرکت واؤ کے موافق نہیں تو یُدْعَیُ ہوا۔ پھر اس یاء کو الف سے بدلا تو یُدْعٰی ہوا۔ تو دیکھو یہاں دو اعلال ہوئے۔ بعدہ یاء را بالف بدل کردند اسکے بعد یاء کو الف سے بدل دیا گیا۔ این جمع میان دو اعلال ست یہ دو اعلالوں کے بیچ جمع ہے۔

و ہمچنین در یَقیْ اور اسی طرح یقی کے اندر کہ دراصل یَوْقِیُ بود کہ اصل میں یَوْقِیُ بروزن یضرب تھا۔ یاء پر ضمہ ثقیل تھا تو اس کو گرا دیا تو یَوْقِی ہوا۔ پھر واؤ کو بھی گرایا کیونکہ واؤ فتحہ اور کسرہ لازم کے درمیان آیا تو

یَقِی ہوا۔ تو دیکھو یہاں پر بھی دو اعلال آ گئے۔ واؤ را حذف کردند و یاء را ساکن کردند واؤ کو حذف کر دیا اور یاء کو ساکن کر دیا۔

و ہمچنین در قِ کہ دراصل اِوْقِیْ بود اور اسی طرح قِ صیغہ امر اصل میں اِوْقِی تھا۔ واؤ را حذف کردند از برائے موافقت تَقِیْ واؤ کو تقی کی موافقت کی وجہ سے حذف کیا۔ تقی فعل مضارع معروف مفرد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ جب اس میں واؤ گرا تھا تو امر سے بھی واؤ کو گرایا۔ و یاء را از جہت وقف اور یاء کو وقف کی وجہ سے گرایا۔ کیونکہ جب صیغہ کے آخر میں حرف علت ہو تو جزم کی صورت میں وہ حرف علت گر جاتا ہے۔ اور امر بھی مجزوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے یاء گرا۔ و ہمزہ را از جہت استغناء اور ہمزہ وصل کے استغناء کی وجہ سے گرایا۔ یعنی اسکی ضرورت نہ رہی۔ اور ہمزہ وصل اس لئے لاتے ہے کہ ابتدا بالسکون محال ہے۔ اور جب اُس واؤ ساکن کو گرایا گیا تو ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی کیونکہ آگے قاف متحرک ہے۔ پس ہمزہ وصل کو بھی گرایا۔ لہٰذا یہاں پر بھی دو اعلال ہوئے ایک آخر سے حرف علّت گرا اور دوسرا درمیان سے واؤ گرایا۔

و ہمچنین در اُوَیْصِلُ تصغیر واصلٌ کہ دراصل وُوَیْصِلُ بُود ---- واؤ اول را بہمزہ بدل کردند پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدلا تو اُوَیْصِلُ بن گیا۔ و دوم بدل ست از الف زائدہ اور یہ دوسرا واؤ الف زائدہ سے بدل ہے۔ وہ جو واصلٌ کے اندر الف زائدہ تھا، یہ واؤ اُس سے بدل کر آیا ہے۔

جواب۔ اجتماع اعلالین مطلق ممتنع نیست دو اعلالوں کا جمع ہونا مطلقا ممتنع نہیں ہے۔ بلکہ در دو حرف اصلی کہ میان ایشان فاصل اصلی نبا شد بلکہ دو ایسے حرف اصلی کے اندر تعلیل کرنا جائز نہیں اُس وقت کہ جب اُن دونوں کے درمیان کوئی اصلی حرف فاصل نہ ہو۔ اگر درمیان میں کوئی فاصل حرف اصلی موجود ہو تو پھر اعلال کر سکتے ہیں۔ پس اجتماع اعلالین اُس وقت جائز نہیں ہے جب دو حرف اصلی میں اعلال کیا جائے اور ان کے درمیان کوئی تیسرا حرف اصلی نہ ہو۔ باقی تمام صورتیں جائز ہیں۔

بخلاف یُدْعیٰ کہ دو اعلال در و دریک حرف شدہ است بخلاف یدعیٰ کے، کہ اس میں جو دو اعلال ہوئے ہیں وہ ایک ہی حرف میں ہوئے ہیں۔ تو یہاں اعلال دو حرفوں میں نہیں ہوا، بلکہ ایک ہی حرف میں دو اعلال ہوئے۔

بخلاف اُوَیْصِلُ بخلاف اُویصل کے کہ در و نیز دو اعلال جمع شدند کہ اُسکے اندر بھی دو اعلال جمع ہوئے یکے در حرف اصلی و دوم در حرف زائدہ پہلا حرف اصلی کے اندر اعلال ہوا اور دوسرا حرف زائد کے درمیان اعلال ہوا۔ تو یہ صورت جائز ہے۔

و بخلاف یَقِیْ و قِ اور اسی طرح یقی اور ق کے اندر بھی کہ در ایشان میان دو حرف اعلال کہ اُن میں دو حرف اعلال کے اندر حرف اصلی فاصل ست حرف اصلی فاصل ہے۔ یقی میں ایک اعلال واؤ میں ہوا تھا اور ایک یاء میں اور درمیان میں حرف اصلی قاف فاصل ہے۔ اور اسی طرح قِ کے اندر واؤ اور یاء میں اعلال کیا گیا لیکن درمیان میں قاف حرف اصلی فاصل موجود ہے۔

سوال۔ اِستَحَیٰ کہ بر قول بنی تمیم دراصل اِسْتَحْیَیَ بود ۔ بروزن استخرجَ۔ اِسْتَحْیَیَ کے اندر یائے ثانی متحرک ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف ہوا تو صیغہ اِسْتَحْیَیٰ ہوا۔ پھر یائے اوّل کی حرکت ما قبل میں حا کو دے کر

الف کر دیا۔ تو دو الفوں کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک الف کو گرایا تو اِشۡتَحَیٰ ہوا۔ یاے آخر را الف کردند آخری یاء کو الف کر دیا بعدُہ یاے اول را اسکے بعد پہلے یاء کو بھی بعد نقل حرکت اُسکی حرکت کو نقل کرنے کے بعد اُو نیز بالف بدل کردند اُسکو بھی الف سے بدل دیا گیا و این الف را از جہت اجتماع ساکنین حذف کردند اور اس الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا۔ و این جمع ست میان دو اعلال اور یہ جمع ہے دو اعلالوں کے درمیان در دو حرف اصلی دونوں حرف اصلی ہیں۔ دونوں یاء جو آخر میں آ رہے ہیں وہ دونوں حرف اصلی ہیں۔ که میان ایشان فاصل حرف اصلی نیست کہ اُن دونوں کے درمیان فاصل کوئی حرف اصلی نہیں ہے۔

جواب۔ جمع میان دو اعلال دروے شاذست انکے اندر جو دو اعلال جمع ہوئے یہ شاذ ہے۔

درس 125۔ مانع سوم: بودن لفظ از افعل تعجب لفظ کا افعل تعجب سے ہونا چون ما اَقْوَلَهُ و ما اَبْيَعَهُ اقولہ کے اندر واؤ پر فتحہ ہے اور ماقبل ساکن ہے لیکن اس کو الف سے نہیں بدلیں گے کیونکہ مانع آیا۔ اسی طرح ابیعہ میں بھی یاء کو الف سے نہیں بدلیں گے کیونکہ مانع آیا اور مانع فعل تعجب ہے۔ یا از افعل التفضیل چون اَنْوَرُ و اَزْيَنُ یہاں پر بھی واؤ اور یاء کو الف نہیں کرینگے کیونکہ یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور وہ مانع ہے۔ و یا از اَفْعَلُ صفت چون اَسْوَدُ و اَبْيَضُ یہاں بھی واؤ اور یاء کو بھی الف سے نہیں بدلیں گے۔ کیونکہ افعلُ صفتی بھی مانع ہے۔

مانع چہارم۔بودن کلمہ ملحق برباعی چون جَهْوَرَ و شرِيَفَ چوتھا مانع کلمہ کا مُلْحَق برُباعی ہونا جیسا کہ جھور اور شَرْيَفَ۔ واؤ اور یاء کو الف سے نہیں بدلا گیا کیونکہ یہ ملحق برباعی ہے۔

و در خَلْوَةٌ و حِلْيَةٌ نیز اعلال نکردند خلوۃ اور حلیۃ میں بھی اعلال نہیں کیا گیا۔ ازانکہ اس وجہ سے کہ واؤ و یاء بجائے عین کلمہ نیست کہ واؤ اور یاء عین کلمہ کی جگہ نہیں ہے۔اور قانون میں قید یہ لگائی تھی کہ وہ واؤ اور یاء عین کلمہ کی جگہ ہونا چاہیے۔

و تصحیح اِستَحْوَذَ و اِسْتَصْوَبَ و اَخْيَلَتْ و اَغْيَلَتْ باوجود علت اعلال علت اعلال کے پائے جانے کے باوجود ان صیغوں کو برقرار رکھا۔ یعنی ان سب صیغوں میں واؤ اور یاء فا کلمہ کی جگہ آ رہا ہے۔ اور کوئی مانع موجود نہیں ۔لیکن پھر بھی اعلال نہیں کیا گیا۔ شاذ ست شاذ ہیں۔ یا آنکہ یا یہ کہ تا دلیل شود بر اصل اخوات خود یہ دلیل ہو جائے اپنے جیسے کلمات کے اصل پر۔

دیگر ہر واؤ و یاء کہ بجائے عین کلمہ دوسرا ہر وہ واؤ اور یاء جو عین کلمہ کی جگہ پر آئے در مصدر باب افعال و استفعال باشد باب افعال یا استفعال کی مصدر میں آئے قلب کردہ شود بالف اُسکو الف سے بدلا جائے گا برائے موافقت ماضی ماضی کی موافقت کے لئے پس حذف کردہ شود الف از جہت اجتماع ساکنین پس وہ الف حذف کیا جائے گا اجتماع ساکنین کی وجہ سے۔ یعنی باب افعال اور باب استفعال کے عین کلمہ کی جگہ الف آ جائے تو ایک الف پہلے سے موجود ہے، تو اجتماع ساکنین ہو جائے گا، پس اس الف کو حذف کیا جائے گا۔ و تا عوض او در آخر کلمه آورده شود اور تاء اُس کے عوض میں آخر کلمہ میں لائی جائے گی۔ چون

اِقامةً و استقامةً کہ دراصل اقْوَاما و استقْوَاما بودہ است ---اقواما اور استقواما میں واو کو الف کر دیا، پھر دو الفوں کے درمیان اجتماع ساکنین آیا۔ تو ایک الف کو حذف کیا اور اسکی جگہ آخر میں تاء لے آیا تو اقامةً استقامةً ہوئے۔ یعنی اقامة کی جگہ اقامٌ بھی ٹھیک ہے اور استقامة کی جگہ استقامٌ بھی ٹھیک ہے۔

و نزدیک سیبویہ ترک تعویض این جا جائزست اور امام سیبویہؒ کے نزدیک یہاں عوض کو ترک کرنا بھی جائز ہے۔ و نزدیک فرّا ترک تعویض جائز نیست اور امام فرّاؒ کے نزدیک عوض کو چھوڑنا یہ جائز نہیں ہے۔ یعنی تاء کو ہر حال میں عوض میں لانا پڑے گا۔ مگر آنکہ اضافت کنند مگر جب یہ مضاف بن جائے تو اس وقت تاء کو نہ لانا بھی جائز ہے۔ یعنی جب اقامة یا استقامة مضاف بن رہے ہو تو اس وقت تاء کو نہ لانا بھی جائز ہے۔ کقولہ تعالیٰ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ و اِقامَ الصلوٰةِ یہاں عوض میں تاء کے لانے کو ترک کر دیا گیا۔ کیونکہ اقامَ مضاف بن رہا ہے۔

دیگر ہر واؤ و یاء کہ بعد الف اسم فاعل اُفتَد دیگر ہر وہ واؤ اور یاء جو اسم فاعل کے الف کے بعد آئے و در ماضی آن واؤ و یاء را بالف بدل کردہ باشند اور ماضی کے اندر اُس واؤ اور یاء کو الف سے بدلا گیا ہو۔ واجب مطرد ست واجب ہے اور عام ہے کہ آن واؤ و یاء را در اسم فاعل بہمزہ بدل کنند کہ اُس واؤ اور یاء کو اسم فاعل کے اندر ہمزہ سے بدلے چون قائلٌ و بائعٌ کہ دراصل قاوِلٌ و بایِعٌ بودہ است -- کیونکہ قال قول سے بنا ہے اور باع بیع سے بنا ہے۔

و در عاوِرٌ و صایدٌ ہمزہ نگشت اور عاوِرٌ اور صایدٌ کے اندر یہ واؤ اور یاء ہمزہ نہ ہوئے۔ ازانکہ در عَوِرَ و صَیِدَ الف نشدہ است اس وجہ سے کہ عور اور صید کے اندر الف نہیں ہوئے۔

ہمچنین در مُقَاوِلٌ و مُقَاوِمٌ و مُبَایِعٌ و مُعَایِنٌ و مُبَایِنٌ ہمزہ نگشت ان صیغوں میں بھی واؤ اور یاء ہمزہ نہیں ہوئے ازانکہ اس وجہ سے در قاوَلَ و قَاوَمَ و بایَعَ و عَاینَ و بایَنَ الف نشدہ است کہ ماضی کے اندر یہ واؤ اور یاء الف سے نہیں بدلے۔

و ہمچنین در مُقاولٌ و مقاومٌ و مُبایعٌ و مُعَاینٌ و رَوىٰ الف نشدہ است یہ عبارت نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے۔

دیگر ہر مصدر یکہ از اجوف واوی بکسر فا کلمہ بُود دوسرا ہر وہ مصدر جو اجوف واوی سے ہے اور فا کلمہ کے کسرہ کے ساتھ ہو۔ و در فعل او تعلیل شدہ باشد اور اسکے فعل میں تعلیل ہو چکی ہو واجب ست کہ او را از جہت کسرہ ما قبل واجب ہے کہ اُس کو ماقبل کی کسرہ کی وجہ سے و موافقت فعل اور فعل کی موافقت کی وجہ سے بیا بدل کنند یاء کے ساتھ بدل دیں۔ چون قَامَ قِیَامًا قامَ اصل میں قَوَمَ تھا اس میں تعلیل ہوا تو قام بنا، اور مصدر قِوَاما آیا۔ اب یہ مصدر اجوف واوی اور فا کلمہ کے کسرہ کے ساتھ ہے،نیز اس کے فعل میں تعلیل ہو چکا ہے، لہٰذا اس واؤ کو ماقبل کے کسرہ کے موافق یاء سے بدلیں گے تو قیامًا ہو جائے گا۔ و صَامَ صِیَامًا اور اسی طرح صیامًا بھی ہے۔ کہ دراصل قِوَامًا و صِوَامًا بود ---

و در قَالَ قَوْلًا و صَامَ صَوْمًا واؤ یاء نشد انکے اندر واؤ یاء نہیں ہوا۔ ازانکه فا کلمه مکسور نیست اس وجه سے که فا کلمه مکسور نہیں ہے۔ و در قَاوَمَ قِوَامًا و جَاوَزَ جِوَازًا واؤ یاء نشده انکے اندر بھی واؤ یاء نہیں ہوا از انکه در فعل او تعلیل نشده است اس لئے که انکے فعل کے اندر تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

و تصحیح حَالَ حِوَلًا باوجود کسره فاء واعلال فعل شاذست اور حالَ حِوَلًا کو برقرار رکھنا باوجود اسکے که فاء کلمه میں کسره ہے اور نیز اس کے ماضی میں بھی اعلال ہوا ہے۔ یه شاذ ہے یعنی خلاف القیاس ہے۔

و بعضے گفته اور بعض علماء نے فرمایا ہے که تصحیح حِوَلٌ موافق قیاس ست که حولٌ کو جو برقرار رکھا یه قیاس کے موافق ہے زیرا که اگر واؤ را بیا بدل کنند اس لئے که واؤ کو یاء کے ساتھ بدل دیں التباس با حِیَلٌ مے آید که جمع حیلة است تو حیَلٌ کے ساتھ التباس لازم آتا جو که حِیْلَةٌ کے جمع ہے۔ و التباس مانع تعلیل ست اور التباس مانع تعلیل ہوتا ہے۔

و بعضے گفته اند اور بعض علماء نے فرمایا ہے که وجود الف بعد واؤ شرطِ این تعلیل ست که واؤ کے بعد الف کا پایا جانا اس تعلیل کی شرط ہے۔ اور حِوَلٌ میں واؤ کے بعد الف نہیں ہے۔ و این قول مختار زَمَخْشَرِی ست اور یه قول مختار ہے علامه زمحشری کا پس در حوالا سوال وارد نشود پس حولًا کے اندر سوال وارد نہیں ہوگا۔کیونکه اس میں شرط پوری نہیں۔ یعنی واؤ کے بعد الف نہیں۔

لیکن بر قِیَمًا که دراصل قِوَمًا بوده است وارد خواہد شد لیکن قیماً پر اعتراض وارد ہوتا ہے که اصل میں قومًا تھا۔از انکه تعلیل شده است اس وجه سے که اس میں تعلیل ہوئی ہے۔ و بعد واؤ الف نیست حالانکه واؤ کے بعد الف نہیں ہے۔ مگر آنکه گویند مگر وہ جو کہتے ہیں بعدِ واؤ واؤ کے بعد الف لفظًا باشد یا تقدیر الف لفظًا ہو یا تقدیرًا و او اینجا الف تقدیری ست اور یہاں پر الف تقدیری ہے۔ ازانکه دراصل قِوامًا بوده است اس وجه سے که قومًا اصل میں قوامًا تھا۔ بعده قصر کردند اُس کے بعد اس میں قصر کیا۔اور الف کو تخفیف کے لئے حذف کیا۔

درس 126۔ و ہمچنین ہر جمع که از اجوف واوی بکسر فا کلمه بود اور اسی طرح ہر وہ جمع جو اجوف واوی سے فا کلمه کے کسره کے ساتھ ہو۔ و در واحد او تعلیل شده باشد اور اُسکے مفرد کے اندر تعلیل ہوئی ہو۔ واجب ست واجب ہے که آن واؤ را از جہت کسرۂ ما قبل و موافقت واحد او که اُس واؤ کو ما قبل کے کسره کے موافق اور مفرد کے موافق بیا بدل کنند یاء سے بدلے۔ چون جیادٌ جمع جَیِّدٌ و دِیَارٌ جمع دَارٌ و ریاحٌ جمع رِیْحٌ که دراصل جِوَادٌ و دِوَارٌ و رِوَاحٌ بوده است ---- جوادٌ اجوف واوی ہے، جمع ہے، فا کلمه مکسور ہے اور اس کے مفرد جیدٌ جَیْوِدٌ سے بنا ہے۔ لہٰذا اس واؤ کو یا سے بدلا تو جِیَادٌ ہوا۔ اور دیارٌ اصل دوارٌ اور ریاح اصل میں رواحٌ تھا۔ واؤ را از جہت کسرۂ ما قبل و موافقت واحد بیا بدل کردند واؤ کو ما قبل کسره کے موافق اور مفرد کی موافقت کی وجه سے یاء سے بدل دیا زیرا که جَیِّدٌ و دَارٌ و رِیْحٌ که دراصل جَیْوِدٌ و دَوَرٌ و رِوَحٌ بُود -- جَیْوِدٌ: جب یاء اور واؤ اکھٹے آ جائے اور پہلا اس میں ساکن ہو۔تو

واؤ کو یاء کر کے یاء کا یاء میں ادغام کرتے ہیں۔ تو جَیِّدٌ بنا۔ دَوَرٌ سے دارٌ بنا۔ اور رِوَحٌ میں واو کو ماقبل کے کسرہ کے موافق یاء سے بدلا تو رِیَحٌ ہوا۔

و در نِوَاءٌ جمع نَاوٍ یا نگشت نواءٌ جو جمع ہے ناوٍ کی اسکے اندر یہ واؤ یاء نہیں ہوا۔ناوٍ اصل میں ناوِیٌ تھا۔ پھر یا پر ضمہ ثقیل تھا گرا دیا تو ناوِیْن بنا۔ پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ آیا تو یا کو گرایا تو ناوٍ ہوا۔

ازانکہ اس وجہ سے کہ واؤ در وَحدانِ اُو سلامت ست واؤ اُس کے مفردوں میں سلامت ہے۔ وحدان جمع ہے واحد کی۔ اور ناوٍ کے اندر واؤ میں تعلیل نہیں ہوا ہے۔ اور شرط یہ تھا کہ واؤ کے اندر تعلیل ہو۔

و در رِوَاءٌ جمع رَیَّانٌ واؤ یاء نگشت اور رواءٌ جو جمع ہے رَیّانٌ کی اس میں واؤ یاء نہیں ہوا۔ با آنکہ ما قبل واؤ کسرہ است باوجود اس کے کہ واؤ کے ماقبل کسرہ ہے رِواءٌ میں۔ و در واحد او تعلیل شدہ است اور اسکے واحد کے اندر تعلیل ہوئی ہے۔ ازانکہ ہمزہ بدل ست از یاء اس وجہ سے کہ رواءٌ کے اندر جو ہمزہ آ رہا ہے یہ یاء سے بدل ہے۔ ریّانٌ اصل میں رَوْیانٌ تھا۔واؤ اور یاء جمع ہوئے، اور پہلا ساکن ہے تو واؤ کو یاء کیا اور یاء کا یاء میں ادغام کیا تو ریّانٌ ہوا۔ زیرا کہ دراصل رِوَایٌ بودہ ست اس لئے کہ رواءٌ اصل میں رِوایٌ تھا۔ جب الف زائدہ کے بعد واؤ یا یاء آ جائے تو اسکو پھر ہمزہ سے بدلتے ہیں تو رواءٌ ہوا۔ پس اگر واؤ را یاء کنند پس اگر واو کو یا کر دے توالی اعلالین لازم آید تو اعلالوں کا پے در پے آنا لازم ہوتا۔ ازانکہ الف فاصل مانع تعلیل نیست اس وجہ سے کہ وہ الف جو فاصل ہے وہ تعلیل سے مانع نہیں۔ در حکم میت ست وہ مردے کے حکم میں ہے۔ یعنی ساکن ہو۔ و وجود او در حکم عدم ست اور اسکا وجود عدم کے حکم میں ہے۔ یعنی اس کا ہونا بھی نہ ہونے کے حکم میں ہے۔

و اعلالِ طِیَالٌ جمع طَوِیْلٌ اور طیالٌ کا اعلال جو طویل کی جمع ہے۔ طویل کی ایک جمع طوال بھی آتا ہے۔ باوجود آنکہ واؤ در وُحدان سلامت ست شاذ ست باوجود اس کے کہ واؤ اسکے مفرد میں سلامت ہے۔ یہ شاذ ہے۔

وکسیکہ اور وہ علماء جو کہ یعنی علامہ زمحشری وغیرھم وجود الف الف کے پائے جانے کا بعد واؤ واؤ کے بعد در اعلال مصدر شرط میگوید مصدر کے اعلال میں شرط کہتے ہیں۔ اس کا بحث اوپر گزر گیا ہے۔ در اعلال جمع نیز شرط میگوید وہ جمع کے اعلال کے اندر بھی یہ شرط کہتے ہیں۔ یعنی علامہ زمحشریؒ کے نزدیک مصدر میں اُس واؤ کو یاء سے تب بدلتے ہیں جب اُس واؤ کے بعد الف آئے، تو اُن کے نزدیک جمع کے اندر بھی یہی شرط ہے۔ کہ واؤ کو یاء سے تب بدلیں گے جب اس واؤ کے بعد الف آئے۔

بر اُو وارد مِیشَود اُن پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ تِیَرٌ جمع تَارَۃٌ و دِیَمٌ جمع دِیْمَۃٌ کہ دراصل تِوَرٌ و دِوَمٌ بُود تیرٌ اصل میں تِوَرٌ تھا اور دیمٌ اصل میں دوَمٌ تھا۔ واؤ کو ماقبل کے کسرہ کے موافق یاء سے تبدیل کیا۔ ازانکہ تعلیل شدہ است اس وجہ سے کہ ان میں تعلیل ہوئی ہے۔ و بعد واؤ الف نیست اور واؤ کے بعد الف نہیں ہے۔ مگر آنکہ گویند مگر وہ کہ کہتے ہیں کہ این قلیل ست کہ یہ بہت کم ہے۔ اکثر صورتوں میں واؤ کے بعد الف ہوتا ہے۔

دیگر ہر واویکہ در وحدان ساکن باشد دیگر ہر وہ واؤ جو مفرد کے اندر ساکن ہو۔ و در جمع میان کسرہ و الف اُفتد اور جمع میں کسرہ اور الف کے درمیان آ جائے۔یعنی ماقبل میں کسرہ اور مابعد میں الف ہے۔ آن واؤ یاء گردد وہ واؤ یاء ہو جاتا ہے۔ چون حَوْضٌ و حِیَاضٌ و رِیَاضٌ کہ دراصل حِواضٌ و رِوَاضٌ بودہ است حیاضٌ اصل میں حواضٌ تھا۔ اور ریاض اصل میں رواضٌ تھا۔ واؤ کسرہ اور الف کے درمیان آیا تو یاء بن گیا۔ اور حوْض مفرد میں واؤ ساکن ہے۔ ریاضٌ یہ روْضٌ یا روضةٌ کی جمع ہے۔

و در طِوالٌ جمع طَوِیْلٌ یا نشد ازانکہ واؤ در وحدان ساکن نیست طوالٌ جو جمع ہے طویلٌ کی اس کے اندر واؤ الف نہیں ہوا۔ اس وجہ سے کہ طویل مفرد کے اندر واؤ ساکن نہیں۔

و اعلال جِیادٌ کہ دراصل جِوادٌ بالکسر اور جیادٌ کا اعلال کہ اصل میں جِوادٌ بالکسر تھا۔ واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو جیادٌ ہوا۔ جمع جَوادٌ بالفتح بُود جو جمع ہے جَوادٌ کی، فتحہ کے ساتھ۔ با آنکہ واؤ در وحدان ساکن نیست باوجود اسکے کہ واؤ اسکے مفرد کے اندر ساکن نہیں۔ یعنی جوَادٌ میں واؤ پر فتحہ ہے۔ بسبب آنکہ ما قبل الف نبا شد مگر مفتوح اس وجہ سے کہ الف سے قبل نہیں ہوگا مگر مفتوح ہی۔یعنی الف سے قبل فتحہ کے بغیر کچھ نہیں آتا۔ پس این فتحہ جزو الف بُود پس یہ فتحہ الف کا جز ہے۔ کیونکہ الف اپنے سے ماقبل فتحہ چاہتا ہے۔ و الف ہمیشہ ساکن باشد اور الف تو ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ پس این فتحهِ واؤ ہم در حکم سکون ست پس واؤ کا یہ فتحہ بھی سکون کے حکم میں ہے۔

و در عِوَدَةٌ جمع عُوْدٌ و کِوَزَةٌ جمع کُوْزٌ یا نشد اور عودةٌ جو جمع ہے عود کی، اور کِوزةٌ جو جمع ہے کُوْز کی، اس میں واؤ یا نہیں ہوا۔ ازانکہ بعد واؤ الف نیست اس وجہ سے کہ واؤ کے بعد الف نہیں ہے۔

و اعلال ثِیرَةٌ جمع ثَوْرٌ شاذ ست ثیرةٌ کا اعلال شاذ ہے۔ با آنکہ ثِیَرَةٌ مقصور ست از ثیارةٌ اس وجہ سے کہ ثیرةٌ مقصور ہے ثیارةٌ سے۔ اس میں تخفیف کیا گیا ہے۔معلوم ہوا کہ یہ اصل میں ثِوارةٌ تھا۔ واؤ کسرہ اور الف کے درمیان آیا تو اس کو یا کر دیا۔ تو ثیارةٌ ہوا۔ پھر اس میں قصر کیا گیا تو ثیرةٌ ہوا۔ چنانکہ مُدَبِدٌ و غُلَبِطٌ کہ دراصل مُدَابِدٌ و غُلَابِطٌ بُود... الف را حذف کردند از جہت تخفیف اسکے اندر الف کو حذف کر دیا گیا تخفیف کے لئے۔

درس 127۔ دیگر ہر واؤ و یاء کہ مکسور باشد دیگر ہر وہ واؤ اور یاء کہ جو مکسور ہو۔اجوف میں۔ و ما قبل او مضموم اور انکا ما قبل مضموم ہو۔ کسرہ براناہا دشوار دارند کسرہ اُن پر دشوار سمجھتے ہیں۔ و حرکت واؤ و یاء نقل کردہ بما قبل دہند اور واؤ اور یاء کی کسرہ نقل کر کے ما قبل کو دیا۔ واؤ ساکن از جہت کسرہ ما قبل یاء شَود واؤ ساکن کو کسرہ کی وجہ سے یاء کر دیا۔ و یائے ساکن سلامت مانَد اور یائے ساکن سلامت رہے گی۔ چون قِیْلَ و بِیْعَ کہ دراصل قُوِلَ و بُیِعَ بودہ ست - - - - قُوِلَ میں واؤ پر کسرہ ہے جو کہ ثقیل ہے، اور ما قبل میں ضمہ ہے۔ تو واؤ کی حرکت قاف کو دیا تو قِوْلَ ہوا۔ پھر واؤ کو ماقبل کسرہ کے موافق یاء کر دیا تو قِیْلَ ہوا۔ اسی طرح بُیِعَ میں یاء پر کسرہ ہے اور ماقبل ضمہ ہے۔ تو یا کی کسرہ ما قبل کو دیا اور یاء کو ویسے ہی رہنے دیا تو بِیْعَ ہوا۔

و بعضے واؤ و یاء را بغیر نقل ساکن کنند اور بعض علماء واؤ اور یاء کو بغیر نقل کے ساکن کرتے ہیں۔یعنی صرف واؤ اور یاء کی حرکت گرا دیتے ہیں۔ و قُوْلَ و بُوْعَ گویند اور قُوْلَ اور بُوْعَ کہتے ہیں۔ قُوِلَ میں واؤ سے حرکت گرایا تو قُوْلَ ہوا۔ اور بُیِعَ میں یاء کی حرکت گرا دی تو بُیْعَ ہوا۔ پھر یاء کو ماقبل ضمہ کے مطابق واؤ کر دیا تو بُوْعَ ہوا۔

و بعضے ضمہ را اِشمام کنند اور بعض علماء ضمہ کو اشمام کرتے ہیں۔ یعنی ایک حرکت کے اندر دوسرا حرکت معمولی سی ادا کرنا۔ یعنی ضمہ را بوے کسرہ دہند یعنی ضمہ کو کسرہ کی بُو دے دیتے ہیں۔ صاحب علم الصیغہ کے نزدیک کسرہ کو ضمہ کی بو دینا ہے۔

و لیکن اسکان بنقل مشہور و افصح ست لیکن ساکن کرنا نقل کے ساتھ مشہور اور افصح ہے۔ یعنی قیل اور بیع والی صورت۔

و ہمچنین اُغِیْثَ و اُسْتُغِیْثَ و مُغِیْثٌ و مُسْتَغِیْثٌ کہ دراصل اُغْوِثَ و اُسْتُغْوِثَ و مُغْوِثٌ و مُسْتَغْوِثٌ بودہ است ۔ ۔ ۔ ۔ کسرہ بر واؤ دشوار داشتند ان سب کے اندر کسرہ واؤ پر دُشوار سمجھا نقل کردہ بما قبل دادند نقل کر کے ما قبل کو دیا۔ واؤ ساکن از باعث کسرۂ ما قبل یا گشت واؤِ ساکن ما قبل کے کسرہ کی وجہ سے یاء ہو گیا۔

و در اُخْتِیْرَ و اُنْقِیْدَ نیز ہمیں سہ وجہ رواست اور اُختیر اور اُنقید کے اندر بھی یہیں تین وجہیں جائز ہیں۔ ایک صورت میں اُخْتِیرَ اور اُنْقِیدَ پڑھنا جائز، دوسرا اُخْتُوْرَ اور اُنْقُوْدَ بھی جائز، اور اشمام بھی جائز یعنی ضمہ کو کسرے کی بُو دے دو۔۔ اُخْتِیْرَ اصل میں اُخْتُیِـرَ ہے ۔ اسکی آخری تیر حرف قیل اور بیع کی طرح ہوئے۔ قیل اور بیع کے اندر تین صورتیں جائز تھی تو یہاں بھی تین صورتیں جائز ہیں۔ اور اُنْقِیْدَ اصل میں اُنْقُوِدَ تھا۔ یہ بھی قوِل اور بُیِعَ کی طرح بنا۔ لہٰذا یہاں بھی تینوں صورتیں جائز ہیں۔ بخلاف اُقِیْمَ و اُسْتُقِیْمَ بخلاف اُقیم اور استقیم کے کہ در ایشان جز وجہ اول روا نیست کہ ان کے اندر علاوہ پہلی وجہ کے اور وجہیں جائز نہیں ہے۔ یعنی اس میں صرف اُقیمَ اور اُستُقِیمَ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ زیرا کہ ما قبل حرف علت ساکن ست نہ مضموم اس وجہ سے کہ حرف علّت کے ما قبل ساکن ہے مضموم نہیں۔ اُقِیْمَ اصل میں اُقْوِمَ تھا۔ واو مکسور کے ماقبل ساکن ہے۔ اور یہاں وہ قیل یا قول والی صورت نہیں بنتی۔ لہٰذا صرف پہلی صورت جائز ہے۔ اور اُسْتُقِیْمَ اصل میں اُسْتُقْوِمَ تھا۔ واؤ مکسور کے ماقبل ساکن حرف ہے۔ اور یہاں وہ قیل یا قول والی صورت نہیں بنتی۔ لہٰذا صرف پہلی صورت جائز ہے۔

سوال۔ در طُوِیَ و رُوِیَ چرا تعلیل نہ کردند کہ طوی اور روی میں تعلیل نہیں کی گئی با آنکہ قانون مذکور موجود ست باوجود اسکے کہ قانون مذکور موجود ہے۔ یعنی واؤ پر کسرہ ہے اور ما قبل میں ضمہ ہے۔

جواب۔ ازانکہ اگر در ایشان تعلیل شود اس وجہ سے کہ اگر ان کے اندر بھی تعلیل ہو جائے۔یعنی یہاں پر عین کلمہ میں تعلیل ہو جائے۔ در مضارع ایشان اور انکے مضارع کے اندر بھی یعنی در یُطْوٰی و یُرْوٰی دو تعلیل جمع شوند یُطْوٰی اور یُرْوٰی کے اندر دو تعلیلیں جمع ہو جائیں گی۔ جب ماضی کے عین کلمہ میں تعلیل

کرے تو مضارع کے بھی عین کلمہ میں تعلیل ہو جائے گا۔ جبکہ مضارع کے لام کلمہ میں بھی تعلیل ہوا ہے۔ اس وجہ سے مضارع میں دو اعلال مسلسل جمع ہو جائیں گے۔ اور یہ جائز نہیں۔ یُطْوٰیٰ اصل میں یُطْوَیُ تھا اور یُرْوٰیٰ اصل میں یُرْوَیُ تھا۔ تو لام کلمہ میں اعلال ہوا اور یطویٰ اور یرویٰ بنا۔

و بعضے شارحان جواب گفتہ اند اور بعض شارحین نے جواب دیا ہے۔ کہ اگر در میان ایشان کسرہ واؤ نقل کنند کہ اگر ان میں واؤ کا کسرہ نقل کر دے و بما قبل دِہند اور ماقبل کو دے دیں واؤ یا شود تو واؤ یاء ہو جائے گا۔ توالی کسرات لازم آید پو پے درپے کسرے لازم آئیں گے۔ تو طُوِیَ طِیَّ اور رُوِیَ رِیَّ ہو جائے گا۔ تو تین کسرے پے در پے آ جائیں گے۔ و آن موجب ثِقل ست اور وہ ثقیل ہونے کا سبب ہے۔ و تعلیل برائے تخفیف ست اور تعلیل تخفیف کے لئے کی جاتی ہے۔ و فیہ نظرٌ اور اس جواب کے اندر اشکال ہے۔

یہاں طُوِیَ یا رُوِیَ میں ضمہ سے کسرے کی طرف خروج ہے اور یہ ثقیل ہوتا ہے۔ اور طِیَّ اور رِیَّ کے اندر توالی کسرات کا ثقل ہے۔ اور توالی کسرات آسان ہے بنسبت خروج ضمہ الی الکسرہ کی طرف۔ اسی لئے قُوِلَ اور بُیِعَ کے اندر خروج ضمہ الی الکسرہ تھا لہٰذا اُسے قِیل اور بیع کر دیا گیا۔ حالانکہ یہاں پر بھی توالی کسرات ہے۔ لیکن توالی کسرات زیادہ آسان ہے۔

زیرا چہ توالی کسرات اَہْون ست از خروج ضمہ بسوی کسرہ اس لئے کہ توالی کسرات آسان ہو خروج ضمہ الی الکسرہ سے۔ و ہم ازین جہت اور اسی وجہ سے در قِیْلَ و بِیْعَ توالی کسرات اختیار اُفتاد اس لئے قیل اور بیع کے اندر توالی کسرات کو اختیار کیا گیا۔ نہ خروج ضمہ بسوی کسرہ نہ کہ خروج ضمہ بسوئے کسرہ کو اختیار کیا گیا۔

دیگر ہر ماضی اجوف کہ بفتح عین کلمہ باشد دوسرا اجوف کا ہر وہ ماضی جو عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ ہو، یعنی حرف علّت پر فتحہ ہو۔ و ضمیر مرفوع متحرک بدو متصل شود اور ضمیر مرفوع متصل اسکے ساتھ مل جائے، یعنی فاعل کی ضمیر، جیسے ضربا میں یہ الف تثنیہ کی ضمیر ہے مرفوع متصل، لیکن یہ ساکن ہے۔ اور ضربنَ میں یہ نون متحرک فاعل کی ضمیر ہے مرفوع متصل۔ اگر واوی باشد پس اگر وہ واوی ہو آن فتحہ را بضمہ بدل کنند اُس عین کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیں گے۔ و اگر یائی باشد اور اگر وہ اجوف یائی تھا بکسرہ بدل کنند تو اُس عین کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیں گے۔ پس آن ضمہ و کسرہ عین را نقل کنند پس اُس ضمہ اور کسرہ عین کو نقل کریں گے و بَما قبل دہند اور ماقبل کو دیں گے۔ و آن واؤ و یاء از جہت اجتماع ساکنین بِیُفْتَد وہ واؤ اور یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائیں گے۔ چون قُلْتُ و بِعتُ جیسے قلتُ اور بعتُ۔ قلتُ باب نصرَ سے واحد متکل کا صیغہ ہے بروزن نَصرتُ اور اس کا مادّہ (ق، و، ل) ہے۔ تو نَصرتُ کے وزن پر یہ قَوَلْتُ بن جائے گا۔تو دیکھو یہ قَولتُ اجوف ماضی سے ہے اور عین کلمہ یعنی واؤ پر فتحہ ہے، اور مرفوع متحرک ضمیر "تا" ساتھ ملی ہوئی ہے۔تو اس واؤ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا، تو قَوُلْتُ بن گیا۔پھر واؤ کا ضمہ نقل کر کے قاف کو دیا، تو قُوْلْتُ بن گیا۔ پھر واؤ اور لام کے درمیان اجتماع ساکنین آیا۔ تو واؤ کو گرا دیا تو قُلْتُ بن گیا۔

دوسرا طریقہ: قَوَلْتُ میں واؤ متحرک ما قبل فتحہ ہے تو قَالْتُ بن گیا۔ پھر الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا، اور قاف کو ضمہ دیا تا کہ پتہ چلے کہ یہاں واؤ مدفون ہے۔ تو قُلتُ ہوا۔

اسی طرح بعتُ باب ضرب سے واحد متکلم کا صیغہ ہے بروزن ضربتُ اور اسکا مادّہ(ب، یا ، عین) ہے۔ تو ضربتُ کے وزن پر بَیَعْتُ ہوگا۔ تو یہ اجوف یائی ماضی ہے اور عین کلمہ یعنی یاء پر فتحہ ہے۔ تو اس فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تو بَیِعْتُ ہوا۔ پھر یاء کی حرکت ما قبل کو دی تو بِیْعْتُ ہوا۔ پھر یاء اور عین کے درمیان اجتماع ساکنین آیا تو یاء کو حذف کردیا تو بعتُ ہوا۔

دوسرا طریقہ: بَیَعْتُ سے بَاعتُ اور پھر بَعْتُ دیا، اور یاء کی مناسبت سے باء کو کسرہ دیا تو بِعْتُ ہوا۔

و اخوات ایشان اور جو اسکے مشابہ ہے۔ که دراصل قَوَلْتُ و بَیَعتُ بُود کہ اصل کے اندر قَولتُ اور بیعتُ تھے۔ این قول اکثر صرفیان ست و زَمحشری نیز ہمین قول اختیار کردہ است ----

سوال۔ این فتحه را چرا درواوی بضمه و دریائے بکسرہ بدل کردن ----

جواب۔ زیرا که واؤ و یاء اس لئے کہ واؤ اور یاء جو ہے از جہت تَحَرُّک متحرک ہونے کی وجہ سے و انفتاح ما قبل اور ماقبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے خواست انہوں نے چاہا، یعنی واؤ اور یاء دونوں متحرک تھے اور اس کا ماقبل مفتوح تھا۔ تو ان دونوں نے چاہا کہ الف ہو جائے۔ که الف گردد کہ الف ہو جائے۔ و این الف از جہت اجتماع ساکنین خواست که بیفتد اور یہ الف چاہتا ہے کہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے۔ و دلالت نَبَود بر حذف واؤ و یاء تو لہٰذا دلالت نہ ہوتی واؤ اور یاء کے حذف پر از انکه ما قبل واؤ ضمه و ما قبل یا کسرہ نَبُود اس وجہ سے کہ واؤ کے ماقبل ضمہ اور یاء کے ماقبل کسرہ نہیں تھا۔ پس ضمه درواوی و کسرہ دریائی آوردند پس ضمہ واوی کے اندر اور کسرہ یائی کے اندر لے آئے۔ تا دلیل باشد بر حذف واؤ و یاء تا کہ دلیل ہو جائے حذف واؤ اور یاء پر۔ و متشابه نگردد اور متشابہ نہ ہو بنائے واوی بیائی و بنائے یائی بواوی واوی کی بنا یائی کے ساتھ اور یائی کی بنا واوی کے ساتھ۔

درس 128۔ سوال۔ واؤ و یاء در قُلتُ و بِعتُ نمیخواہد که الف گردد واؤ اور یاء قلتُ اور بعتُ کے اندر نہیں چاہتے کہ الف ہو جائے از انکه وقوع حرف ساکن بعد واؤ و یاء مانع تعلیل ست اس وجہ سے کہ حرف ساکن کا واقع ہونا واؤ اور یاء کے بعد اس تعلیل سے مانع ہے۔

جواب۔ این سکون عارض ست نه لازم کہ یہ سکون عارضی ہے لازم نہیں ازانکه بلحوق ضمیر پیدا شدہ است اس وجہ سے کہ ضمیر کے ساتھ ملنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ یعنی قَوَلْتُ اور بَیَعْتُ میں لام اور عین کی سکون لازم نہیں ، بلکہ ضمیر مرفوع متصل کے ملنے سے اسکو ساکن کر دیا۔ جیسا کہ قال اصل میں قولَ تھا اور باع اصل میں بَیَعَ تھا۔ پس ان میں لام اور عین متحرک ہے۔ پھر اس لام کو قولت کے اندر ساکن کر دیا، اور عین کو بیعت کے اندر ساکن کر دیا۔ تو معلوم ہوا کہ لام اور عین کی سکون عارضی ہے لازم نہیں ہے۔ اور یہ لام اور عین اس لئے ساکن کر دیا کہ چار حرکتیں مسلسل آتی قَوَلَتُ اور بَیَعَتُ اور یہ ثقل کا موجب بنتا۔

پس واؤ اور یاء متحرک ما قبل فتحہ ہو۔ اور اسکے بعد عارضی سکون ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدل سکتے ہیں۔ اگر واؤ اور یاء متحرک ما قبل فحہ ہو، او اسکے بعد لازمی سکون ہو تو پھر اُس واؤ اور یاء کو الف سے نہیں بدل سکتے۔

سوال: بعد آوردن ضمہ در واوی واوی میں ضمۂ کے لانے کے بعد و کسرہ در یائی اور یائی کے اندر کسرہ لانے کے بعد نیز واؤ و یا از جہت تحرک و انفتاح ما قبل نیز واؤ اور یاء متحرک ہونے کو وجہ سے اور ماقبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے خواست کہ الف گردد یہ واؤ اور یاء چاہتے ہیں کہ الف ہو جائیں۔ و آن الف از جہت اجتماع ساکنین خواست کہ بیفتد اور یہ الف اجتماع ساکنین کو وجہ سے چاہتا ہے کہ گر جائے۔ و دلیل نبود بر حذف واؤ و یاء اور دلیل نہ ہوتی واؤ اور یاء کے حذف پر پس در آوردن ضمہ و کسرہ فائدہ چیست پس ضمہ اور کسرہ کے لانے کا کیا فائدہ ہے۔

جواب۔ لا نسلمُ ہمیں یہ بات تسلیم نہیں ہے واؤ و یاء خواستند کہ واؤ اور یاء چاہتے ہیں کہ الف شوند کہ الف ہو جائے زیرا کہ شرط این تعلیل آن ست اس لئے کہ شرط اس تعلیل کی یہ ہیں کہ واؤ و یاء متحرک باشند بحرکت لازم کہ واؤ اور یاء متحرک ہو حرکت لازمی کے ساتھ و این ضمہ و کسرہ عارض ست اور یہ ضمہ اور کسرہ عارضی ہیں۔ و سِر درین آنست اور راز اسکے اندر یہ ہے، یعنی لازمی حرکت کے اندر راز یہ ہے کہ حرکت لازم ثقیل ست و حرکت عارض ثقیل نیست کہ لازمی حرکت ثقیل ہے اور عارضی حرکت ثقیل نہیں ہوتا و ابدال از جہت ثقل ست نہ از جہت خفت اور واؤ اور یاء کو الف سے بدلنے والا ابدال یہ ثقل کی وجہ سے ہے نہ کہ خفت کی وجہ سے۔

سوال۔ چون این ضمہ و کسرہ عارض ثقیل نیست جب یہ ضمہ اور کسرہ عارضی ثقیل نہیں ہے پس نقل بسوئے ما قبل برائے چہ باشد پس یہ ماقبل کی طرف حرکت کس لئے ہے پھر۔

جواب۔ شرطِ نقل نقل کی شرط جو ہے تَحَقُّقِ حرکت حرکت کا پایا جانا بر واؤ و یاء واؤ اور یاء پر مطلق ست مطلق ہے خواہ لازم باشد خواہ عارض خواہ وہ حرکت لازم ہو یا عارضی بخلاف ابدال بخلاف ابدال۔ کیونکہ ابدال میں واؤ اور یاء پر لازمی حرکت ضروری ہے۔ کہ شرط او تحقق حرکت بر واؤ و یاء لازم ست کہ اُسکی شرط جو ہے وہ حرکت لازمی کا پایا جانا ہے واؤ اور یاء پر زیرا کہ نقل آسْہل ست از ابدال اس لئے کہ نقل آسان ہے ابدال کی بنسبت۔ پس ابدال کے اندر حرکت لازمی کی شرط ہے اور نقل کے اندر حرکت لازمی کی شرط نہیں ہے۔

سوال۔ در خِفْتُ کہ دراصل خَوِفْتُ بُود خفتُ کہ اصل کے اندر خوفتُ تھا۔ چرا کسرۂ عین کلمہ را بضمہ بدل نکردند کیوں عین کلمہ کے کسرے کو ضمہ کے ساتھ نہ بدلا۔ تا دلیل بودے بر حذف واؤ تاکہ دلیل ہوجاتا واؤ کے حذف پر و مُشْتَبَہ نَشُدے بنائے واوی بیائی اور مشتبہ نہ ہوتی واوی کی بناء یائی کے ساتھ۔بظاہر یہ بعتُ کی طرح بنا جو کہ یائي ہے۔ خافَ یَخافُ خوفًا ۔۔ ماضی کی گردان میں خِفْتُ اصل میں خَوِفْتُ بروزن سَمِعْتُ تھا۔ یہاں پر خُفْتُ پڑھنا چاہیے تھا، تا کہ خذف واؤ پر کوئی دلیل ہوتا۔

جواب۔ اینجا کسرہ را بضمہ بدل نکردند یہاں پر کسرہ کو ضمہ کے ساتھ نہیں بدلا از جہت رعایتِ باب رعایتِ باب کی وجہ سے زیرا کہ اصل رعایت باب ست اس لئے کہ اصل رعایتِ باب ہے۔ ازانکہ رعایت باب تعلق بمعنی دارد اس لئے کہ باب کی رعایت معنیٰ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ خوشی اور خوف وغیرہ کے جو معانی ہیں یہ باب سمع سے آتے ہیں۔ جیسا کہ فَرِحَ یَفْرَحُ۔ اسی طرح اگر یہاں خِفتُ کہتے ہیں تو معنیٰ کی رعایت ہوتی ہے اور اگر خُفتُ کہتے ہیں تو لفظ کی رعایت ہوتی، اور پتہ چلتا کہ یہ واوی ہے۔ لیکن معنیٰ کی رعایت لفظ کی رعایت سے زیادہ افضل ہے۔ و رعایت واوی و یائی تعلق بلفظ اور واوی اور یائی کی جو رعایت ہے یہ لفظ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ و رعایت معنی اہم ست از رعایت لفظ اور معنیٰ کی رعایت اہم ہے لفظ کی رعایت سے پس التباس واوی بیائي اسہل است از اشتباہ باب بباب پس واوی کا یائی کے ساتھ التباس ہو جائے یہ زیادہ آسان ہے بنسبت ایک باب کا اشتباہ ہو جائے دوسرے باب کے ساتھ۔

درس 129۔ سوال۔ میبایست کہ رعایت باب در قُلْتُ و بِعْتُ میکردند چاہیے تھا کہ باب کی رعایت قلتُ اور بعتُ کے اندر کرتے و رعایت واوی در خِفْتُ اور واوی کی رعایت خِفتُ میں کرتے ازانکہ اس وجہ سے کہ بَضَم دادن در خِفْتُ التباس ببابِے دیگر نمے آید اگر خفتُ کو ضمہ دے دیتے اور خُفتُ پڑھتے تو دیگر بابوں کے ساتھ التباس نہ آتا زیرا کہ مضارع او یَخَافُ می آید اس لئے کہ انکا مضارع یَخافُ ہے۔ پس معلوم شد پس یَخَافُ سے معلوم ہو جاتا کہ ماضی او بکسرہ عین ست کہ اسکی ماضی عین کے کسرہ کے ساتھ ہے نہ بضم عین و نہ بفتحہ عین نہ تو اسکا ماضی عین کے ضمہ کے ساتھ ہے اور نہ عین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ زیرا کہ بابِ فَعُلَ یَفْعَلُ بضم العین فی الماضی اس لئے کہ باب فَعُلَ یَفْعُلُ ماضی میں عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ، جیسا کہ فعُل میں عین پر ضمہ ہے۔ و فتحھا فی الغابر اور مضارع میں فتحہ کے ساتھ، یعنی یفعَل میں عین کلمہ پر فتحہ ہے۔ در کلام عرب نیامدہ است یہ کلام عرب میں نہیں آیا ہے۔ مگر بر سبیل قلّت مگر انتہائي کم چون کُدْتَّ تکادُ ---- و باب فَعَلَ یَفْعَلُ بفتح العین فی الماضی و المضارع اور باب فعَل یفعَل ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ در اجوف نیامدہ است یہ اجوف کے اندر نہیں آیا ہے۔ بخلاف قُلْتُ بخلاف قلتُ کہ بضم دادن واؤ التباس بباب فَعُلَ یَفْعُلُ بضم العین فی الماضی و المضارع می آید واؤ کو ضمہ دینے سے باب فعُل یفعُل جو کہ ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ ہے التباس آتا ہے۔ و باب فَعُلَ یَفْعُلُ در کلام عرب مطردست اور باب فعُل یفعُل کلام عرب میں عام ہے۔جیسا کہ باب شرُف، باب کرُم وغیرہ و در اجوف نیز آمدہ است اور نیز یہ اجوف کے اندر بھی آیا ہے۔ چون طَالَ یَطُولُ طُولًا فھو طَوِیْلٌ ----- و جادَ یَجُوْدُ جُوْدًا فھو جَوَادٌ --- دونوں باب شرُف سے ہے۔

جواب۔ رعایت باب در خِفْتُ بنقل حرکت ممکن ست خفتُ کے اندر باب کی رعایت نقل حرکت کے ذریعے ممکن ہے ازان جہت کہ حرکت فاء کلمہ مثل حرکت عین کلمہ نیست اس وجہ سے کہ "فا" کلمہ کی حرکت "عین" کلمہ کی حرکت کی طرح نہیں ہے۔ جیسا کہ خَوِفْتُ میں فا کلمہ پر فتحہ اور عین کلمہ پر کسرہ،

دونوں کی حرکت الگ الگ ہے ۔ اس لئے پتہ لگ جائیگا کہ یہ حرکت نقل ہو کر آ رہی ہے، اس کی اپنی حرکت نہیں ہے۔ و در قُلْتُ ممکن نیست اور قُلتُ میں نقل حرکت کے ذریعے باب کی حرکت ممکن نہیں ہے۔ زیرا کہ حرکت فا کلمہ مثلِ عین کلمہ است اس لئے کہ فا کلمہ کی حرکت عین کلمہ جیسے ہے۔ قَوَلْتُ قاف پر بھی فتحہ اور واؤ پر بھی فتحہ۔ پس اگر نقل کنیم فتحہ مفتوح لازم آید پس اکر ہم نقل کریں گے تو مفتوح کا فتحہ لازم آئے گا پس بضرورت رعایت واوی کردہ شد پس ضرورت کی وجہ سے واوی کی رعایت کر دی، یعنی لفظ کی رعایت کی گئی اور باب کی رعایت نہیں کی گئی۔ تا اہمّ و مُہم ہر دو فوت نشود تاکہ اہم اور مُہم دونوں فوت نہ ہو جائے۔ یعنی خفت کے اندر باب کی جو رعایت ہے اور قلت کے اندر لفظ کی جو رعایت ہے دونوں فوت نہ ہو جائے۔ و ایں جواب ضعیف ست اور یہ جواب ضعیف ہے۔

زیرا کہ سائل را میرسَد اس لئے کہ اعتراض کرنے والے کو یہ بات پہنچتی ہے کہ بگوید کہ وہ یوں کہے رعایت باب در قُلْتُ باب کی رعایت قلتُ کے اندر بابدال واؤ بالف واؤ کو الف کےساتھ بدلتے ہوئے و حذف آن الف اور اُس الف کو حذف کرتے ہوئے از جہت اجتماع ساکنین ممکن ست اجتماع ساکنین کی وجہ سے ممکن ہے۔ یعنی قَوَلْتُ سے قالتُ اور پر قَلْتُ ہو جاتا۔ بلکہ جواب باصواب اینست بلکہ درست جواب یہ ہے کہ بگویم کہ ہم کہتے ہیں۔ رعایت باب در خِفْتُ بنقل حرکت ممکن ست کہ باب کی رعایت خفت کے اندر حرکت کے نقل کے ذریعے ممکن ہے۔ یعنی خَوِفتُ سے خِفْتُ میں خا کا کسرہ بتلاتا ہے کہ یہ نقل ہو کر آ رہا ہے۔ اس لئے کہ ماضی میں کبھی بھی فا پر کسرہ نہیں آتا۔اور قَولتُ سے قَلْتُ میں ایک احتمال یہ ہے کہ قاف کا فتحہ اپنا ہے کیونکہ ماضی میں عین کلمہ پر فتحہ آ سکتا ہے، اور دوسرے احتمال یہ ہے کہ یہ فتحہ نقل ہو کر آیا ہو،تو قطعی طور پر فتحہ نہیں چلا کہ اسکا ماضی عین کلمہ کے ساتھ ہے۔ اگر عین کلمہ سے نقل ہو کر آیا ہے تو پھر فتحہ چلا کہ ماضی میں عین کلمہ پر فتحہ ہے، اور اگر نقل ہو کر نہیں آیا تو پھر پتہ نہیں چلتا کہ ماضی میں عین کلمہ کی حرکت کیا ہے۔لہٰذا خفت میں نقل حرکت سے باب کی رعایت کی گئی اور قَلتُ میں نقل حرکت سے بھی باب کی رعایت نہیں ہوتی۔ زیرا کہ کسرۂ فا کلمہ اس لئے کہ فا کلمہ کا کسرۂ دروے اُس لفظ میں بعدِ نقل نقل کے بعد دلالت میکند یہ دلالت کرتا ہے بر باب باب پر ازانجہت کہ ہیچ ماضی بکسرہ فا کلمہ نیامدہ است اس لئے کہ کوئی کلمہ فا کلمہ کے کسرہ کے ساتھ نہیں آئی ہے۔ پس قطعًا معلوم میشود پس قطعی طور پر یہ بات معلوم ہو جائیگی کہ این کسرۂ عین کلمہ است کہ یہ کسرۂ عین کلمہ کا ہے کہ نقل کردہ اند کہ جسے نقل کیا ہے۔

بخلاف فتحہ فا کلمہ بخلاف فا کلمہ کے فتحہ کے ساتھ در قُلْتُ قلتُ کے اندر کہ اُو را دلالتے نیست بر باب کہ اُسکی باب پر دلالت نہیں ہے زیرا کہ احتمال دارد اس لئے کہ یہ فتحہ احتمال رکھتا ہے کہ این فتحہ اصلی باشد کہ یہ فتحہ اصلی ہو، یعنی فا کلمہ کا فتحہ ہو، کیونکہ ماضی میں فا کلمہ پر فتحہ آ سکتا ہے۔ و احتمال دارد کہ این فتحہ عین کلمہ است اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ عین کلمہ کا فتحہ ہو۔ کہ نقل کردہ اند کہ جسے عین کلمہ سے فا کلمہ کی طرف نقل کیا ہے۔ پس قطعًا معلوم نمیشود

پس قطعی اور یقینی طور پر یہ بات معلوم نہیں ہوتی که فتحه عین کلمه است کہ یہ عین کلمہ کا فتحہ ہے۔

پس بضرورت رعایت واوی کرده شد پس ضرورت کی وجہ سے قُلْتُ میں واوی کی رعایت کر دی گئی۔ تا اہم ومہم ہر دو فوت نشود تا کہ اہم اور مہم دونوں فوت نہ ہو جائے۔ یعنی خِفتُ میں باب کی رعایت اور قلت میں لفظ کی رعایت فوت نہ ہو جائے۔ پس در قُلْتُ و بعْتُ حرکت عین کلمه نقل کردند پس قلتُ اور بعتُ میں عین کلمہ کی حرکت نقل کی از جہت رعایت واوی واوی کی رعایت کی وجہ سے و در خِفْتُ از جہت رعایت باب اور خفت کے اندر رعایت باب کی وجہ سے

و در طُلْتُ و هِبْتُ اور طلتُ اور ھبتُ میں از جہت رعایت ہر دو چیز دونوں چیزوں کی رعایت کرتے ہوئے زیرا که دراصل طَوُلْتُ و هَيِبْتُ بُود طَوُلْتُ سے طُلْتُ یہ باب شَرُفَ سے ہے۔ طُلْتُ میں طا کا ضمہ بتلا رہا ہے کہ یہاں واؤ گرا ہے، نیز طا کا ضمہ بتلا رہا ہے کہ اسکا عین مضموم تھا۔ پس یہ باب شرُف سے ہے۔ اسی طرح هِبْتُ اصل میں هَيِبْتُ تھا۔ تو ھا کا کسرہ بتلا رہا ہے کہ یہاں سے یا گری ہے، نیز ھا کا کسرہ بتلا رہا ہے کہ اسکا عین مکسور تھا۔ تو دونوں کی رعایت ہو گئی۔ بضم واؤ و کسرۂ یا۔ واؤ کے ضمہ اور یاء کے کسرہ کے ساتھ۔

درس 130۔ سوال۔ در لَسْتُ که دراصل لَيِسْتُ بکسر یا بُود لَسْتُ کے اندر کہ اصل میں لَیِسْتُ تھا یا کے کسرے کے ساتھ چرا حرکت عین کلمه را نقل نکردند کیوں عین کلمہ کی حرکت نقل نہ کر دی تا دلیل بودے بر حذف یاء تا کہ دلیل ہوتی یاء کے حذف پر و باب اور باب پر چنانکه در هِبْتُ جیسے کہ ھبتُ میں۔ هِبْتُ اصل میں هَيِبْتُ تھا۔ یا کا کسرہ نقل کر کے ما قبل کو دیا اور یا کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرایا تو هِبْتُ ہوا۔ تو ھا کا کسرہ دلالت کرتا ہے کہ عین کلمہ مکسور تھا اور نیز باب کے کسرے پر بھی دلالت کرتا ہے۔

جواب۔ لَسْتُ فعل ست جاری مجرائے حرف لَسْتُ فعل ہے اور قائم مقام حرف کے ہے۔ لستُ میں مشابہت غالب ہے حرف کے ساتھ، نیز مضارع، امر وغیرہ کا گردان بھی اس سے نہیں آتا۔ چون خواستند که تصرف افعال ازوے نفی کُنَنْد جب چاہا کہ اِس سے افعال کی تصرف کی نفی کر دے، جیسا کہ مضارع، امر وغیرہ کی گردان اس سے نہیں آتا۔ از جہت غلبه مشابہت او بحرف اس وجہ سے کہ اس کی مشابہت حرف کے ساتھ ہے بدین سبب فا را مفتوح داشتند اسی وجہ سے فا کلمہ کو مفتوح رکھا و عین کلمه را ساکن کردند اور عین کلمہ یعنی یاء کو ساکن کر دیا تا یا الف نگردد تا کہ وہ یاء الف نہ ہو جائے و بعد اتصال ضمیر متحرک اور ضمیر متحرک کے مل جانے کے بعد، یہ جو تاء ضمیر آخر میں ملی ہوئی ہے۔ عین کلمه را از جہت التقائے ساکنین حذف کردند اور پھر عین کلمہ یعنی یاء کو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہ کی وجہ سے گرایا۔ جب متحرک ضمیر تاء آخر میں ملی تو اس کی وجہ سے ماقبل کا سین ساکن ہوا۔

سوال چرا نگویند که دراصل قُلْتُ قَوُلْتُ بود بضم عین یہ کیوں نہیں کہتے کہ قُلْتُ اصل کے اندر قَوُلْتُ تھا عین کے ضمہ کے ساتھ۔ مصنفؒ نے فرمایا تھا کہ قلتُ اصل میں قَوَلْتُ تھا۔ یعنی واؤ کے فتحہ کے ساتھ۔ و

اصل بعثُ بَیِعْثُ بود بکسر عین اور بِعْثُ کی اصل بَیِعْثُ تھی عین کے کسرہ کے ساتھ۔ مصنفؒ نے فرمایا تھا کہ بعثُ کی اصل بَیَعْثُ ہے۔ تا حاجت بدل کردن فتحہ بضمہ و کسرہ نبا شد تا کہ فتحہ کو ضمہ اور کسرہ کی طرف بدلنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ یعنی واوی میں فتحہ کو ضمہ سے بدلا اور یائی میں فتحہ کو کسرہ سے بدلا۔ اگر یوں کہتے کہ اصل قوُلتُ اور بَیَعتُ ہے تو پھر اس تبدیلی کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

جواب۔ زیرا کہ باب فَعُلَ یَفْعُلُ اس لئے کہ باب فعُل یفعُل یعنی باب شرُفَ بضم العین فی الماضی و المضارع عین کے ضمہ کے ساتھ ماضی اور مضارع کے اندر متعدی نیا مدہ است یہ متعدی نہیں آیا ہے۔ و قُلْتُ متعدیست اور قُلتُ متعدی ہے۔

اور اگر قلتُ کی اصل قَوُلتُ مان لیتے تو پھر یہ باب فعُل یفعُل سے بن جاتا۔ اور یہ باب فعُل یفعُل لازم ہے۔ جبکہ قال یقول متعدی ہے۔ قول کے لئے ہمیشہ مقولہ چاہیے۔ اور یہی مقولہ مفعول ہوتا ہے۔ جیسا کہ "قلتُ لزیدٍ" میں نے زید سے کہا۔ تو کیا کہا، آگے مقولہ چاہیے تا کہ بات پوری ہو جائے۔ "اِئْتِی بالماء" اسکا مقولہ ہے۔ اس لئے مصنفؒ نے فرمایا کہ قلتُ کی اصل قوَلتُ ہے باب نصر سے نہ کہ قَوُلتُ ہے باب شرُف سے۔

سوال کے اندر دوسرا اعتراض یہ تھا، کہ مصنفؒ نے فرمایا تھا کہ بعثُ کی اصل بَیَعْتُ آتی ہے۔ جبکہ مصنفؒ کو یوں کہنا چاہیے تھا کہ بعثُ کی اصل بَیِعْثُ ہے۔ اگر اس کی اصل بَیِعْثُ عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ مان لی جائے تو معلوم ہوا کہ اِسکے ماضی میں بھی عین پر کسرہ ہے اور مضارع میں بھی عین پر کسرہ۔ تو یہ باب فعِل یفعِل یعنی باب حسِبَ سے ہوا۔چونکہ باع یبیعُ تو اجوف ہے، حالانکہ اجوف باب فعِل یفعِلُ سے نہیں آتا۔ و باب فَعِلَ یَفْعِلُ بکسرالعین فی الماضی والمضارع در اجوف نیامدہ است اور باب فعِل یفعِلُ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ اجوف سے نہیں آیا ہے۔ و بعثُ اجوف ست اور بعثُ تو اجوف ہے۔

و بعضے صرفیاں فتح را در واوی بضمہ و در یائی بکسرہ بدل نمیکنند اور بعض صرفی حضرات واوی کے اندر فتحہ کو ضمہ کے ساتھ اور یائی میں فتحہ کو کسرہ کے ساتھ نہیں بدلتے۔ و میگویند اور وہ کہتے ہیں کہ واؤ و یاء را کہ واؤ اور یاء کو در مثل قلتُ و بعتُ قلتُ اور بعتُ کے مثل میں کہ دراصل قَوَلْتُ و بَیَعْتُ بود کہ دراصل قَوَلْتُ اور بَیَعتُ تھے۔ از جہت تحرک و انفتاح ما قبل بالف بدل کردند اس کے متحرک ہونے اور ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے الف سے بدل دیا۔ یعنی واؤ اور یاء متحرک ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے الف سے بدل دیا۔ و آن الف را از جہت التقائے ساکنین حذف کردند اور اس الف کو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف کر دی۔ پس فا کلمہ را در واوی ضمہ دادند پس فا کلمہ کو واوی کے اندر ضمہ دے دیا، تو قَلتُ سے قُلْتُ ہوا۔ و در یائی کسرہ دادند اور یائی کے اندر کسرہ دے دیا۔ تو بَعْتُ سے بِعْتُ ہوا۔ تا ضمہ دلالت کند بر حذف واؤ و کسرہ دلالت کند بر حذف یاء تا کہ ضمہ دلالت کرے حذف واؤ پر اور کسرہ دلالت کرے حذف یاء پر۔ وایں قول سیبویہ است و ابن حاجب ہمیں قول اختیار کردہ اور یہ قول امام سیبویہؒ کا ہے۔ اور علامہ ابن حاجب جنہوں نے کافیہ لکھا ہے اُنہوں نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

دیگر ہر واؤ و یاء کہ در فعل مضارع و مانند آن دوسرا ہر وہ واؤ اور یاء جو فعل مضارع اور اس جیسے جو لفظ ہیں اُن میں، یعنی اُن کا وزن فعل مضارع جیسا ہو بجائے عین کلمہ اور وہ واؤ اور یاء عین کلمہ کی

جگہ آئے یعنی اجوف ہو۔ مضموم یا مکسور باشد اور وہ واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہو و ماقبل او ساکن اور اُن کا ماقبل ساکن ہو واجب بَود تو واجب ہے که ضمه و کسره عین کلمه را نقل کُنند که عین کلمه کی ضمه اور کسره کو نقل کرے و بَفا دہند اور فا کلمه کو دے دیں برائے موافقت ماضی ماضی کی موافقت کے لئے، ماضی کے اندر چونکه اعلال ہوا ہے اور مضارع جو ماضی کی فرع ہے اُس کی اندر بھی اعلال ہوگا۔ ازانکه بنائے فعل مضارع از فعل ماضی ست اسی لئے که فعل مضارع کی بناء فعل ماضی سے ہے اگر چه ضمه و کسره بر واؤ و یاء بعد سکون ثقیل نسیت اگر چه ضمه اور کسره واؤ اور یاء پر سکون کے بعد ثقیل نہیں ہے۔ جیسا که ظَبْیٌ، دَلْوٌ وغیره۔ لیکن یه اعلال ماضی کی موافقت کی وجه سے کیا۔ چون یَقُول یَبِیع که دراصل یَقْوُلُ و یَبْیِـعُ بوده است ۔۔۔

سوال۔ موافقت ماضی ابدال واؤ و یاء بالف تقاضا میکند نه نقل حرکت از ایشان (بنقل کتابت کی غلطی ہے، نه نقل صحیح ہے) ماضی کی موافقت اُن سے نقل کی حرکت کا تقاضا نہیں کرتی بلکه واؤ اور یاء کو الف سے بدلنے کا تقاضا کرتی ہے۔ جیسا که یقول اور یبیع میں حرکت نقل کیا۔ جبکه قال اور باع میں واؤ اور یاء الف سے بدلا۔ تو ماضی ابدال کا تقاضا کرتی ہے۔

جواب۔ آرے جی ہاں موافقت ماضی ہمیں تقاضا میکند ماضی کی موافقت یہی تقاضا کرتی ہے۔ و لیکن اگر یَقالُ و یَباعُ بفتح میگفتندے لیکن اگر یَقالُ اور یَباعُ فتحه کے ساتھ کہتے (یُقال اور یُباع کتابت کی غلطی ہے) التباس بباب یَخَافُ و یَهَابُ می آمدے تو التباس باب یَخافُ اور یَهابُ کے ساتھ آتا۔ یعنی یقول بتا رہا ہے که یه باب نصر سے ہے۔ اگر یقال پڑھتے تو پھر باب خافَ یخافُ کے ساتھ التباس آتا۔ اور اگر یباعُ پڑھتے تو باب هابَ یهاب والی صورت بن جاتی۔ اور چونکه یه یبیعُ بتا رہا ہے که یه باب ضرب سے ہے۔ پس بضرورت تعلیل بنقل اختیار اُفتاد پس ضرورت کی وجه سے نقل کی تعلیل اختیار ہوئی۔ نه بابدال نه که ابدال کی تعلیل اختیار کی۔ تا دروے نیز تَغیِرے و تصرُّفے باشد تاکه اِن میں بھی تغیر اور تصرف ہو جائے جس طرح ماضی کے اندر تصرف اور تغیر ہوا تھا۔

باآنکه در ماضی در بعضِ محل ساتھ اس کے که ماضی کے اندر بعض جگه پر بنقل نیز تعلیل شده است نقل کے ساتھ تعلیل ہوئی ہے۔ یعنی جس طرح مضارع میں نقل والی تعلیل کی گئی تو اسی طرح ماضی میں بھی بعض جگه نقل والی تعلیل کی گئی ہے، تو یه مضارع کا ماضی کے ساتھ موافقت ہوا۔ چنانکه در قلتُ جیسا که قلتُ کے اندر۔ قلتُ اصل میں قَوَلْتُ تھا۔ واؤ کی فتحه کو ضمه کیا اور پھر ماقبل کو نقل کیا تو قُلْتُ ہوا۔ و بعتُ اور بعتُ میں بھی۔ بعت اصل میں بَیَعْتُ تھا۔ یاء کی فتحه کو کسره کیا اور پھر ماقبل کو نقل کیا تو بِعْتُ ہوا۔ و قیل و بیع اور اسی طرح قیل اور بیع کے اندر۔ قیل اصل میں قُوِلَ تھا۔ واؤ کی حرکت ماقبل کو نقل کیا، اور پھر واؤ کو ما قبل کسره کی وجه سے یاء کر دیا تو قیلَ ہوا۔ اسی طرح بیع اصل میں بُیِـعَ تھا۔ یہاں بھی یاء کی کسره کو نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ و جُز آن اور اِن کے علاوہ میں

و در یَقُلْن کہ دراصل یقْوُلْنَ بُود --- چون عمل بقانون مذکور کردند جب اس مذکورہ قانون پر عمل کیا، یعنی واؤ کی ضمہ کو قاف کی طرف نقل کیا تو یَقُوْلْنَ ہوا۔ دو ساکن بہم آمدند دو ساکن اکھٹے آئیں۔ یکے واؤ دوم لام ایک واؤ اور دوسرا لام واؤ را بیفگنند واؤ کو گرایا یَقُلْنَ شد یَقُلْنَ ہوا۔

و ہمچنین در قل اور اسی طرح قُل کے اندر کہ دراصل اُقْوُلْ بودہ است بروزن اُنصُر۔ چون بدین قانون عمل کردند جب اس قانون پر عمل کیا، اُقْوُلْ سے اُقُوْلْ ہوا۔ دو ساکن بہم آمدند دو ساکن اکھٹے آئیں یکے را حذف کردند اُقُلْ ماند ایک ساکن یعنی واؤ کو حذف کیا تو اُقُل رہ گیا۔ بعدہ ہمزہ وصل را از جہت استغناء حذف کردند قُلْ شدد اس کے بعد ہمزہ وصل کو حاجت نہ ہونے کی وجہ سے حذف کیا اور قُل ہوا۔ یعنی اُقْوُل میں قاف ساکن تھا اور ابتدا بالسکون محال ہے۔ اس لئے ہمزہ وصل لایا تھا۔ اور قُل کے اندر قاف متحرک ہے لہٰذا ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی۔ اسی لئے ہمزہ وصل کو گرایا۔ این اصل باعتبار وضع ست یہ اصل وضع کے اعتبار سے ہے۔

اما باعتبار آنکہ بنائے امر باقی اس اعتبار سے کہ امر کا بنانا جو ہے بعد تعلیل مضارع ست مضارع کے تعلیل کے بعد ہے۔ دراصل قُوْلُ بود بضم لام تو قُل اصل میں قُوْلُ تھا لام کے ضمہ کے ساتھ۔ بعدہ لام ساکن شد از جہت امر اسکے بعد لام ساکن ہوا امر کی وجہ سے، کیونکہ امر کا آخر ساکن ہوتا ہے۔ و واؤ افتاد از جہت التقائے ساکنین قُل شد اور واؤ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ امر چونکہ مخاطب کے صیغے سے بنتا ہے۔ اور مضارع میں مخاطب کا صیغہ باب نصر میں تَنْصُرُ یعنی تَقْوُلُ ہے۔ واؤ کی حرکت قاف کو دیا تو تَقُوْلُ ہوا۔ پھر تا کو گرا اور لام کو ساکن کر دنیا تو قُوْلْ ہوا۔ پھر واؤ التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا تو قُلْ ہوا۔

و ہمچنین در مَقُوْلٌ کہ دراصل مَقْوُوْلٌ بُود --- مَقُوْلٌ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ قال یقول قولًا فھو قائل و قیل یقال قولًا فذاک مقولٌ۔ مقوول بروزن منصُورٌ۔ چون عمل بدین قانون مذکور کردند جب اس قانون پر عمل کیا تو۔ مَقْوُوْلٌ سے مَقُوْوْلٌ بنا۔ پھر مَقُوْلٌ ہوا۔ اب اختلاف اس میں ہے کہ کونسا واؤ گرا ہے۔

دو ساکن بہم آمدند دو ساکن اکھٹے آئے نزدیک سیبویہ واؤ دوم افتاد امام سیبویہؒ کے نزدیک دوسرا واؤ گرا۔ بعض علماء کے نزدیک دوسرا واؤ گرا ہے۔ اُن کے نزدیک پہلا واؤ عین کلمہ کے مقابلے میں ہے، جیسا کہ مقوول بروزن مفعول۔ تو دوسرا واؤ زائد ہے اور پہلا واؤ اصلی ہے۔ اور زائد واؤ کو گرانا زیادہ لائق ہے۔ لہٰذا مقولٌ میں جو واؤ باقی ہے وہ واؤ عین کلمہ والا ہے۔اور وہ جو زائد تھا وہ گر گیا۔اور اب اس مَقُوْلٌ کا وزن مَفُعْلٌ ہے۔عین اس لئے ساکن ہے کہ اس کا ضمہ نقل کر کے ما قبل کو دیا تھا۔

و نزدیک اخفش واؤ اول اُفتاد اور امام اخفشؒ کے نزدیک پہلا واؤ گرا۔ اور بعض نحویوں کے نزدیک وہ جو دوسرا واؤ ہے وہ نہیں گرے گا بلکہ پہلا واؤ گرے گا۔اُن کے نزدیک یہ دوسرا واؤ علامت ہے مفعول کا۔ اور علامت کو نہیں گرایا جاتا۔ اور اس قول کے مطابق مقولٌ کا وزن مَفُوْلٌ ہے۔ و مَقُوْلٌ شد اور مقولٌ ہوگیا۔

و ہمچنین مَبِیْعٌ کہ دراصل مَبْیُوْعٌ بُود --- چون بدین قانون عمل کردن جب اس قانون پر عمل کیا، یعنی یاء کا ضمہ باء کو دیا۔ یعنی مَبُیْوْعٌ ہوا۔ دو ساکن بہم آمدند دو ساکن اکھٹے آئے۔ واؤ را حذف کردند نزدیک سیبویہ واؤ کو حذف کردیا امام سیبویہؒ کے نزدیک۔ یعنی مَبُیْعٌ ہوا۔ زیرا کہ یاء اصلی ست و واؤ زائدہ است اس لئے کہ یاء اصلی ہے اور واؤ زائدہ ہے۔ و ضمۂ ما قبل یا را بکسرہ بدل کردند اور یاء کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ یعنی مَبِیعٌ ہوا۔ تا یاء سلامت ماند مَبِیْعٌ شد تا کہ یاء سلامت رہے تو مبیعٌ ہوا۔

و نزدیک اخفش یا را حذف کردند اور امام اخفشؒ کے نزدیک یاء کو حذف کیا۔ مَبْیُوْعٌ جو کہ مَبُیْوْعٌ بنا تھا۔ اب مَبُوْعٌ ہوا۔ زیرا کہ واؤ علامت مفعول ست اس لئے کہ واؤ مفعول کی علامت ہے۔ و ضمہ ما قبل یا را بکسرہ بدل کردند اور یاء کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ چونکہ یاء کو گرایا تھا تو مَبُوْعٌ میں با کو کسرہ دیا تو مَبِوْعٌ ہوا۔ واؤ ساکن از جہت کسرہ ما قبل یاء گردید واؤ ساکن کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء کردیا تو مَبِیْعٌ ہوا۔ مبیعٌ شد مبیعٌ ہوا۔

و بعضے صرفیان پیش از اعلال تحویل میکُنَنْد اور بعض صرفیان اعلال سے پہلے تحویل کرتے ہیں، یعنی بدلتے ہیں۔ کہ از مَبْیُوْعٌ مَبْیِوْعٌ آوردند ---یعنی واؤ کی حرکت کو تبدیل کر کے کسرہ کیا۔ واؤ را از جہت کسرۂ ما قبل بیاء بدل کنند پھر واؤ کو ماقبل کسرے کی وجہ سے یاء سے بدلتے ہیں۔ تو مَبْیِیْعٌ و بعدہ بقانون مذکور کسرہ از یاء نقل میکنند اور اُس کے بعد مذکورہ قانون سے یاء سے کسرہ کو نقل کرتے ہیں۔ و بما قبل میدہند اور ماقبل کو دے دیتے ہیں۔ تو مَبِیْیْعٌ ہوا۔ و یک یاء از جہت اجتماع ساکنین حذف میکنند اور ایک یاء کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کردیتے ہیں۔ تو مَبِیعٌ ہوا۔

بدانکہ جان لے تو کہ استعمال اصل دریائی بسیار آمدہ است یائی کے اندر اصل کا استعمال زیادہ آیا ہے۔ جو اجوف یائی ہے اُس کے اندر اصل کا استعمال زیادہ ہے۔ اگر چہ شاذ ست اگرچہ شاذ ہے۔ چون مَعْیُوْبٌ و مَدْیُوْنٌ و مَبْیُوْعٌ جیسا کہ معیوبٌ، مدیونٌ اور مبیوعٌ میں و درواوی اَنْدَک اور واوی کے اندر تھوڑا چون مَصْوُوْنٌ و مَقْوُوْلٌ جیسا کہ مصوُونٌ اور مقوُولٌ میں۔

و ہمچنین در اُغِیثَ و اُسْتُغِیثَ و مُغِیْثٌ و مُسْتَغِیْثٌ اور اسی طرح ہے اغیث، استغیث، معیثٌ اور مستعیثٌ میں کہ دراصل اُغْوِثَ و اُسْتُغْوِثَ و مُغْوِثٌ و مُسْتَغْوِثٌ بُود اصل میں یہ الفاظ تھے۔ ان سب میں واؤ کا کسرہ ما قبل حرف کو دیا، اور واؤ کو کسرے کے مطابق یاء سے بدلا۔ چون بقانون مذکور عمل کردند جب مذکورہ قانون پر عمل کیا کسرہ از واؤ نقل کردہ بما قبل دادند کسرہ واؤ سے نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ واؤ ساکن او جہت کسرہ ما قبل یاء گشت اور وہ واؤ ساکن ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء ہو گیا۔

فصل چہارم در بیان قوانین اعلال ناقص

چوتھی فصل اعلال کے قوانین کے بیان میں

یکے آنکہ ہر واؤ و یاء کہ در طرف اُفتد ایک تو یہ قانون ہے کہ ہر وہ واؤ اور یاء جو کہ طرف میں واقع ہو، یعنی ایک جانب میں واقع ہو۔ یا در حکم طرف یا طرف میں تو نہیں لیکن طرف کے حکم میں ہے۔ بسبب اتصال چیزیکہ لازم نبا شد بوجہ مل جانے کے ایسی چیز کے جو کہ لازم نہ ہو۔ یعنی ایسی چیز کلمہ کے ساتھ مل گئی جو اس کلمہ کے ساتھ لازم نہیں۔ تو اس چیز کے ساتھ ملنے کی وجہ سے واؤ اور یاء اب طرف میں نہیں رہے درمیان میں آئے۔ چونکہ وہ چیز لازمی تو نہیں اس لئے یہ واؤ اور یاء کو طرف کے حکم میں شمار کرتے ہیں۔ چون تائے عارض جیسا کہ عارضی تاء یعنی وہ تاء جو کبھی کلمہ کے ساتھ جُڑتی ہے اور کبھی الگ ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ضاربۃٌ والی تاء عارضی ہے۔ اور یہ ضاربٌ میں نہیں آتا۔ و پیش ازوے الف زائدہ باشد اور اس واؤ اور یاء سے پہلے الف زائدہ ہے۔ ہمزہ گردد تو وہ واؤ اور یاء ہمزہ ہو جائیں گے۔

چون کِساءٌ و رداءٌ و عَدَّاءَةٌ و سَقَّاءَةٌ کہ دراصل کِسَاوٌ واؤ طرف میں ہے اور اس سے پہلے الف زائد ہے، تو واؤ سے ہمزہ ہوا۔ کساوٌ سے کساءٌ ہوا۔ و رِدایٌ یہاں یاء طرف میں ہے اور اس سے پہلے الف زائدہ ہے تو ہمزہ سے بدلا اور رداءٌ ہوا۔ و عَدَّاوَةٌ یہاں تاء عارضی ہے اور واؤ طرف کے حکم میں ہے اور اس سے پہلے الف زائد ہے تو واؤ سے ہمزہ ہوا اور عدّاءَۃٌ ہوا۔ و سَقَّایَةٌ بُود یہاں بھی تاء عارضی ہے اور یاء طرف کے حکم میں ہے اور اس سے پہلے الف زائد ہے تو یاء سے ہمزہ ہوا اور سقاءَۃٌ ہوا۔

بخلاف هِدایةٌ و عَدَاوَةٌ و سِقَایَةٌ و شِقَاوَةٌ کہ تاء لازم ست ان الفاظ میں تاء لازمی ہے۔ جیسا کہ ھدایۃٌ لفظ تو استعمال ہے ھِدایٌ استعمال نہیں ہوتا۔اور ان کا الف زائد ہے۔

و بخلاف ثَایٌ و رَایٌ کہ الف اصلی ست بخلاف ثایٌ اور رایٌ کہ انکا الف اصلی ہے۔

سوال۔ بالا گزشتہ است اوپر گزرا ہے کہ ضمہ و کسرہ بر واؤ و یاء بعد سکون ثقیل نیست کہ ضمہ اور کسرہ واؤ اور یاء پر سکون کے بعد ثقیل نہیں۔ پس بایستی کہ واؤ در کساءٌ و یاء در رداءٌ سلامت ماندے پس چاہیے کہ واؤ جو کساءٌ میں ہے اور یاء جو رداءٌ میں ہے سلامت باقی رہے۔ و اعلال نشدے اور اعلال نہ ہو۔ ہمچنین در قائلٌ و بائعٌ اسی طرح قائلٌ اور بائعٌ میں بھی۔ قائلٌ اصل میں قاولٌ اور بائعٌ اصل میں بایعٌ تھا۔ اس میں اعلال نہیں ہونا چاہیے تھا۔ واؤ کو واؤ رکھتے اور یاء کو یاء رکھتے۔ کیونکہ اس سے ماقبل ساکن آیا ہے۔

جواب۔ ضمہ و کسرہ بر واؤ و یاء بعد سکون وقتے ثقیل نیست ضمہ اور کسرہ واؤ اور یاء پر سکون کے بعد اُس وقت ثقیل نہیں ہے کہ ساکن ما قبل واؤ و یاء الف زائدہ نبا شد کہ ساکن جو کہ واؤ اور یاء سے ماقبل ہے وہ الف زائدہ نہ ہو۔ و اینجا ساکن ما قبل ایشان الف زائدہ است اور یہاں واؤ اور یاء سے ماقبل ساکن الف زائدہ ہے۔ ازانکہ الف زائدہ درحکم عدم ست اس وجہ سے کہ الف زائدہ عدم کے حکم میں ہے۔ یعنی نہ ہونے کے حکم میں ہے۔ پس چون دانستی کہ واؤ و یاء بعد حرف متحرک ست پس ایسا ہی ہے کہ واؤ اور یاء حرف متحرک کے بعد ہے۔

دیگر ہر واؤ کہ در طرف افتد یا در حکم طرف دوسرا قانون کہ ہر وہ واؤ جو کہ طرف میں ہو یا طرف کے حکم میں ہو۔ بسبب اتصال چیزیکہ لازم نبا شد بوجہ مل جانے کے ایسی چیز سے جو کہ لازم نہ ہو۔ چون الف ضمیر و تائے تانیث جیسا کہ الف ضمیر اور تائے تانیث و ما قبل او مکسور باشد اور اُس واؤ کا ما قبل مکسور ہو آن واؤ یاء گردد وہ واؤ یاء ہو جاتا ہے۔

چون دُعِیَ و رَضِیَ و قَوِیَ و دُعِیَا و رَضِیَا و قَوِیَا و یُغزیانِ و یُرْضِیانِ و داعیةٌ و راضیةٌ کہ دراصل دُعِوَ و رَضِوَ و قَوِوَ و دُعِوَا و رَضِوَا و قَوِوَا و یُغْزِوانِ و یُرْضِوانِ و دَاعِوَةٌ و راضوَةٌ بُود ان سب کی اصل بتا دی۔

و در دُعُوْا کہ دراصل دُعِوُوْا بُود ۔۔ دُعِیَ دُعِیا دُعُوْا جمع مذکر غائب مجہول کا صیغہ ہے باب نصر سے ناقص واوی سے بروزن نُصِرُوا۔ چون بقانون مذکور عمل کردند جب مذکورہ قانون پر عمل کیا۔ دُعِیُوْا شد یہاں واؤ طرف کے حکم میں ہے اور ماقبلِ واؤ کسرہ ہے تو واؤ یاء ہوا۔ دُعِیُوْا بنا۔ ضمہ بر یاء دشوار داشتند نقل کردہ بما قبل دادند ضمہ یاء پر دُشوار تھا تو نقل کر کے ما قبل کو دیا۔ دُعُیْوْا ہوا۔ دو ساکن بہم آمدند دو ساکن اکھٹے آئیں۔ یکے یاء دوم واؤ ایک یاء اور دوسرا واؤ یاء افتاد دُعُوْا شد یاء گر گئی دُعُوْا ہو گیا۔ این اصل باعتبار وضع ست دُعُوْا کہ اصل دُعِوُوْا وضع کے اعتبار سے ہے۔

اما باعتبار آنکہ بناے جمع باقی بایں اعتبار کہ جمع کی بناء بعد تعلیل واحد ست واحد کی تعلیل کے بعد ہے۔ جب واحد کے اندر وہ واؤ پہلے سے یاء بنی ہے تو پھر جمع کے اندر دوبارہ واؤ کہنے کی ضرورت نہیں۔ یعنی دُعِیَ اصل میں دُعِوَ بروزن نُصِرَ تھا۔تو آگے دُعِیَ سے جمع دُعِیُوْا بنے گا۔ دراصل دُعِیُوْا بُود دُعُوْا اصل میں دُعِیُوْا تھا۔ ضمہ بر یا ثقیل داشتہ نقل کردہ بما قبل دادند ضمہ کو یاء پر ثقیل سمجھا نقل کر کے ما قبل کو دیا۔ تو دُعُیْوْا ہوا۔ بعد ازالہ حرکت ما قبل ماقبل کی اپنی حرکت گرانے کے بعد۔ یعنی عین پر جو کسرہ تھا اُس کو گرایا اور عین کو ضمہ دیا۔ التقائے ساکنین شد درمیان یا و واؤ یا افتاد دُعُوْا شد تو یاء اور واؤ کے درمیان التقائے ساکنین ہوا۔ یاء گر گئی تو دُعُوْا ہوگیا۔

و در داعٍ کہ دراصل دَاعِوٌ بودہ است ۔ داع اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ دَعیٰ یدعُوْ دُعاءً فھو داعٍ ناقص واوی باب نصر۔ چون بقانون مذکور عمل کردند جب مذکورہ قانون پر عمل کیا۔ داعوٌ یعنی داعِوُنْ۔ واؤ طرف میں تھا اور ماقبل میں کسرۂ تھا تو واؤ کو یاء کر دیا تو داعِیُنْ یعنی داعیٌ ہوا۔ داعیٌ شد تو داعیٌ ہوا۔ در حالت رفعی و جری حالت رفعی اور جرّی میں۔ نحو جاءنی داعٍ و مررتُ بداعٍ ۔۔۔ ضمہ و کسرہ بر یاء دشوار داشتند ساکن کردند ضمہ اور کسرہ کو یاء پر دشوار سمجھا تو یاء کو ساکن کر دیا۔ تو داعِیْنْ ہوا۔ دو ساکن بہم آمدند یاء و تنوین یاء افتاد داعٍ شد دو ساکن اکھٹے آئیں یاء اور نون تنوین، تو یاء گر گئی پس داعٍ ہوا۔

سوال۔ از جہت اجتماع ساکنین تنوین چرا نیفتاد اجتماع ساکنین کی وجہ سے تنوین کیوں نہیں گری۔

جواب۔ زیرا چہ تنوین حرف صحیح ست اس لئے کہ تنوین حرف صحیح ہے۔ و یاء حرف علت اور یاء حرف علّت ہے۔ و حذف حرفِ علت اولیٰ ترست از حذف حرف صحیح اور حرف صحیح کے حذف کے مقابلے میں حرف علّت کی حذف زیادہ بہتر ہے۔

و در عِوضٌ و عِوجٌ واؤ یا نگشت اور عوض اور عوج کے اندر واؤ یاء نہیں ہوا۔ با آنکہ ما قبل واؤ مکسور ست باوجود اِسکے کہ واؤ کا ماقبل مکسور ہے۔ ازانکہ در طرف و حکم طرف نیست اس وجہ سے کہ یہ طرف میں یا طرف کے حکم میں نہیں ہے۔

اشکال: و اعلال قِنْیَۃٌ کہ دراصل قِنْوَۃٌ بُود اور قنیۃ کا اعلال کہ اصل میں قنوۃ تھا۔ با آنکہ ما قبل واؤ مکسور نیست باوجود اسکے کہ واؤ کا ماقبل مکسور نہیں ہے۔ شاذست خلافُ القیاس ہے۔ و بعضے گویند اور بعض علماء فرماتے ہیں۔ کہ حرف ساکن را اعتبار نیست کہ حرف ساکن کا اعتبار نہیں ہے۔ و حکم او حکم معدوم ست اور ساکن کا حکم نہ ہونے کے حکم میں ہے۔ پس ما قبل واؤ در حکم مکسور ست پس واؤ کا ماقبل مکسور کے حکم میں ہے۔

سوال۔ اگر حرف ساکن در حکم معدوم بودے اگر حرف ساکن معدوم کے حکم میں تھا بایستی کہ در قَاوَلَ و بَایَعَ واؤ و یاء را بالف بدل میکردند چاہیے تھا کہ قاوَلَ اور بایَعَ میں واؤ اور یاء کو الف سے بدلتے ۔ زیرا کہ واؤ و یاء متحرک ست و ما قبل در حکم مفتوح ست اس لئے کہ واؤ اور یاء متحرک ہے اور ماقبل اسکا مفتوح کے حکم میں ہے۔

جواب۔ اگر واؤ و یاء را با الف بدل میکردند اگر واؤ اور یاء کو الف کر دیتے یک الف از جہت اجتماع ساکنین بیُفتادے تو ایک الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتا۔ تو قاوَل سے قالَ اور بایعَ سے باعَ بن جاتا۔ التباس ثلاثی مزید فیہ بثلاثی مجرد آمدے تو التباس ثلاثی مزید فیہ کا ثلاثی مجرد کے ساتھ آتا۔

دیگر ہر واؤ و یا کہ در لام کلمہ مضموم باشد دوسرا ہر وہ واؤ اور یاء جو لام کلمہ میں ہو اور مضموم ہو و ما قبل او نیز مکسور یا مضموم بَود اور اُس کا ماقبل مکسور یا مضموم ہو۔ آن واؤ و یا را ساکن کنند اُس واؤ اور یاء کو ساکن کرتے ہیں۔ بغیر نقل حرکت حرکت نقل کئے بغیر۔

چون یَدْعُوْ و یَرْمِیْ کہ دراصل یَدْعُوُ و یَرْمِیُ بودہ است --- و یا بنقل حرکت اور یا نقل حرکت کے ساتھ ساکن کر دیں گے۔ چون تَدْعِیْنَ و تَرْمِیْنَ کہ دراصل تَدْعُوِیْنَ و تَرْمِیِیْنَ بُود -- تدعین واحد مؤنث حاضر باب نصر سے۔ اس کا اصل تدعُوین بروزن تنصُرِینَ بعد نقل حرکت نقل حرکت کرنے کے بعد یاء در ترمیِیْنَ ترمییِنَ کے اندر یاء جو ہے از جہت اجتماع ساکنین بیُفتاد اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ و واؤ در تَدْعُوِیْنَ اور واؤ تدعُوِیْنَ کے اندر جو ہے از جہت کسرہ ما قبل یاء گشت ما قبل کے کسرہ کو وجہ سے یاء ہو گیا۔ و آن یا راء از جہت اجتماع ساکنین بیفتاد اور وہ یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

و در یَدْعُوْنَ جمع مذکر غائب و تَدْعُوْنَ جمع مذکر حاضر یدعون اور تدعون جو ہیں کہ دراصل یَدْعُوُوْنَ و تَدْعُوُوْنَ بُود یدعون بروزن یَنْصرون اور تدعون بروزن تَنْصرون-- چون بقانون مذکور عمل

کردند جب مذکورہ قانون پر عمل کیا۔ دو ساکن بہم آمدند یکے را حذف کردند دو ساکن اکھٹے آئے تو ایک کو حذف کر دی۔ یَدْعُوْنَ و تَدْعُوْنَ شُد تو یدعون اور تدعون ہو گئے۔

اما یَدْعُوْنَ جمع مؤنث غائب باقی یَدْعُوْن جمع مؤنث غائب کا صیغہ بھی آتا ہے بروزن یَنْصُرْنَ، یہاں کوئی اعلال نہیں ہوا ہے۔ و تَدْعُوْنَ جمع مؤنث حاضر اور تَدْعُوْنَ جمع مؤنث حاضر ہمچوں تَنْصُرْنَ، یہاں بھی کوئی اعلال نہیں ہوا ہے۔ بر اصل خودست یہ دونوں اپنی اصل پر ہیں۔

درس 132۔ دیگر ہر حرف علت دوسرا یہ کہ ہر حرف علّت کہ لام کلمہ باشد کہ جو لام کلمہ ہو در حالت جزم و وقف جزم اور وقف کی حالت میں ساقط شَود ساقط ہو جاتا ہے۔ از جہت علامت سکون علامت سکون کی جہت سے چون لمْ یَخْشَ خَشِیَ یَخْشیٰ تھا اصل میں۔ تو لم نے جزم دیا تو آخر سے حرف علّت گر گیا تو لم یَخْشَ رہ گیا۔ و لَمْ یَدْعُ اصل میں یدعُوا تھا۔ و لم یرْمِ اصل میں یَرْمِی تھا۔ و اِخْشَ امر کا صیغہ ہے، تَخْشَیٰ سے بنا ہے۔ امر ہونے کی وجہ سے ابتدا سے تاء علامت مضارع گر گیا اور آخر سے حرف علّت الف گر گیا تو خْشَ رہ گیا۔ چونکہ ابتدا بالسکون محال ہے اس لئے ابتدا میں ہمزہ وصلی لایا تو اِخْشَ ہوا۔ و اُدْعُ یہ تَدْعُو سے بنا ہے۔واؤ حرف علّت امر کی وجہ سے گر گیا۔ و اِرْمِ یہ تَرْمِی سے بنا ہے۔ یاء حرف علّت امر کی وجہ سے گر گیا۔ کیونکہ امر میں آخری حرف ساکن ہوتا ہے جیسا کہ اِضْرِبْ۔ تو جزم اور وقف کی صورت میں حرف علّت گر جاتا ہے جب لام کلمہ حرف علّت ہو۔

و ہمچنین اگر در عین کلمہ باشد در حالت جزم و وقف بیفتد اور اسی طرح اگر حرف علّت عین کلمہ میں ہو تو حالت جزم اور وقف میں گر جاتا ہے۔ از جہت اجتماع ساکنین اجتماع ساکنین کی وجہ سے۔ چون لم یَقُل یَقُوْلُ پر جب لم داخل ہوا تو لام کو جزم دیا تو لم یَقُوْلْ ہوا۔ پھر واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو لم یقُل ہوا۔ و لم یبِعْ یَبِیعُ سے لم یَبِعْ و لم یَخَفْ یَخَافُ سے لم یَخَفْ و قُلْ تَقُوْلُ سے بنا ہے۔ شروع سے علامت مضارع گرا اور آخر میں جزم دیا تو قُوْلْ ہوا۔ یہاں ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہیں کیونکہ قاف متحرک ہے۔ پھر واؤ اور لام کے درمیان اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا تو قُلْ ہوا۔ و بِعْ تَبِیعُ سے بنا ہے۔ و خَفْ تَخَافُ سے بنا ہے۔

دیگر ہر واوے کہ در کلمہ ثالث جا باشد دوسرا یہ کہ ہر وہ واؤ کہ کلمہ میں تیسری جگہ ہو ساکن یا متحرک چاہے ساکن ہو یا متحرک ہو۔ در طرف یا در حکم طرف طرف میں ہو یا حکم طرف میں ہو در فعل یا در اسم فعل میں ہو یا اسم میں ہو چون رابع گردد تو یہ واؤ چوتھا بن جاتا ہے یعنی چوتھی جگہ چلا جاتا ہے۔ یا زیادہ از رابع یا چوتھوی سے بھی زیادہ یعنی پانچوی جگہ چلا جاتا ہے۔ و ما قبلِ اُو مفتوح بَوَد یاء گردد اور ماقبل اسکا مفتوح ہو تو یہ واؤ یاء ہو جائے گا۔ و چون اَعْلَیْتُ و اِسْتَعْلَیْتُ و غَازَیْتُ و تَرَجَّیْتُ و تَغَازَیْتُ کہ دراصل اَعْلَوْتُ و اِسْتَعْلَوْتُ وَ غَازَوْتُ و تَرَجَّوْتُ و تَغَازَوْتُ بُودہ است۔۔۔ اعلیتُ اصل میں اَعْلَوْتُ ہے۔ عَلَوَ اصل تھا واؤ متحرک اور ما قبل فتحہ کی وجہ سے علیٰ ہوا۔ یہ واؤ تیسری جگہ تھا۔ اور اَعْلَوْتُ میں یہ واؤ چوتھی جگہ چلا گیا۔ اور ماقبل اسکا فتحہ ہے تو یہ واؤ یاء بن جائے گا اور اَعْلَیْتُ پڑھیں گے۔ اسی طرح باقی صیغھوں میں ہیں۔

و ہمچنین مُعْلَیَانِ مُسْتَدْعَیَانِ و مُصْطَفَیَانِ کہ در اصل مُعْلَوَانِ و مُسْتَدْعَوَانِ و مُصْطَفَوَانِ بُود ----- عَلَوَ مادّہ ہے اور معلوَان میں چوتھی جگہ چلا گیا اور ماقبل اسکا فتحہ ہے تو مُعلیان ہو گیا۔

و ہمچنین یُدْعَیَانِ یُغْزَیَانِ و یُرْضَیَانِ کہ دراصل یُدْعَوَانِ و یُغْزَوَانِ و یُرْضَوَانِ بُودہ است --- دَعَوَ مادّہ تھا، اور یدعوان میں واؤ چوتھی جگہ چلا گیا۔ اور ماقبل اسکا فتحہ ہے تو یدعیان ہوا۔ اور رَضَیَ اصل میں رَضِوَ تھا۔ واؤ تیسری جگہ تھا، اور یرضوان میں چوتھی جگہ چلا گیا تو یرضَیَان ہوا۔ بقانون مذکورہ واؤ یاء شد قانون مذکورہ کی وجہ سے واؤ یاء ہوا۔

و ہمچنین یُدْعَوْنَ کہ دراصل یُدْعَوُوْنَ بُودہ است بدین قانون واؤ یاء شد -- یُدْعَوْنَ اصل میں یُدْعَوُوْنَ تھا۔ اسی قانون کی وجہ سے واؤ یاء ہوا۔ دَعیٰ یَدْعُوْ اصل مادّہ دَعَوَ ہے باب ضرب سے۔ تو یُضْرَبُوْنَ کی وزن پر یُدْعَوُوْنَ ہوا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ تو دعوَ میں واؤ تیسری جگہ تھا اور یدعوون میں واؤ چوتھی جگہ چلا گیا اور ماقبل میں عین پر فتحہ ہے تو یہ واؤ یاء سے بدلا تو یُدْعَیُوْنَ ہوا۔ پھر یاء متحرک ماقبل فتحہ کی وجہ سے یاء الف سے بدلا تو یُدْعَاوْنَ ہوا۔ پھر الف اور واؤ کے درمیان اجتماع ساکنین آیا تو الف گر گیا تو یُدْعَوْنَ بن گیا۔ بعدہ یاء از جہت تحرک و انفتاح ما قبل الف گشت اس کے بعد یاء متحرک ہونے اور ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہوئی۔ دو ساکن فراہم آمدند الف افتاد دو ساکن اکھٹے آئے تو الف گر گیا۔ یُدْعَوْنَ شد یدعون ہوا۔

و ہمچنین در یُدْعیٰ و یَرْضیٰ کہ دراصل یُدْعَوُ و یَرْضَوُ بُود اور اسی طرح یدعی اصل میں یُدْعَوُ تھا اور یُرضیٰ اصل میں یُرْضَوُ تھا۔ بدین قانون عمل کردند واؤ یاء شد اسی قانون پر عمل کیا واؤ یاء ہوا۔ کیونکہ دَعَوَ اور رَضِوَ جو اصل مادّہ ہے اس میں واؤ تیسری جگہ تھا۔ اور یُدعَوُ اور یَرْضَوُ میں چوتھی جگہ چلا گیا تو واؤ یاء ہوا۔ و یاء از جہت تحرک و انفتاح ما قبل الف گشت یُدْعیٰ و یَرْضیٰ شد اور یاء متحرک ہونے کی وجہ سے اور ماقبل میں فتحہ ہونے کی وجہ سے الف ہوئی تو یُدْعیٰ اور یَرْضیٰ ہوا۔

سوال۔ در یُدْعیٰ و یُرْضیٰ چون واؤ متحرک ما قبل او مفتوح بُود واؤ متحرک ہے اور ماقبل اسکا مفتوح ہے ابتداءً واؤ را چرا بالف بدل نکردند ----شروع ہی سے واؤ کو الف سے کیوں نہیں بدلا گیا۔

جواب۔ اینجا دو دلیل ست یہاں پر دو دلیل ہیں۔ یکے مقتضی ابدال واؤ بالف ایک دلیل تقاضا کر رہی ہے کہ واؤ کو الف سے بدلا جائے و دوم مقتضی ابدال واؤ بیا اور دوسری دلیل تقاضا کر رہی ہے کہ واؤ کو یاء سے بدلا جائے۔ و اصل در دلائل اِعمال ست نہ اِہمال اور دلیل کے اندر اصل اِعمال ہے نہ کہ اِہمال۔ اہمال: ویسے چھوڑنا۔ پس اول واؤ را بیاء بدل کردند پہلے واؤ کو یاء کے ساتھ بدل دیا۔ بعدُہ بالف اسکے بعد الف سے تا ترک عمل باحدالدلیلین لازم نیاید تا کہ عمل کا چھوڑنا دو دلیلوں میں سے ایک پر لازم نہ آئے۔

سوال۔ بایستی کہ در اتّقَدَ و اتّصَلَ کہ دراصل اِوْتَقَدَ و اِوْتَصَلَ بُودہ است چاہیے کہ اِتَّقَدَ اور اِتَّصل کے اندر جو کہ اصل میں اِوْتَقَدَ اور اِوْتَصَلَ تھے۔ اول واؤ را یاء کردندے پہلے واؤ کو یاء کرتے۔ یعنی ماقبل کا کسرہ تقاضا کر رہا ہے کہ واؤ کو یاء کرتے۔ بعدہ یا را تاء پھر یاء کو تاء کرتے تا ترک عمل باحدالدلیلین

لازم نیامدے تا کہ دو دلیلوں میں سے کسی ایک دلیل پر عمل کا چھوڑنا لازم نہ آتا۔ لیکن آپ نے یہاں واؤ کو براہ راست تاء میں بدل دیا۔

جواب۔ این بر سبیل استقصا در فصل قوانین مثال یاد کردہ شدہ است یہ جو بات ہے مثال کے قوانین کے اندر تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔وہاں پر مصنفؒ نے چھ سات جوابات دئیے ہیں۔

و در عَدَاوَةٌ و يَدْعُوْ واؤ را بیا بدل نکردند یہاں واؤ کو یاء کے ساتھ نہیں بدلا اگر چہ واؤ در کلمہ ثالث بُود اگر چہ واؤ کلمہ کے اندر تیسرا تھا۔ رابع گشتہ است چوتھا ہو گیا ہے۔ ازانکہ ما قبل واو مفتوح نیست اس وجہ سے کہ واؤ کا ماقبل مفتوح نہیں ہے۔

اما در شِكَايَةٌ کہ دراصل شِكَاوَةٌ بُود واؤ را بدین قانون بیاء بدل کردند سکاوَۃٌ کے اندر واؤ کو اسی قانون کے تحت یاء سے بدل دیا اور شکایۃٌ ہوا۔ با آنکہ ما قبل واؤ مفتوح نیست باوجود اس کے کہ واؤ کا ماقبل یہاں پر مفتوح نہیں ہے۔ از جہت موافقت مصادر ناقص یائی ناقص یائی کے جو مصادر ہیں اُس کے موافقت کی وجہ سے۔ کہ بریں وزن آید کہ جو اس وزن پرآتے ہیں۔ ازانکہ این وزن در مصادر ناقص یائی غالب ست اسی وجہ سے کہ یہ وزن شکاوَۃٌ والا ناقص یائی کے اندر غالب ہے۔ چنانچہ ولايةٌ و حِكايةٌ و هِدايةٌ و دِرايةٌ و رِعايةٌ ---یعنی اکثر یہ وزن تو یائی میں آتا ہے، لیکن اگر واوی میں آیا تو اُس کو بھی یائی کی طرح کر دیتے ہیں۔ پس انچہ واوی آید پس وہ جو واوی آئے۔ آن واؤ را بیا بدل کنند اُس واؤ کو یاء کے ساتھ بدل دیا۔ تا در صورت مخالف نبا شد تا کہ صورت میں باقیوں سے مخالف نہ ہو۔

چنانکہ بعضے گفتہ اند جیسا کہ بعض صرفی علماء نے کہا ہے۔ در کَيْنُوْنَةٌ کہ دراصل كَوْنُوْنَةٌ بُود --- واؤ را بیا بدل کنند واؤ کو یاء سے بدل دیا از جہت موافقت مصادر اجوف یائی اجوف یائی کے مصادر کی موافقت کی وجہ سے۔ ازانکہ ایں وزن در مصادر اجوف یائی غالب ست اس وجہ سے کہ یہ جو وزن ہے کونونۃٌ والا اجوف یائی کے مصادر میں غالب ہے۔ کونونۃٌ جو کہ واوی ہے اس کو بھی موافقت کی وجہ سے یائی کر دیا۔ چنانکہ قَيْلُوْلَةٌ و بَيْتُوْتَةٌ و صَيْرُوْرَةٌ و غَيْبُوْبَةٌ اجوف یائی کے مصادر کے اوزان ہیں۔ پس انچہ بواؤ آید پس وہ جو واؤ کے ساتھ آئیں۔ آنرا بدل کنند بیا اُسکو بھی یاء کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔ تا در صورت مخالفت نبا شد تا کہ صورت کے اندر مخالفت نہ ہو۔

دیگر ہر جا کہ واؤ و یاء جمع شوند دوسرا قانون یہ کہ ہر وہ جگہ جہاں واؤ اور یاء جمع ہو جائے۔ باجتماع لازم اجتماع لازم کے ساتھ و اول ایشان ساکن باشد اور اُن میں سے پہلا ساکن ہو۔ آن واؤ را یاء کنند تو اُس واؤ کو یاء کیا، چاہے واؤ پہلے آیا ہو یا واؤ بعد میں آیا ہو۔ اُس واؤ کو یاء کر دیں کے۔ و یاء در یاء ادغام کنند اور یاء کا یاء میں ادغام کریں گے۔

و اگر ما قبل ایشان مضموم باشد اور اگر انکا ماقبل مضموم ہو۔ ضمہ را بکسرہ بدل کنند تو ضمہ کو کسرہ سے بدل دیں گے۔ چون سَيِّدٌ و عَلِيٌّ و مَرْمِيٌّ و مَهْدِيٌّ کہ دراصل سَيْوِدٌ و عَلِيْوٌ و مَرْمُوْيٌ و مَهْدُوْيٌ بود مَرْمُوْيٌ یہ مَرْمُوْيٌ کی طرح ہے۔ پھر واؤ کو یاء کیا اور یاء کا یاء میں ادغام کیا تو مَرْمُيٌّ ہوا۔ پھر

میم کے ضمه کو کسرہ سے بدل دیا تو مَرْمِيٌّ ہوا۔ رمیٰ یرمِی باب ضرب سے ہے۔ مَرْمِيٌّ اسم مفعول کا صیغه ہے مضروبٌ کے وزن پر۔ تو مرمیٌّ کا اصل مَرْمُوْیٌ ہوا۔ اور اسی طرح مَهْدُوْیٌ سے مَهْدِيٌّ ہوا۔

مگر آنکه اعلال مذکور موجب التباس باشد مگر وہ که مذکورہ اعلال التباس کا باعث ہو۔ یعنی جب اعلال کی وجه سے کسی دوسرے صیغے کے ساتھ التباس آتا ہو تو پھر اعلال نہیں کریں گے۔ چون اَیْوَمْ که ادغام او موجب التباس ست جیسا که اَیْوَمْ که اسکا اعلال موجب التباس ہے۔(میم پر فتحه نہیں ہے کیونکه یه اسم ہے)۔ اعلال کے بعد یه اَیَّمْ بن جائے گا، اور اَیَّم تو ایک لفظ پہلے سے موجود ہے۔ به اَیَّمْ اَیَّمْ کے ساتھ۔ کتاب میں غلطی سے اَیَّعَد لکھا ہے۔ و اَیْوَمْ روز روشن را گویند اور اَیْوَمْ روشن دن کو کہتے ہیں۔ و اَیَّمَ مرد بی زن و زن بے شوہر را گویند ۔اور ایّم مرد بے زن یا زن بے شوہر کو کہتے ہیں۔

درس 133۔ سوال۔طَيٌّ که دراصل طَوْیٌ بوده است طَوْیٌ یعنی طَوْیٌ میں واؤ اور یاء اکھٹے آئیں اور پہلا ساکن تھا تو واؤ کو یا کیا اور یاء کا یاء میں ادغام کیا تو طَیْیٌ یعنی طَيٌّ ہوا۔ ادغام او نیز از التباس اِیمن نیست اس کا ادغام بھی التباس سے محفوظ نہیں ہے۔ ازانکه طَيٌّ مشترک ست اس وجه سے که طَيٌّ مشترک ہے میان اسم قبیله و مصدر قبیله کے نام میں اور مصدر کے اندر۔ اور مصدر بھی اصل میں طَوْیٌ تھا پھر ادغام کر کے طَيٌّ بنا۔ پس بایستی که ادغام نمیکردند پس چاہیے تھا که ادغام نه کرتے۔

جواب۔ طَيٌّ بعد ادغام اسم قبیله شده است طیٌّ جو ہے ادغام کے بعد قبیله کا نام ہوا ہے۔ و منقول از مصدر ست اور یه مصدر سے ہی منقول ہے۔ و نَقْلُ الْكَلِمَةِ مِنْ مَّحَلٍّ اور کلمه کو نقل کرنا ایک جگه سے اِلیٰ اٰخَرَ دوسری جگه کی طرف لا يُفْضِئْ اِلَی الْاِلْتِبَاسِ یه التباس تک لے جانے والا نہیں ہے۔ یعنی کلمه پہلے مصدر تھا پھر نقل کر کے قبیلے کا نام رکھا گیا تو یه التباس نہیں ہے۔ و معتبر در التباس وجود نظیر ست اور التباس کے اندر مُعتبر یه ہے که پہلے سے کوئی نظیر یعنی مثال موجود ہے۔ یعنی اُس جیسا لفظ موجود ہو۔ اور اس قبیلے کا نام تو پہلے سے موجود نہیں تھا۔ پیش از تعلیل تعلیل سے پہلے ہی، بر صفتے اُسی صفت پر که بعد از تعلیل بران صفت موجود خواہد شد که تعلیل کے بعد اُس صفت پر وہ لفظ موجودہ ہوگا۔

و در بُوْیِعَ واؤ یاء نَشُد اور بُوْیِعَ کے اندر واؤ یاء نہیں ہوا۔ زیرا که اجتماع لازم نیست اس لئے که یه اجتماع لازم نہیں ہے۔ زیرا که واؤ بدل ست از الف بَایَعَ اس لئے که واؤ بدل ہے بایع کے الف سے۔ بُیِعَ ماضی مجہول کا صیغه ہے اور بایَعَ سے بنا ہے۔ حرف اوّل کو ضمه دیا اور آخر سے ماقبل کو کسرہ دیا تو بُایِعَ ہوا۔ پھر الف کو ماقبل ضمه کی وجه سے واؤ کر دیا تو بُوْیِعَ ہوا۔

و ہمچنین در دِیْوَانٌ واؤ یاء نگشت اور اسی طرح دیوانٌ کے اندر بھی واؤ یاء نہیں ہوا۔ ازانکه یاء بدل ست از واؤ اس لئے که یاء بدل ہے واؤ سے۔ زیرا که دراصل دِوَّانٌ بُوده است کیونکه اصل میں دِوّانٌ تھا۔ بدلیل آنکه جمع او دَوَاوِینُ می آید اور دلیل یه ہے که اسکی جمع دواوین آتی ہے۔ دواوین میں دو واؤ ہیں اس سے پته چلا که دیوان میں ایک یاء اور ایک واؤ نہیں بلکه یه یاء واؤ سے بدل کر آیا ہے۔

کسی بھی کلمے کی اصل معلوم کرنے کے لئے اُس کی جمع مُکسَّر سے پتہ چلاتے ہیں، یا اُس کی تصغیر کے ذریعے پتہ چلاتے ہیں۔مکسَّر: تھوڑا ہوا، دَواوین یہ جمع مکسَّر ہے دیوانٌ کی۔ارضٌ یہ مؤنث ہے۔ اسکی اصل کا پتہ اسم تصغیر سے لگا جو کہ اُریضۃٌ ہے۔ اُریضۃٌ زمین۔

اسی طرح دینار کی جمع مکسَّر دنانیر آتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ دینار کی یاء بھی دراصل نون تھی۔ یہ اصل میں دِنْنار یعنی دِنَّار تھا۔ بعض اوقات جب دو کلمہ اکھٹے آ جاتے ہیں تو پھر ایک کو حرف علت سے بدلتے ہیں یا حذف کرتے ہیں تو یہاں نون کو ماقبل کسرے کے مطابق یاء سے بدلا تو دینار ہوا۔

باآنکہ ادغام در بُوْیِعَ موجب التباس ماضی مجہول باب مفاعلۃ بماضی مجہول باب تفعیل ست ساتھ اس کے کہ بُویعَ کے اندر ادغام جو ہے وہ موجب التباس ہوتا باب مفاعلۃ کے ماضی مجہول کا باب تفعیل کے ماضی مجہول کے ساتھ۔ یعنی اگر بُوْیع سے بُیِّعَ بناتے تو یہ کُرِّمَ کی طرح بن جاتا جو کہ باب تفعیل کی ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔ اور بایَعَ بویعَ باب مفاعلۃ سے ہے۔

و ادغام در دِیْوانٌ موجب التباس مصدر ست اور دیوانٌ کے اندر ادغام مصدر کے ساتھ التباس کا موجب ہوتا۔ کہ بروزن فِعَّالٌ آمدہ است جو کہ مصدر فِعَّالٌ وزن پر آیا ہے۔ (فا کے نیچے کسرہ ہے) نحوُ قولہٖ تعالیٰ کَذَّبُوا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابا۔ یہ کِذَّابا فِعَّالا کے وزن پر ہے۔

و در اُسَیْوِدٌ کہ تصغیر اَسْوَدُ ست اور اُسیودٌ یہ اسوَدُ کی تصغیر ہے۔ و جُدَیْوِلٌ کہ تصغیر جَدْوَلٌ ست اور جُدیولٌ یہ جدولٌ کی تصغیر ہے۔ واؤ یاء نگشت ان میں واؤ یاء نہیں ہوا۔ ازانکہ محمول ست بر اُسَاوِدُ و جَدَاوِلُ اس وجہ سے کہ یہ محمول ہے اُساوِدُ اور جَداوِلُ پر۔ یہ اساود اور جداول جمع مکسّر ہیں ان میں واؤ برقرار ہے لہٰذا اسیود اور جدیول میں بھی واؤ کو برقرار رکھا۔ کہ جمع تکسیر اَسْوَدُ و جَدْوَل ست کہ اساود اور جداول اسود اور جدول کی جمع تصغیر ہے۔ زیرا کہ تصغیر و تکسیر از قبیل واحدند اس لئے کہ تصغیر اور تکسیر ایک ہی قبیل سے ہیں۔ یعنی چنانکہ مُصغَّر فرع مُکبَّر ست یعنی جیسے کہ مصغر فرع ہے مکبر کی۔ جمع تکسیر نیز فرع جمع سلامت جمع تکسیر بھی فرع ہے جمع سلامت کی۔ یعنی دونوں فرع ہونے میں متحد ہیں۔ یعنی جمع تکسیر کے اندر واؤ کو نہیں بدلا گیا تو مصغر کے اندر بھی واؤ کو نہیں بدلا گیا۔ پس باعتبار این مناسبت تصغیر را حمل کردند بر جمع تکسیر پس اسی مناسبت کا اعتبار کرتے ہوئے تصغیر کو محمول کیا گیا جمع تکسیر پر۔

و بعضے گفتہ اند اور بعض علماء نے کہا ہے ازانکہ اجتماع لازم نیست اس وجہ سے کہ یہ اجتماع لازم نہیں ہے زیرا کہ یاء بعارض تصغیر آمدہ است اس لئے کہ یاء تصغیر کی عارض کی وجہ سے آئی ہے۔

سوال۔ چون اجتماع لازم شرط باشد جب اجتماع لازم شرط ہے، پس در عُرَیَّۃٌ تصغیر عُرْوَۃٌ پس عُرِیَّۃٌ جو کہ تصغیر ہے عُرْوۃٌ کی کہ دراصل عُرَیْوَۃٌ بُود جو کہ اصل میں عُرَیْوۃٌ تھا چرا واؤ را یاء کردند کیوں واؤ کو یاء کیا؟

جواب۔ اجتماع لازم جائی شرطست اجتماع لازم اُس جگہ پر شرط ہے کہ حرف دوم کہ دوسرا حرف جو ہے درعین کلمہ باشد عین کلمہ میں ہو نہ در لام کلمہ نہ کہ لام کلمہ میں۔ عُرْوَۃٌ بروزن فُعْلَۃٌ تو یہ

واؤ لام کی جگہ آیا۔ اور عریوةٌ بروزن فُعَیلةٌ واؤ لام کلمہ کی جگہ آیا ہے۔ اور دوسرا حرف یعنی واؤ یا یاء کا عین کلمہ کی جگہ آنا اجتماع لازم کی شرط نہیں۔ و حرف دوم در ینجا در لام کلمہ است اور دوسرا حرف یہاں لام کلمہ میں ہے۔ و در لام کلمہ اجتماع لازم و غیر لازم مُساوی ست اور لام کلمہ میں لازم اور غیر لازم کا اجتماع برابر ہے۔ ازانکہ لام محل تعلیل و تغییر ست اس لئے کہ لام کلمہ محلِّ تعلیل اور تغییر ہے۔ پس نفس اجتماع دروے موجب اعلال باشد پس نفس اجتماع اس جگہ پر اعلال کا سبب ہے۔ بخلاف عین کلمہ بخلاف عین کلمہ کے۔

و تصحیح حَیْوَةٌ و ضَیْوَنٌ باوجود علت اعلال شاذ ست اور حیوَةٌ اور ضَیْوَنٌ علت اعلال کے باوجود صحیح رکھنا شاذ ہے۔ و بعضے گفتہ اند اور بعض علماءؒ نے فرمایا ہے۔ کہ تصحیح حَیْوَةٌ موافق قیاس ست کہ حیوةٌ کو صحیح رکھنا یہ قیاس کے مطابق ہے۔ زیرا کہ ادغام او موجب التباس ست اس وجہ سے کہ حیوة میں ادغام التباس کا باعث ہے۔ با حَیَّةٌ حیَّةٌ کے ساتھ۔ کہ معنیٰ او مار ست اور حیَّةٌ کا معنیٰ سانپ ہے۔

اما تسمِیَةٌ (سمّیٰ یُسَمِّی تسمیةً فهو مُسَمٍّ باب تفعیل کا مصدر ہے ناقص واوی سے۔ یہ اصل میں تفعیلٌ وزن پر تھا یعنی تَسْمِیْوٌ)کہ دراصل تَسْمِیْوٌ بُود تسمیةٌ اصل میں تسمیوٌ تھا۔ قیاس مقتضی آن بُود کہ قیاس اس بات کا تقاضا کرنے والا تھا۔ کہ اعلال عَلِیٌّ میکردند کہ اسکے اندر بھی علیٌّ والا اعلال کرتے۔ علیٌّ اصل میں عَلِیْوٌ تھا۔ یعنی تسمیٌّ ہونا چاہیے۔ و لیکن واؤ را بقانون مذکور یاء کردند لیکن واؤ کو مذکورہ قانون کے مطابق یاء کر دیا تَسْمِیٌّ شُد تَسْمِیٌّ ہوا۔ یعنی پہلے علیٌّ والا اعلال کیا۔ پھر ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ بعدہ یک یاء را حذف کردند اس کے بعد ایک یاء کو حذف کر دیا۔ تسمِیٌّ یعنی تَسْمِیْیُنْ میں ایک یاء کو حذف کیا۔ و تاء در آخر عوض دادند تَسْمِیَةٌ شد۔ اور تاء اسکے آخر میں عوض کے طور پر دے دی تو تَسْمِیْـتُنْ ہوا۔ نیز آخر میں جو تاء مل جاتی ہے یہ اپنے ماقبل ہمیشہ فتحہ چاہتا ہے تو تَسْمِیَـتُنْ یعنی تَسْمِیَـةٌ ہوا۔

درس 134۔ قانون۔ ہر مصدریکہ ناقص از باب تفعیل بَود ہر وہ مصدر جو کہ ناقص سے ہو اور باب تفعیل سے ہو۔ و درو دو یاء جمع شوند اور اسکے اندر دو یاء جمع ہو جائے یکے را حذف کُنَنُد ایک کو حذف کرتے ہیں۔ و تاء در آخر عوض دِہند اور تاء اسکے آخر میں عوض دیتے ہیں۔ چون تسمیَةٌ و تقویَةٌ و تَنْقِیَةٌ کہ دراصل تَسْمِیٌّ و تَقْوِیٌّ و تَنْقِیٌّ بودہ است ۔۔۔۔تسمیةٌ کی تفصیل اوپر گزر گئی۔ تقویة اور تنقیة بھی اسی طرح ہے۔ و ترک تعویض اینجا باتفاق روا نیست اور عوض کا چھوڑنا یہاں پر بالاتفاق جائز نہیں ہے۔ اگر چہ اضافت کنند اگر چہ اضافت کر دے۔ اگر اس مصدر کو مضاف بھی بنائے تو اضافت کے موجود بھی لفظ میں تاء کا لانا ضروری ہے۔ بخلاف مصدر اجوف باب افعال و استفعال بخلاف باب افعال اور استفعال اجوف کے مصدر جو ہیں۔ چون اِعَانَةٌ و اِسْتِعَانَةٌ مادہ عَوْنٌ ہے۔ اَعانَ یُعِینُ اِعانةٌ اور اِستِعانَ

یَسْتَعِینُ اِستعانۃً۔ یعنی اعانۃٌ اور استعانۃٌ وغیرہ میں اضافت کرتے ہوئے تاء کو گرایا جائے گا۔ جیسا کہ اَقام یُقیمُ اقامۃً میں اقامۃً مصدر کی اضافت جب الصلوٰۃ کی طرف کی گئی تو اقامۃ سے تاء گر گئی۔ وَ اِقَامَ الصلوٰۃِ

دیگر دوسرا قانون یہ کہ ہر جا ہر وہ جگہ کہ واؤ و یاء در اسم فاعل در لام کلمہ اُفتد اسم فاعل میں واؤ اور یاء لام کلمہ میں آئے، یعنی ناقص و ما قبل او مکسور باشد اور اُس لام کلمہ کا ماقبل یعنی واؤ اور یاء کا ماقبل مکسور ہو۔ در حالت رفعی و جری واجبست حالت رفعی اور جرّی میں واجب ہے، کہ یاء را ساکن کنند کہ اس یاء کو ساکن کرے و بعد اسکان اور ساکن کرنے کے بعد اگر مُنَوَّن باشد اگر وہ مُنوّن ہو، یعنی اُس پر تنوین ہو۔ یاء را از جہت اجتماع ساکنین حذف کنند تو یاء کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کرتے ہیں۔ چون قاضٍ و رامٍ کہ دراصل قاضِیٌ و رَامِیٌ بود جیسا کہ قاضٍ اور رامٍ اصل میں قاضیٌ اور رامیٌ تھے۔ قاضِیٌ اور رامیٌ بروزن فاعلٌ ناقص یائی از باب ضربَ۔ یاء لام کلمہ کی جگہ ہے، اس کا ما قبل مکسور ہے۔ تو اس یاء کو حالت رفعی اور جرّی میں ساکن کر دیں گے۔ کیونکہ ضمہ اور کسرہ یاء پر ثقیل ہے۔ تو قاضیٌ اور قاضِیٍ قاضِیْن بن جائے گا۔ اور رامِیٌ اور رامِیٍ رامِیْن بن جائے گا۔ تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر جائے گی۔ تو قاضٍ اور رامٍ رہ جائے گا۔ اور حالت نصبی میں قَاضِیً ہو جائے گا۔ کیونکہ فتحہ یاء پر ثقیل نہیں ہے۔

و اگر واو باشد اور اگر لام کلمہ کی جگہ واؤ ہو۔ از جہت کسرہ ما قبل یا گردد تو وہ واؤ ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء ہو جائے گا۔ و آن یا را ساکن کنند پھر اُس یاء کو حالت رفعی اور جرّی میں ساکن کر دیں گے۔ بعدہ از جہت اجتماع ساکنین اسکے بعد اجتماع ساکنین کی وجہ سے آن یا را حذف کنند اُس یاء کو حذف کریں گے۔ چون داعٍ و عادٍ کہ دراصل دَاعِوٌ و عادِوٌ بُود --- واؤ کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء کر دیا تو داعِیُنْ اور داعِیِنْ بن جائے گا، حالت رفعی اور جرّی میں۔ پھر یاء پر ضمہ اور کسرہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یاء کو ساکن کر دیں گے تو حالت رفعی اور جرّی دونوں میں داعِیْن بن جائے گا۔ پھر یاء کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرائیں گے تو داعٍ رہ جائے گا حالت رفعی اور جرّی دونوں میں۔ اسی طرح عادوٌ سے عادٍ بن جائے گا۔ حکم واؤ و یاء بالا یاد کردہ شدہ است واؤ اور یاء کا حکم اوپر یاد کر دیا گیا ہے۔

و اگر معرف بلام باشد اور اگر معرف بلام ہو۔ یعنی اگر اسی اسم فاعل پر الف لام داخل ہو جائے۔ قاضیٌ اور قاضیٍ پر جب الف لام داخل ہو جائے تو نون تنوین گر جائے گا اور القاضیُ اور القاضِیِ رہ جائے گا۔ پھر یاء پر ضمہ اور کسرہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یاء ساکن رہ جائے گا۔ تو القاضِیْ رہ جائے گا حالت رفعی میں بھی اور حالت جرّی میں بھی۔ اور حالت نصبی میں قاضِیَ سے القاضِیَ بن جائے گا۔کیونکہ واؤ اور یاء پر فتحہ ثقیل نہیں۔ اسکان واجبست تو ساکن کرنا واجب ہے۔ چون اَلْقاضِیُ و الرَّامِیُ در حالت رفعی و جری ضمہ و کسرہ بر یاء دشوار داشتند ساکن کردند اَلْقَاضِیْ و الرَّامِیْ شد جیسا کہ القاضیُ اور الرامیُ حالت رفعی میں اور القاضِیِ اور الرامِیِ جرّی میں۔ چونکہ ضمہ اور کسرہ یاء پر ثقیل ہوتا ہے اسلئے یاء کو ساکن کر دیا تو القاضِیْ اور الرامی بن گیا۔

و اگر واؤ باشد اگر معرف بلام ہے اور لام کلمہ میں واؤ ہے۔ از جہت کسرۂ ما قبل یاء کنند تو ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یاء کر دیں گے۔ و آن یا را ساکن کنند اور پھر اُس یاء کو ساکن کر دیں گے۔ چون الدَّاعِیْ و الْعَادِیْ جیسا کہ الدّاعیْ اور العادیْ میں۔ الداعیْ اصل میں الداعِوُ تھا۔ واؤ کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء کر دیا تو الداعِیُ ہوا۔ پھر یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ضمہ کو گرایا تو الداعیْ ہوا۔ اسی طرح العادیْ میں بھی ہے۔

و ازجہت رعایت فواصل و قوافی حذف یاء نیز جائز ست فواصل اور قوافی کی رعایت کی وجہ سے یاء کا حذف بھی جائز ہے۔ قوافی جمع ہے قافیہ کی۔نظم کے اندر اشعار کو ایک ہی وزن پر ختم کرنا۔ اس رعایت کو راعایت قوافی کہتا ہے۔ قافیہ کبوتر وغیرہ کے آواز کو بھی کہتے ہیں۔ فواصل جمع ہے فاصلہ کی۔ اور قرآن مجید میں آیات ایک جیسے وزن پر ختم ہوتے ہیں تو اس کو رعایت فواصلہ کہتا ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ۔ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ والکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۔ الدَّاعی اور المتعالی سے یاء رعایت فاصلہ کی وجہ سے گرایا۔ فاما مطرد نیست باقی یہ عام نہیں ہے۔ یعنی بغیر تنوین کے یاء کو آخر سے حذف کرنا یہ عام نہیں ہے۔

ہمچنین در فعل اور اسی طرح فعل کے اندر نیز حذف یاء در لام کلمہ جائز ست اُس میں بھی لام کلمہ میں اگر یاء ہو تو یاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ وَاللَّیْلِ اِذَا یَسْرِ دراصل یَسْرِی بود یَسْرِ اصل میں یَسْری تھا۔

دیگر ہر اسم متمکن کہ در آخر اُو حرف علت باشد دوسرا قانون یہ کہ ہر وہ اسم متمکن یعنی معرب کہ اُس کے آخر میں حرف علّت ہو۔ و ما قبل او مضموم اور اُس حرف علّت کا ماقبل مضموم ہو واجب مطردست یہ واجب ہے اور عام ہے کہ ضمہ را بکسرہ بدل کنند کہ اُس ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں۔ زیرا کہ در سخن عرب اس لئے کہ کلام عرب کے اندر ہیچ اسم متمکن نیابی کوئی بھی اسم متمکن آپ نہیں پائیں گے۔ کہ در آخر او حرف علت باشد کہ اُس کے آخر میں حرف علّت ہو و پیش ازوے ضمہ اور اُس سے پہلے ضمہ و اگر در تصریف اگر گردان میں کلمہ چند چند کلمے جو ہیں چنین اتفاق افتد اس طرح سے واقع ہو۔ یعنی اس طرح چند کلمے آ جائیں کہ آخر میں حرف علّت ہو اور ماقبل اسکا مضموم ہو، ضمہ را بکسرہ بدل کنند ضمہ کو کسرہ سے بدل دیں گے۔

و اگر حرف علت واؤ باشد یا کنند اور اگر وہ حرف علّت واؤ ہو تو اسکو یاء کر دیتے ہیں۔ از جہت بودن واؤ در طرف اس وجہ سے کہ واؤ طرف میں ہے و کسرہ ما قبل اور ما قبل کے کسرہ کی وجہ سے بعدہ اعلال قاضٍ کنند اسکے بعد قاضٍ والا اعلال کرتے ہیں۔ یعنی حرف علّت سے پہلے ضمہ تھا تو اُسکو کسرہ سے بدل دیا۔ اور واؤ چونکہ طرف میں آیا تو اسکو یاء کر دیں گے۔ اس کے بعد قاضٍ والا اعلال کریں گے۔ چون تَلَقٍّ و تَلَاقٍ و تَرَقٍّ و تَرَاقٍ و قَلَنْسٍ و اَدْلٍ کہ دراصل تَلَقُّوٌ و تَلَاقُوٌ و تَرَقُّوٌ و تَرَاقُوٌ و قَلَنْسُوٌ و اَدْلُوٌ بُود ---
یہاں تَلَقُّوٌ اسم متمکن آیا۔ آخر میں حرف علّت ہے اور ماقبل اسکا مضموم ہے تو اس ضمہ کو کسرہ سے بدلیں گے تو تَلَقِّوٌ ہو جائے گا۔پھر واؤ کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدلیں گے تو تَلَقِّیٌ یعنی قاضِیٌ کی طرح

ہوا۔ یاء پر ضمہ ثقیل ہے تو ضمہ کی حرکت کو گرائیں گے تو تَلَقِّیْنٌ ہو جائے گا۔ پھر یاء اور نون کے درمیان التقائے ساکنین آیا تو یاء کو گرائیں گے تو تَلَقٍّ ہو جائے گا۔ اسی طرح باقی مثالوں میں بھی۔

و اگر در جمع اور اگر جمع کے صیغے میں میان حرف علت و ضمہ حرف علّت اور ضمہ کے درمیان میں واؤ مدہ فاصل افتد واو مدّہ فاصل آ جائے۔ ہمچنین حکم دارد تو وہ بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ و مدہ فاصل را ہیچ اثرے نیست اور مدّہ فاصل کا کوئی اثر نہیں۔ چون دُلِیٌّ و ظُبِیٌّ کہ دراصل دُلُوْوٌ و ظُبُوْیٌ بود ۔۔۔دُلُوْوٌ میں آخر میں حرف علّت ہے اس سے ماقبل واو مدّہ ہے اور ماقبل میں ضمہ ہے۔ اب یہ واو مدّہ فاصل ہے لیکن اس کے آنے سے کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ضمہ کو کسرہ سے بدلیں گے تو دُلِوْوٌ یعنی دُلِوْوُنْ ہو جائے گا۔ پھر واو ساکن کو ماقبل کسرے کی وجہ سے یاء کریں گے تو دُلِیْوٌ یعنی دُلِیْوُنْ بن جائے گا۔ یاء اور واؤ جمع ہو گئے اور اوّل اُس میں ساکن ہے تو واؤ کو یاء سے بدل کر یاء میں ادغام کریں گے تو دُلِیٌّ بن جائے۔ اسی طرح ظُبُوْیٌ میں بھی ہے۔

بخلاف مَدْعُوٌّ و مَقْرُوٌّ کہ جمع نیست بخلاف مدعُوٌّ اور مقروٌّ کے کہ یہ جمع ہی نہیں۔ مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔ آخر میں حرف علّت اور ماقبل میں واو مدہ ہے، لیکن یہ جمع کا صیغہ نہیں لہٰذا یہ قانون جاری نہیں ہو سکتا۔ اور واؤ کا واؤ میں ادغام کر دیا تو مَدْعُوٌّ ہوا۔ اسی طرح مقرُوٌّ اصل میں مَقْرُوْوٌ تھا۔

و اعلال مَرْضِیٌّ و مَعْدِیٌّ کہ دراصل مَرْضُوْوٌ و مَعْدُوْوٌ بود شاذست یہ اعلال شاذ ہے یعنی خلاف القیاس ہے۔ یہ مَدْعُوٌّ کی طرح مَرْضُوٌّ ہونا چاہیے تھا۔ زیرا کہ قیاس مقتضی آن بُود اس لئے کہ قیاس اس بات کا تقاضا کر رہا تھا۔ کہ مَرْضُوٌّ و مَعْدُوٌّ آید۔ ہمچو مَدْعُوٌّ جیسے کہ مدعُوٌّ ہے۔ و لیکن واؤ آخر را بر خلاف قیاس یا کردند لیکن آخر کے واؤ کو خلاف القیاس یاء کر دیا۔ یعنی مَرْضُوْیٌ ہوا۔ بعدُہ اعلال مَرْمِیٌّ کردند اسکے بعد مَرْمِیٌّ والا اعلال کر دیا۔ پھر مَرْضُیٌّ ہوا اور پھر مَرْضِیٌّ ہوا۔ مَرْضِیٌّ و مَعْدِیٌّ شد تو مَرْضِیٌّ اور مَعْدِیٌّ ہوا۔

و در قَلَنْسُوَةٌ واؤ سلامت بماند اور قَلَنْسُوَةٌ کے اندر واؤ سلامت رہا۔ از انکہ در آخر نیست اس وجہ سے کہ یہ آخر میں نہیں ہے۔

درس 135۔۔ و در ھُوَ و یَدْعُوْ سلامت ماند ھوَ اور یدْعُوْ کے اندر واؤ سلامت رہا از انکہ اسم متمکن نیست اس وجہ سے کہ یہ اسم متمکن نہیں ہے۔ یعنی ھوَ مبنی ہے، اور یدعو فعل ہے۔ و در کُفُوًا اَحَدٌ سلامت بماند کُفُوًا احدٌ میں واؤ سلامت رہا۔ ازانکہ واؤ لازم کلمہ نیست اس لئے کہ واؤ لازِم کلمہ نہیں ہے۔ بلکہ بدل از ہمزہ است بلکہ یہ ہمزہ سے بدل ہے۔ و در ذُوْ سلامت بماند اور ذُوْ کے اندر واؤ سلامت رہا از انکہ واؤ در معرض تغییر ست اس لئے کہ واؤ تبدیلی کے مقام میں ہے۔ ذو کے ذریعے کسی چیز کو صفت بنایا جاتا ہے نکرہ کے لئے۔ در حالت رفعی واؤ بماند حالت رفعی میں واؤ باقی رہتا ہے۔ و در حالت نصبی الف میگردد اور حالت نصبی میں الف ہو جاتا ہے، و در حالت جری یاء میگردد اور حالت جرّی میں یاء ہو جاتا ہے۔ پس ثقیل نبا شد پس یہ ثقیل نہیں ہے۔ یا آنکہ چون این واؤ علامت ضمہ است در حکم ضمہ

باشد یا یہ کہ واؤ ضمہ کی علامت ہے تو ضمہ کی حکم میں ہے۔ اور شرط میں تھا کہ آخر میں حرف علّت آئے، اور گویا کہ یہ واؤ حرف علّت ہے ہی نہیں بلکہ ضمہ ہے۔

و اسم متمکن آنست کہ در آخر او سہ حرکت در آید اور اسم متمکن وہ ہے کہ اُس کے آخر میں تین حرکتیں آئیں۔ با تنوین چون زیدٌ تنوین کے ساتھ، جیسا کہ جاءنی زیدٌ، رایتُ زیدًا، مررتُ بزیدٍ۔ مصنف کا اسم متمکن سے مراد وہ تمام سولہ اقسام نہیں بلکہ پہلے تین اقسام ہیں۔ مفرد منصرف صحیح، مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح اور جمع مکسر منصرف۔

و در فَعْلیٰ اسم بفتح فا و سکون عین اور فَعْلیٰ اسم فا کے فتحہ کے ساتھ اور عین کے سکون کے ساتھ۔ یہ فعلیٰ اسم محض ہو، صفت نہ ہو۔ چون لام کلمہ یاء بَود جب اس میں لام کلمہ یاء ہو واؤ شَود تو واؤ ہو جائے گا چون بَقویٰ و تَقویٰ کہ دراصل بَقیَا و تَقیَا بُود --- ان میں لام کلمہ کی جگہ یاء آئی۔ اور اسم محض ہے صفت نہیں۔ لہٰذا یہ یاء واؤ سے بدلی اور بقویٰ اور تقویٰ ہوا۔

بخلاف فَعْلیٰ صفت بخلاف فَعْلیٰ صفت کے، عین ساکن ہے۔ کہ دروے یاء سلامت بماند کہ اُس میں یاء سلامت رہے گی۔ چون صَدْیَا و رَیَّا مؤنث صَدْیَانْ و رَیَّانْ ---

و چون لام کلمہ واؤ بَود اور جب فَعْلیٰ وزن میں لام کلمہ واؤ ہو، در اسم و صفت سلامت مانَد تو وہ واؤ اسم اور صفت دونوں میں سلامت رہے گا۔ چون دَعْویٰ و شَهْویٰ دعویٰ اور شھویٰ میں واؤ سلامت رہا۔

و در فُعْلیٰ اسم بضم فا و سکون عین اور فُعْلیٰ اسم فا کے ضمہ اور عین کے سکون کے ساتھ چون لام کلمہ واؤ باشد جب لام کلمہ واؤ ہو یاء شَود یاء ہو جائے گا۔ "یاء شود" کتابت میں رہ گیا تھا۔ چون دُنْیَا و عُلْیَا کہ دراصل دُنْوَیٰ و عُلْوَیٰ بُود --- تصحیح قُصْویٰ شاذست یہ خلاف القیاس ہے۔

بخلاف فُعْلیٰ صفت کہ واؤ دروے سلامت بماند بخلاف فُعْلیٰ صفت کہ واؤ اُس میں سلامت باقی رہے گا۔ چون غُزْویٰ جیسے غُزْویٰ

و چون یاء بود در اسم و صفت سلامت ماند اور جب فُعْلیٰ وزن میں اسم اور صفت دونوں میں لام کلمہ میں یاء ہو تو سلامت باقی رہے گا۔ چون فُتْیَا و قُصْیَا مؤنث اَفْتیٰ و اَقْصیٰ ---

سوال۔ دُنْیا و عُلْیَا و قُصْویٰ در ترکیب صفت واقع میشود لیکن دنیا، علیا اور قصویٰ ترکیب میں صفت واقع ہوتے ہیں۔ مصنفؒ نے بتایا تھا کہ دنیا ، علیا اور قصویٰ اسم محض ہے صفت نہیں۔اور چونکہ ترکیب میں صفت واقع ہوتے ہیں۔ چون اَلْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا الحیٰوۃ موصوف الدنیا صفت، و الْمَنْزِلَۃُ الْعُلْیَا المنزلۃُ موصوف العلیا صفت و الْغَایَۃُ الْقُصْویٰ الغایۃ موصوف القصویٰ صفت پس اسم چگونہ باشد پس یہ اسم کس طرح ہوئے۔ یعنی اسم محض یہ کس طرح ہوئے۔

جواب۔ این الفاظ در استعمال جاری مجری اسماء اند یہ الفاظ استعمال میں قائم مقام اسماء کے ہیں۔ چون لفظ فارسٌ و صاحبٌ و اَطْلَسُ و اَبْطَحُ جیسے فارس، صاحب، اطلس اور ابطح کے الفاظ کہ در ایشان حکم اسماء جاری شدہ است کہ ان کے اندر اسماء کا حکم جاری ہوا ہے۔ اگر چہ فی الاصل

صفات اند اگر چہ اصل میں یہ صفات ہیں۔ جس طرح ان الفاظ کے ساتھ اسم کا معاملہ کیا گیا اسی طرح دنیا، علیا اور قصویٰ کے ساتھ بھی اسم والا معاملہ کیا گیا۔ اطلسُ اور ابطحُ غیر منصرف ہیں۔

یہ جواب تسلیمی ہے۔ یعنی اعتراض کو تسلیم کیا۔ دوسرا جواب منعی ہے یعنی انکار کریں گے کہ یہ صفت ہے ہی نہیں۔

جواب دوم: این الفاظ بغیر الف و لام صفت واقع نمیشوند یہ الفاظ بغیر الف لام کے صفت واقع نہیں ہوتے۔ پس اگر صفات می بودند اگر یہ صفات ہوتے در معرفه و نکره صفت واقع مے شدند تو معرفہ اور نکرہ میں صفت واقع ہوتے۔

فصل پنجم دربیان قوانین ادغام

یکے انکہ ہر جا کہ دو حرف از یک جنس بہم آیند ایک قانون یہ کہ ہر وہ جگہ جہاں دو حروف ایک جنس سے اکھٹے آئیں۔ در یک کلمہ یا در دو کلمہ ایک ہی کلمہ میں یا دو کلموں میں آئیں و اول ایشان ساکن باشد اور اُن میں سے پہلا ساکن ہو و دوم متحرک بحرکت لازم اور دوسرا حرکت لازم کے ساتھ متحرک ہو واجب بود واجب ہے کہ اول را در دوم ادغام کنند کہ پہلے کا دوسرے کے اندر ادغام کرے چون ذَبٌّ و مَدٌّ مصدر ذَبَّ و مَدَّ جیسا کہ ذَبٌّ اور مَدٌّ کہ ذَبَّ اور مَدَّ کے مصدر ہیں کہ دراصل ذَبْبٌ و مَدْدٌ بر وزن فَعْلٌ بسکون عین بُود کہ یہ اصل میں ذَبْبٌ اور مَدْدٌ فعْلٌ کے وزن پر تھے سکون عین کے ساتھ۔

و چون اِذْھَبْ بِّـزَ یْدٍ - - - - و اضْرِبْ بَّعِیْرًا ---- وَاتَّقَوْاوَّاٰمَنُوْا - - - -

مگر آنکہ ادغام وے موجب التباس باشد مگر یہ کہ جب ادغام التباس کا سبب ہو۔یعنی جب ادغام کی وجہ سے التباس آتا ہو تو پھر وہاں التباس نہیں کریں گے۔ چون قُوْوِلَ کہ ادغام وے قُوْوِلَ کا ادغام موجب التباس ماضی مجہول باب مفاعلة بماضی مجہول باب تفعیل ست وہ التباس کا سبب ہے باب مفاعلة کے ماضی مجہول کا باب تفعیل کے ماضی مجہول سے۔

یا آنکہ اول متجانسین بدل از ہمزہ باشد یا یہ کہ وہ جو دو متجانسین ہیں اُس میں سے پہلا حرف ہمزہ سے بدل کر آیا ہو۔ تو اس صورت میں بھی ادغام نہیں کریں گے۔ چون تُوْوِیْ و رِیْـیَا کہ دراصل تُؤْوِی و رِئْیًا بُود -- تُؤْوِی میں ہمزہ ساکن ہے اور ماقبل میں ضمہ ہے تو اسکو ماقبل کے حرکت کے مطابق واؤ سے بدلنا جائز ہے پس تُوْوی پڑھنا جائز ہے۔ اور رئیًا میں ہمزہ ساکن ہے اور ماقبل میں کسرہ ہے اور ہمزہ ساکن کو ماقبل کے حرکت کے مطابق یاء سے بدلنا جائز ہے تو رِیْیًا پڑھنا جائز ہے۔ تو اس صورت میں ادغام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اوّل ساکن ہمزہ سے بدل کر آیا ہے۔

یا مده باشد یا اُن دو متجانسین میں پہلے حرف مدّہ ہو۔ چون قَالُوْا وَ مَا لَنَا اس میں دو واؤ اکھٹے آئیں لیکن پہلا واؤ مدّہ ہے۔ لہٰذا یہاں پر ادغام نہیں کر سکتے۔

واؤ مدّہ: وہ واؤ ساکن جس سے پہلے ضمہ ہو۔ یائے مدّہ: وہ یائے ساکن جس سے پہلے کسرہ ہو۔

یا ہمزہ باشد یا اُن دو متجانسین میں سے پہلے ہمزہ ہو۔ تو پھر بھی ادغام نہیں کریں گے۔ چون اِمْلَأْ اِنَاءً یہاں املأْ کے آخر میں ہمزہ ہے اور اِناء کے شروع میں ہمزہ ہے۔ دو حرف ایک جنس کے آئے لیکن اِن میں پہلا

ہمزہ ہے لہٰذا یہاں ادغام نہیں کریں گے۔ آنگاہ ادغام ممتنع بَود اُس وقت ادغام ممتنع ہوگا۔ یعنی جائز نہیں ہوگا۔ مگر آنکہ ہمزہ در عین کلمہ باشد مگر یہ کہ وہ ہمزہ عین کلمہ میں ہو۔ پھر ادغام کریں گے۔ چون سأَّل و رَأّسٌ

دیگر دوسرا قانون یہ کہ ہر جا کہ دو حرف از یک جنس در یک کلمہ بہم آیند کہ دو حرف ایک ہی کلمہ کے اندر اکھٹے آئیں۔ بر سبیل لزوم لُزوم کے طریقے پر، یعنی اُن دونوں حرفوں کا آنا لازمی ہو۔ و ہر دو متحرک باشند اور دونوں متحرک ہو۔ بحرکت لازم حرکت لازم کے ساتھ۔ ادغام نیز واجب بَود تو پھر ادغام واجب ہے۔ و طریق ادغام درین صورت آن ست اور ادغام کا طریقہ اس صورت میں یہ ہے۔ کہ اگر ما قبل متجانسین متحرک یا ساکن مدہ بَود اگر اُن دو متجانسین سے پہلے والا حرف متحرک ہو یا ساکن مدّہ ہو۔ حرف اول را ساکن کنند بے نقل تو پہلے حرف کو ساکن کریں گے بغیر نقل کئے و در دوم ادغام کنند اور دوسرے کے اندر ادغام کر دیں گے چون حَبَّ و حَابَّ و حُوْبَّ کہ دراصل حَبَبَ و حَابَبَ و حُوْبِبَ بودہ است ۔ ۔ حَبَبَ میں دو حرف ایک ہی جنس کے آئے۔ اور اس سے ماقبل والا حرف متحرک ہے، لہٰذا اس پہلے با کو ساکن کریں گے بغیر نقل حرکت تو حَبْبَ ہو جائے گا۔ پھر باء کا باء میں ادغام کریں گے تو حَبَّ بن جائے گا۔ اسی طرح حابَبَ میں باء سے پہلے الف مدّہ ہے۔ تو پہلے باء کو ساکن کریں گے اور دوسرے باء میں اس کا ادغام کریں گے تو حابَّ بن جائے گا۔ اور حُوْبَبَ میں واؤ مدّہ ہے۔ تو پہلے باء کو ساکن کر کے دوسرے باء میں اس کا ادغام کیا تو حُوْبَّ بن گیا۔

و اگر ساکن غیر مدہ باشد اگر ان دو متجانسین سے ماقبل ساکن غیر مدّہ ہو۔ حرکت حرف اول را نقل کنند بما قبل دہند بعدہ ادغام کنند تو ان دو متجانسین میں سے پہلے حرف کی حرکت ما قبل کو دیں گے اور اسکے بعد پھر ادغام کریں گے۔ چون اَحَبَّ واشْتَرَدَّ کہ دراصل اَحْبَبَ و اِشْتَرْدَدَ بُود اَحْبَبَ میں پہلے باء کی حرکت ماقبل کے حا کو دی اور پھر باء کا باء میں ادغام کیا۔ تو اَحَبَّ ہوا۔ مگر انکہ در مثل حَیِیَ و عَیِیَ ادغام جائز است نہ واجب مگر حَیِیَ اور عَیِیَ جیسے لفظوں میں ادغام جائز ہے واجب نہیں۔ تا در مضارع ایشان ضمہ بر یا لازم نیاید تا کہ ان کے مضارع کے اندر یاء پر ضمہ نہ آئے۔ حَیِیَ یَحْیٰ باب سمع سے ہے۔ یَحْیٰ اصل میں یَحْیَیُ تھا۔ پہلی یاء بھی متحرک ہے اور دوسری یاء بھی متحرک ہے۔ اور اس سے ماقبل حاء غیر مدّہ ہے اور ساکن ہے۔ اگر پہلی یاء کی حرکت ما قبل کو نقل کریں گے تو یَحَیْیُ ہو جائے گا۔ پھر یاء کا یاء میں ادغام کریں گے تو یَحَیُّ بن جائے گا۔ اور ضمہ یاء پر ثقیل ہوتا ہے۔ اس لئے مصنفؒ کہتے ہیں کہ حَیِیَ اور عَیِیَ کے اندر ادغام جائز ہے۔ اگر واجب ہوتا تو اس کے مضارع میں بھی ادغام واجب ہوتا۔ تو پھر یاء پر ضمہ آتا۔ لہٰذا یَحْیٰ جو اصل میں یَحْیَیُ تھا، میں یہ والا قانون استعمال نہیں کریں گے۔ جبکہ یاء متحرک ماقبل فتحہ والا قانون استعمال کر کے یَحْیٰ بنے گا۔

مگر آنکہ ادغام موجب التباس باشد مگر وہ کہ ادغام التباس کا سبب ہو انگاہ ادغام ممتنع بَود اُس وقت ادغام مُمْتَنع ہوگا چون سَبَبٌ و کَلِلٌ و جُدَدٌ و سُرُرٌ اگر سَبَبٌ میں ادغام کریں گے تو یہ سَبٌّ بن جائے

گا، اور سَبٌّ تو ایک اور لفظ پہلے سے موجود ہے۔ کَلِلٌ سے کَلٌّ بن جائے گا، جُدَدٌ سے جُدٌّ بن جائے گا، اور سُرُرٌ سے سُرٌّ بن جائے گا۔ اور یہ الفاظ پہلے سے موجود ہیں۔

درس 136۔ سوال: ادغام در مُحَابٌّ موجب التباس ست مُحابٌّ کے اندر ادغام التباس کا سبب ہے۔

ازانکه این لفظ مشترک ست میان اسم فاعل و اسم مفعول۔اس لئے کہ یہ لفظ مشترک ہے اسم فاعل اور اسم مفعول کے درمیا۔

گردان: حابَّ یُحابُّ محابَّةً فھو مُحابٌّ ۔ محابٌّ اسم فاعل ہے اصل میں مُحابِبٌ بروزن مُقاتِلٌ تھا۔ اور حُوبَّ یُحابُّ مُحَابةً فذاک مُحابٌّ ۔ اسم مفعول بھی مُحابٌّ آیا ۔ یہ اصل میں مُحابَبٌ بروزن مُقاتَلٌ تھا۔ اگر ادغام نہ کرتے تو مُحابِبٌ اسم فاعل ہوتا اور مُحابَبٌ اسم مفعول ہوتا۔ مگر ادغام کرنے سے اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں مُحَابٌّ بن گئے۔ تو دیکھو ادغام سے التباس آیا۔

جواب۔ این التباس میان مشتقین ست یہ التباس دو مُشْتَقین کے درمیان ہے۔ کیونکہ اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں مشتق کے صیغے ہیں۔ و مثل این التباس در کلمه عرب متحمل ست اور اس قسم کا التباس کلام عرب کے درمیان قابل برداشت ہے۔

لیکن در قُوْوِلَ مشکل میشَوَد لیکن قُوْوِلَ کے اندر مشکل ہوگی۔ گردان: قَاوَلَ یُقَاوِلُ مُقَاوَلَةً فھو مُقَاوِلٌ و قُوْوِلَ --- یہ باب مفاعلة کا ماضی مجہول ہے۔ یہاں پر دو واؤ ہیں اور یہاں پر ادغام نہیں کیا گیا۔ اگر یہاں پر ادغام کیا جاتا تو قُوِّلَ باب تفعیل کا ماضی مجہول کے ساتھ التباس آتا۔اس لئے ادغام نہیں کیا گیا۔ ازانکه ادغام نکردند تا التباس به قُوِّلَ نیاید اس لئے کہ اگر ادغام کیا گیا تو قُوِّل کے ساتھ التباس آ جائے گا۔جو کہ باب تفعیل کی ماضی مجہول ہے۔ آنکه التباس میان مشتقین ست اور یہ کہ یہ التباس دو مشتقین کے درمیان ہے۔ اور یہ التباس تو قابل برداشت ہے لہٰذا کرنا چاہیے۔

و ہمچنین در حَبٌّ و طَبٌّ مشکل میشود اور اسی طرح حبٌّ اور طبٌّ کے اندر مشکل ہوگی۔ ازانکه ادغام در ایشان موجب التباس ست اس لئے کہ ادغام یہاں التباس کا سبب ہے۔ زیرا که این ہر دو لفظ مشترک اند اس لئے کہ یہ دونوں مُشترک ہیں۔ میان مصدر و صفت مصدر میں اور صفت میں۔ حَبٌّ یا حُبٌّ: محبوب ہونا،تو یہ مصدر ہوا۔ اور اسی طرح حَبٌّ حبیب اور محبوب کے معنیٰ میں بھی آتا ہے، تو یہ صفت کا صیغہ ہوا۔

طبٌّ: ماہر ہونا تو یہ مصدری معنیٰ ہوا اور اس کا معنیٰ ماہر کے بھی آتی ہے تو یہ صفت کا صیغہ ہوا۔

و ہمچنین در اَنَّ که فعل ماضی ست و اِنَّ که امر ست اور اسی طرح اَنَّ جو کہ فعل ماضی ہے اور اِنَّ جو کہ امر ہے نیز مشکل میشود ان میں بھی مشکل ہوگی۔ ازانکه ادغام ایشان موجب التباس ست با اَنَّ و اِنَّ که حرف اند اس لئے کہ ان کا ادغام اَنَّ اور اِنَّ کے ساتھ التباس کا باعث ہے جو کہ حرف ہیں۔

اَنَّ اور اِنَّ ایک تو یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہیں۔ اسی طرح اَنَّ ماضی بھی آتا ہے۔ اَنَّ یَاِنُّ اَنِینًا بمعنیٰ آہ و فریاد کرنا۔ تو دیکھو اَنَّ ماضی کا صیغہ بھی آتا ہے اور حرف بھی ہے۔ اسی سے پھر اِنَّ امر آتا ہے فِرَّ کی طرح۔

مگر آنکه گویند مگر یہ کہ کہتے ہیں۔ که التباس میان مشتق و مشتق منه کہ التباس درمیان مشتق اور مشتق منه(مصدر) کے و میان فعل و حرف اور اسی طرح فعل اور حرف کے درمیان التباس در کلام عرب متحمل ست یہ کلام عرب میں قابل برداشت ہے۔

دیگر اگر تکرار حرف برائے الحاق باشد دوسرا یہ کہ اگر حرف کا تکرار الحاق کے لئے ہو آنگاہ ادغام ممتنع بَوَدْ اُس وقت ادغام مُمْتنع ہوگا۔ چون شَمْلَلَ که ملحق ست با دَحْرَجَ جیسا کہ شَمْلَلَ جو کہ مُلحق ہے دَحْرَجَ کے ساتھ۔ اس کا مادّہ شین، میم اور ایک لام ہے۔ تو اس میں ایک لام کا اضافہ کیا گیا تا کہ دحرج کے ساتھ مُلحق کیا جائے۔ و تَجَلْبَبَ که ملحق با تَدَحْرَجَ اور اسی طرح تَجلْبب کہ ملحق ہے تدحرج کے ساتھ۔ اس کا مادّہ جیم، لام اور ایک باء ہے۔ پھر اسکے ساتھ ایک اور باء ملائی اور اسے تدحرج کے باب پر لے گئے۔ و قَرْدَدٌ که ملحق ست با جَعْفَرٌ اور قَرْدَدٌ کہ یہ مُلحق ہے جعفرٌ کے ساتھ۔ اس کا مادّہ قاف، راء اور ایک دال ہے۔ یہ جو دوسرا دال بڑھایا گیا یہ جعفرٌ وزن پر لے جانے کے لئے بڑھایا گیا۔ و قُعْدَدٌ که ملحق ست با بُرْ ثَنٌ اور اسی طرح قعددٌ کہ یہ ملحق ہے برثنٌ کے ساتھ۔ اور اسکا مادہ قاف، عین اور ایک دال ہے۔ ان سب میں دو حروف ایک جنس کے آئیں لیکن اس کے اندر ادغام نہیں کیا۔ کیونکہ یہ تکرار حرف الحاق کے لئے ہے۔ اور اس صورت میں ادغام جائز نہیں۔

و الحاق در لغت در رسیدن و در رسانیدنست اور الحاق لغت کے اندر "میں پہنچنا" اور "پہنچانا" ہے۔ و در اصطلاح آنست اور اصطلاح کے اندر الحاق وہ ہے۔ که ثلاثی را کہ ثلاثی کو بزیادت حرفے ایک حرف کے زیادتی کے ساتھ بروزن رباعی کنند رباعی کے وزن پر کردے۔ و یا رباعی را بزیادت حرفے بروزن خماسی کُنند اور یا رُباعی کو ایک حرف کے زیادتی کے ساتھ خماسی کے وزن پر کردے۔ از برائے آنکه اس لئے کہ با ملحق معامله ملحق به بکنند تا کہ مُلحق کے ساتھ ملحق بہ والا معاملہ کیا جائے۔ در تکسیر و تصغیر تکسیر اور تصغیر میں۔ یعنی اُسی کی طرح جمع تکسیر بنائی جائے اور تصغیر بھی بنائی جائے۔و غیر آن اور انکے علاوہ بھی۔ بعض اوقات خاص معنی کے لئے الحاق کیا جاتا ہے۔

و در تَتَنَزَّلُ و تَتَبَاعَدُ ادغام نشد اور تَتَنَزَّلُ و تَتَبَاعَدُ ادغام نہیں ہوا۔ ازانکه اجتماع دو حرف بر سبیل لزوم نیست اس لئے کہ دو حروف کا اجتماع لُزوم کے طریقے پر نہیں ہے۔ گردان: تَنَزَّلَ يَتَنَزَّلُ تَنَزُّلًا ----- تَتَنَزَّلُ--- یہ باب تَفعُّل ہے۔ اور اسی طرح تَبَاعَدَ يَتَبَاعَدُ ---- تَتَبَاعدُ--- یہاں تَتَنَزَّلُ اور تَتَبَاعَدُ میں دو تاء اکھٹے آئیں ہیں۔ لیکن یہاں پر ادغام نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں لزوم کے طریقے پر نہیں ہے۔

قاعدہ: باب تفعل اور باب تفاعل کے اندر جب دو تاء مفتوح اکھٹی جمع ہو جائے تو ایک تاء کا حذف جائز ہے۔ تو تتنزل کو تنزل پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور تتباعد کو تباعد بھی پڑھنا بھی جائز ہے۔

و در اُذْبُبُ الْكَلْبَ ادغام نَشد اور اُذْبُبُ الْکَلْبَ کے اندر ادغام نہیں ہوا۔ ازانکه حرکت بائے دوم لازم نیست اس لئے کہ دوسری باء کی حرکت لازم نہیں ہے۔ بلکه عارض ست بسبب التقائے ساکنین بلکہ عارضی ہے التقائے ساکنین کی وجہ سے۔ اُذْبُبْ اصل میں امر تھا، جس کا آخر ساکن ہوتا ہے۔ اور الکلب میں

ہمزہ وصلی گر گیا اور لام بھی ساکن ہے، تو التقائے ساکنین آیا، جس کی وجہ سے دوسری باء کو حرکت دی گئی۔ اور ادغام کے اندر لازم ہے کہ دونوں متحرک حرکت لازم کے ساتھ ہو۔

سوال: در مَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ حرکت قاف دوم نیز عارض ست لازم نیست اسکے اندر بھی دوسرے قاف کی حرکت عارضی ہے۔ من کی وجہ سے یُشَاقِقُ یُشَاقِقْ بنا۔ لیکن آگے لفظ اللہ کا ہمزہ وصلی اور لام ساکن، تو التقائے ساکنی آیا جسکی وجہ سے قاف کو کسرے کی حرکت دی گئی۔ نیز یہاں پر مَنْ یُّشَاقِّ اللّٰہَ پڑھنا بھی جائز ہے۔ از جہت التقائے ساکنین اور قاف کا یہ حرکت اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہے۔ پس بایستی کہ ادغام جائز نبودے پس چاہیے تھا کہ ادغام جائز نہ ہوتا۔

جواب۔ اصل مضارع مرفوع بُود اصل میں مضارع مرفوع تھا۔ سکون او بعارض مَنْ شرطیہ است اسکا سکون مَنْ شرطیہ کی وجہ سے ہے۔ بخلاف امر بخلاف امر کے ، کیونکہ اوپر جو اُذْبُبْ میں تھا وہ امر تھا۔ اور امر میں سکون عارضی نہیں ہوتا، بلکہ اصلی ہوتا ہے۔ کہ دراصل او سکون بُود کہ اصل کے اندر اُس میں سکون تھا۔ حرکت بعارض اجتماع ساکنین ست اور حرکت اجتماع ساکنین کی عارض کی وجہ سے ہے۔

سوال در قَوِیَ و اِرْعَوٰی کہ دراصل قَوِوَ و اِرْعَوَوَ بودہ است--- قانون دوم موجود ست دوسرا قانون موجود ہے ادغام والا۔ ادغام والا پہلا قانون تو یہ تھا کہ اوّل ساکن ہوتا تھا اور ثانی متحرک، دوسرے قانون میں دونوں متجانسین متحرک ہوتے تھے۔ اور یہاں بھی قوو اور ارعوو کے اندر دونوں متجانسین متحرک ہیں۔ و ہمچنین در دِیْوَانٌ و دِیْنَارٌ--- کہ دراصل دِوّاَنٌ و دِنْنَارٌ بودہ است--- قانون اول موجود ست ادغام کا پہلا قانون موجود ہے۔ یعنی دو متجانسین میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک اور یہاں بھی دووان اور دننار میں پہلا واؤ اور پہلا نون ساکن ہے۔ چرا ادغام نکردند کیوں ادغام نہیں کیا۔

جواب۔ اینجا اعلال و ادغام معارض شدہ اند یہاں پر اعلال اور ادغام دونوں ایک دوسرے کے مقابل آئے ہیں۔ و ہر جا کہ اعلال و ادغام معارض شوند اور جہاں پر اعلال اور ادغام ایک دوسرے کے مقابل ہو جائے۔ اعلال را مقدم کنند بر ادغام تو اعلال کو مقدم کرتے ہیں ادغام پر۔ ازانکہ خفت در اعلال بیشتر ست از ادغام اس لئے کہ اعلال کے اندر خفت ادغام سے زیادہ ہے۔ قوو میں اعلال ہوا تو قویَ بنا۔ اور ارعوَوَ میں اعلال ہوا تو ارعویٰ بنا۔ اور اسی طرح دووان اور دننار میں بھی اعلال ہوا اور دیوانٌ اور دینارٌ بنا جبکہ کسی میں بھی ادغام نہیں کیا گیا۔ ازانکہ اصل در تخفیف اعلال ست اس لئے کہ تخفیف کے اندر اصل اعلال ہے۔ و ادغام ملحق باعلال ست اور جو ادغام ہے وہ اعلال کے ساتھ مُلحَق ہے۔ یعنی ادغام اعلال کے ساتھ ملایا گیا ہے کہ اس سے بھی تخفیف آتی ہے۔تو اصل ہوا اعلال اور ادغام ہوئی اُسکی فرع۔ و ما دام کہ عمل باصل ممکن باشد اور جب تک کہ عمل اصل پر ممکن ہو۔ صیرورت بسوئے ملحق روا نیست تو رُجوع کرنا ملحق کی جانب یہ جائز نہیں۔

سوال: در اِجْلِوَّاذٌ چرا اعلال را بر ادغام مقدم نکردند ۔ ۔ ۔ ۔ اِجْلِوَّاذٌ اصل میں اِجْلِوْوَاذٌ تھا۔ یہ پہلا واؤ ساکن تھا اور دوسرا واؤ متحرک تو یہ تقاضا کر رہا تھا کہ ادغام کیا جائے۔ جبکہ واؤ ساکن سے پہلے لام پر کسرہ ہے اور یہ کسرہ تقاضا کر رہا تھا کہ اعلال کیا جائے۔ لیکن یہاں پر ادغام کیا گیا اور اعلال نہیں کیا گیا۔

جواب اوّل۔ اعلال جائے مقدم بر ادغام ست اعلال اُس جگہ ادغام پر مقدم ہوتا ہے، کہ ہر دو متجانس اصلی باشد کہ جہاں پر دونوں متجانسین حرف اصلی ہو۔ و در اِجْلَوَّاذٌ ہر دو زائدہ اند اور اجلواذٌ میں دونوں واؤ زائد ہیں۔

جواب دوم: اِجلواذٌ(مصدر) اِجْلِواذٌ مصدر جو ہے محمول بر فعل خودست یہ اپنے فعل پر محمول ہے یعنی اِجْلَوَّذَ جو کہ اجلوَّذَ ہے۔ اعلال کے اندر اصل فعل ہے، جبکہ اشتقاق میں اصل مصدر تھا، چونکہ فعل کے اندر ادغام کیا گیا تھا اس لئے مصدر کے اندر بھی ادغام کیا گیا۔

جواب سوم: ادغام درو وضعے ست ادغام اجلواذ کے اندر باعتبار وضع کے ہے۔ یعنی واضع نے یہ لفظ بنایا ہی اس طرح تھا یعنی ادغام کے ساتھ ہی بنایا تھا۔ نہ آنکہ اصل وے اظہار بودہ نہ یہ کہ اس کے اصل میں اظہار تھا۔ بعدہ ادغام کردند اُس کے بعد ادغام کیا گیا۔ یعنی ایسا نہیں ہے کہ یہ دونوں واؤ الگ الگ تھے اور پھر اِس میں ادغام کیا گیا۔ و لیکن این جواب ضعیف ست لیکن یہ جواب ضعیف ہے۔

دیگر ہر جا کہ دو حرف از یک جنس بہم آیند دوسرا قانون یہ کہ ہر وہ جگہ جہاں دو حروف ایک ہی جنس کے اکھٹے آئیں۔ و ہر دو متحرک باشند اور دونوں متجانسین متحرک ہو۔ در دو کلمہ دو کلموں میں ادغام جائز بَود تو ادغام جائز ہے بشرط آنکہ اس شرط کے ساتھ ما قبل ہر دو کہ ان دونوں متجانسین سے پہلے جو ہے متحرک صحیح یا مدہ یا حرف لین باشد حرف صحیح متحرک ہو، یا حرف مدّہ ہو یا حرف لین ہو۔ حرف لین: جب واؤ اور یاء سے ماقبل فتحہ آ جائے تو یہ حرف لین کہلاتے ہیں۔ چون فَعَلْ لَّبِیْدٌ اصل میں تھا "فَعَلَ لَبِیْدٌ" یہاں پر لام اوّل سے پہلے عین مفتوح آیا جو کہ حرف صحیح متحرک ہے۔ فعلَ لبیدٌ اور فعلْ لَّبیدٌ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ و ضَرَبْ بَّشِیْرٌ اصل میں ضرَبَ بَشیرٌ تھا۔ راء حرف صحیح متحرک ہے۔

و قَامْ مُّحَمَّدٌ قامَ مُحمدٌ بھی جائز ہے۔ یہاں میم اوّل سے پہلے حرف الفِ مدّہ ہے۔ و یَعُوْدْ دَّاوٗدُ یَعُوْدُ دَاوٗدُ بھی جائز ہے۔ دال اوّل سے پہلے واو مدّہ ہے۔ و قِیْلْ لِّزیْدٍ قیلَ لِزیدٍ پڑھنا بھی جائز ہے۔ یہاں پر لام اوّل سے پہلے حرف مدّہ یاء ہے۔

و ثَوْبْ بَّکْرٍ ثوبُ بکرٍ بھی جائز ہے۔ یہاں باء اوّل سے پہلے حرف لین واؤ آیا ہے۔ و عَیْنْ نَّصْرٍ عینُ نصرٍ بھی جائز ہے۔ نون اوّل سے پہلے حرف لین یاء آئی ہے۔

و اگر ما قبل ہر دو متجانس حرف ساکن صحیح باشد اور اگر دونوں متجانسین سے پہلے حرف صحیح ساکن ہو۔ چون جیسے کہ قَرْمُ مَالِکٍ یہاں پر دو متجانسین سے پہلے حرف صحیح ساکن راء آیا ہے۔ یہاں پر ادغام جائز نہیں ہے۔ اس کو قرْمُ مالکٍ پڑھیں گے۔

کتابت میں قَوْمُ مالکٍ آیا تھا۔ یہاں پر واؤ حرف صحیح نہیں بلکہ حرف لین ہے۔ قَرْمُ مالکٍ یہ صحیح ہے۔

و عَدْوُ وَلِيْدٍ واؤ اوّل سے پہلے حرف صحیح ساکن دال آیا ہے۔ یہاں پر ادغام جائز نہیں۔ اس کو عدْوُ ولیدٍ ہی پڑھیں گے۔ کتاب میں عَدُوٌّ وَلِيْدٍ کتابت کی غلطی ہے۔

و یا ہر دو حرف متجانس ہمزہ باشد اور یا دونوں حرف متجانس ہمزہ ہو۔ چون قَرَأَ اَبُوْكَ یہاں پر دونوں متجانسین ہمزہ ہیں۔ ادغام ممتنع بَود ادغام جائز نہیں ہوگا۔

دیگر دوسرا یہ کہ ہر جا کہ دو حرف از یک جنس بہم آیند ہر وہ جگہ جہاں پر دو حرف ایک جنس کے اکھٹے آئیں۔ در یک کلمہ یا در دو کلمہ ایک ہی کلمہ میں یا دو کلموں میں و اول ایشان متحرک بَود اور اُن میں پہلا متحرک تھا دوم ساکن اور دوسرا ساکن ادغام ممتنع بود تو ادغام جائز نہیں ہے۔ ازانکہ تحرک حرف دوم شرط ادغام ست اس لئے کہ دوسرے حرف کا متحرک ہونا ادغام کی شرط ہے۔ چون ظَلِلْتُ یہاں پر دو لام ایک ہی کلمہ میں اکھٹے آئیں۔ اور پہلا لام متحرک جبکہ دوسرا ساکن۔ تو یہاں پر ادغام جائز نہیں۔ و رَسُوْلُ الْجِنِّ یہاں پر دو لام دو کلموں میں اکھٹے آئیں۔ اور پہلا لام متحرک جبکہ دوسرا ساکن۔ تو یہاں پر بھی ادغام جائز نہیں۔

درس 137۔ سوال: در مُدَّ در حالت وقف مُدَّ کے اندر حالت وقف کے اندر حرف دوم ساکن میشود دوسرا حرف ساکن ہو جاتا ہے و ادغام ممتنع نیست اسکے باوجود ادغام مُمتنع نہیں ہے۔

جواب اول: سکون وقف را حکم حرکت ست یہ جو وقف کا سکون ہے اسکا حرکت والا حکم ہے۔

جواب دوم: آنکہ تحرک حرف دوم شرط ادغام ست ،وہ جو دوسری حرف کا متحرک ہونا یہ ادغام کی شرط ہے ابتداءً نہ بقاءً یہ شرط ابتداءً ہے بقاءً نہیں۔ و اینجا ابتداءً حرف دوم متحرک بُود اور یہاں پر شروع کے اعتبار سے دوسرا حرف متحرک تھا۔ بقاءً ساکن شدہ است اور بقاء کے اعتبار سے ساکن ہو گیا ہے۔

بدانکہ جان لے تو کہ وجوب ادغام و جواز و امتناع ادغام کا واجب ہونا، جائز ہونا اور ممتنع ہونا آن باعتبار حرکت دوم ست یہ دوسرے کے حرکت کے اعتبار سے ہے۔ یعنی متجانسین میں دوسرے حرف کے اعتبار سے ہے یعنی ہر کجا کہ حرکت حرف دوم لازم ست ادغام واجبست یعنی ہر وہ جگہ جہاں دوسری حرف کی حرکت واجب ہو تو ادغام واجب ہوگا۔ چون مَدَّ یہ ماضی کا صیغہ ہے جہاں آخری حرف پر حرکت واجب ہوتا ہے تو یہاں ادغام بھی واجب ہے۔ یَمُدُّ یہ مضارع کا صیغہ ہے یہاں پر بھی آخری حرف پر حرکت واجب ہوتا ہے تو یہاں ادغام بھی واجب ہے۔ مَدًّا یہ مصدر کا صیغہ ہے جہاں آخری حرف پر حرکت واجب ہوتا ہے تو یہاں ادغام بھی واجب ہے۔

و ہر جا کہ عارضست ادغام جائز ست اور جہاں پر دوسری حرف کی حرکت عارضی ہو تو وہاں پر ادغام بھی عارضی ہوگا۔ چون لم یَمُدُّ یہاں لم یمُدَّ ، لم یمدِّ، لم یمُدُّ اور لم یمدُدْ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ یہاں پر دوسرے حرف کی حرکت عارضی ہے تو ادغام بھی جائز ہے۔ و مُدُّ یہ امر کا صیغہ ہے۔ مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ اور اُمْدُدْ، یہاں بھی دوسرے حرف کی حرکت عارضی ہے تو ادغام بھی جائز ہے۔ وَ لا تمُدُّ یہ نہی کا صیغہ ہے۔ اس

میں لا تمُدَّ، لا تمُدُّ ، لا تمُدِّ اور لا تَمْدُدْ یہاں بھی دوسرے حرف کی حرکت عارضی ہے تو یہاں پر ادغام بھی جائز ہے۔

پس چاہے تو لم یمُدَّ ، لم یمدِّ، لم یمُدُّ ، مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ ، لا تمُدَّ، لا تمُدِّ ، لا تمُدُّ ادغام کے ساتھ پڑھیں یا چاہے تو لم یمدُدْ، اُمْدُدْ اور لا تمدُدْ پڑھے۔

و ہر جا کہ حرف دوم ساکن ست ادغام ممتنع ست اور ہر وہ جگہ جہاں دوسرا حرف ساکن ہو تو وہاں پر ادغام ممتنع ہے۔ چون مَدَدْنَ جیسا کہ مَدَدْنَ ماضی کے اندر۔

دیگر در بعضے کلمات مضاعف قلب آمدہ است مضاعف کے بعض کلمات کے اندر قلب آیا ہے۔ برائے تخفیف تخفیف کے لئے۔ قلب: بدلنا، پلٹنا، یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔ و این بر دو نوع ست اور یہ دو قسم پر ہے۔

سماعی[1] قلب کی پہلی قسم سماعی ہے یعنی خلاف القیاس ہے۔ چون تَقَضَّى الْبَازِیْ تَقَضَّیٰ اصل میں تَقَضَّضَ تھا۔ تیسرے ضاد کو یاء سے بدلا اور پھر الف سے بدلا تو تقضّیٰ ہوا۔ تو تیسے ضاد کا قلب ہوا ہے۔ و قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰها یہ دَسّٰها اصل میں دَسَّسَها تھا۔اس میں تیسرے سین کو الف سے بدلا تو دَسّٰها ہوا۔ و لَمْ یَتَسَنَّهْ یہ اصل میں لم یَتَسَنَّنْ تھا۔ تیسرے نون میں خلافُ القیاس قلب کرکے ہا بنایا تو لم یتسنّہ ہوا۔ کہ در اصل تَقَضَّضَ و دَسَّسَهَا و لَمْ یَتَسَنَّنْ بُود .... ہمچنین اَمْلَیْتُ و قَضَّیْتُ و تَسَرَّیْتُ و تَظَنَّیْتُ کہ دراصل اَمْلَلْتُ یہاں پر دوسرے لام میں قلب ہوا اور اس کو یاء سے بدلا۔ و قَضَّضْتُ یہاں پر تیسرے ضاد میں قلب کیا اور اسکو یاء سے بدلا۔ و تَسَرَّرْتُ یہاں تیسری یاء میں قلب کر کے اسکو یاء سے بدلا۔ و تَظَنَّنْتُ بُود یہاں پر تیسری نون میں قلب کر کے اِسکو یاء سے بدلا۔

و قیاسی[2] اور قلب کی دوسری قسم قیاسی ہے قیاسی چون دِیْوانٌ و دِیْنارٌ و قِیراطٌ و شِیرازٌ و دِیْماسٌ کہ دراصل دِوّوَانٌ و دِنّنارٌ و قِرَّراطٌ و شِرْرَازٌ و دِمّمَاسٌ بُود -- ان متجانسین میں پہلے حرف کو ماقبل کے حرکت کے موافق یاء سے بدلا۔

در بعضے کلمات حذف عین آمدہ است اور بعض کلمات میں عین کا حذف آیا ہے۔ و این نیز بر دو نوعست اور یہ حذف دو قسم پر ہیں۔ یہاں صرف عین کلمہ کا حذف مراد نہیں۔ سماعی و قیاسی

سماعی[1] چون ظَلْتُ و مَسْتُ بَفتح فا ظَلْتُ اور مَسْتُ فا کلمہ کے فتحہ کے ساتھ دراصل ظَلِلْتُ و مَسِسْتُ بکسر عین بُود اصل میں عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ تھے۔ظَلِلْتُ میں پہلے لام کو کسرے سمیت حذف کیا تو ظَلْتُ ہوا اور مَسِسْتُ میں بھی پہلے سین کو کسرے سمیت حذف کیا تو مَسْتُ رہ گیا۔

و بعضے حرکت عین بفامیدہند اور بعض علماء عین کی حرکت فاء کو دے دیتے ہیں بعدُہ عین حذف میکنند اسکے بعد وہ عین کو حذف کرتے ہیں۔ ایشان وہ جو ہیں ظِلْتُ و مِسْتُ بکسر فا میگویند ظِلْتُ اور مِسْتُ کسرہ فاء کے ساتھ کہتے ہیں۔ دیکھو ظَلِلْتُ تھا، تو اس میں لام اول کی حرکت کو نقل کر کے ظاء کو دیا او اسکے بعد لام اوّل کو حذف کیا تو ظِلْتُ ہوا۔ اسی طرح مَسِسْتُ میں بھی ہے۔

و حذف در ظَلْتُ افصح ست لکثرۃ الاستعمال اور ظَلْتُ کے اندر حذف افصح ہے کثرت استعمال کی وجہ سے۔ کثیر الاستمعال لفظ خفت کا تقاضا کرتا ہے۔ جیسا کہ ایک لفظ بار بار استعمال ہوتا ہے تو وہ یہ تقاضا کرتا ہے کہ آسانی سے زبان پر لایا جائے۔ کقَوْلِہٖ تعالیٰ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔ فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۔ دیکھو قرآن مجید میں ظَلْتُ آیا۔ بخلاف مَسْتُ بخلاف مَسْتُ کے کہ اس کے اندر حذف افصح نہیں ہے۔

و [2] قیاسی اور حذف کی دوسری قسم قیاسی ہے۔ در مضارع باب تفعل و تفاعل باب تفعل اور تفاعل کے مضارع میں دو تا در اول کلمہ جمع شوند جب دو کلمہ کے شروع میں جمع ہو جائیں۔ چون تَنَزَّلُ و تَبَاعَدُ کہ دراصل تَتَنَزَّلُ و تَتَبَاعَدُ بُود ..... حذف تاء اینجا جائز ست و مطرد یہاں تاء کا حذف کرنا جائز ہے اور عام ہے۔ و بعضے میگویند تائے اول را حذف کنند اور پھر بعض علماء کہتے ہیں کہ تاء اوّل کو حذف کرتے ہیں و بعضے گویند تائے آخر را حذف کنند اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ آخری تاء کو حذف کرتے ہیں۔

دیگر دوسرا یہ دو حرف متقارب در مخرج جب دو حرف مخرج میں قریب ہو حکم دو حرف متجانس دارند یہ دو متجانس حرفوں کا حکم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ دال اور تاء۔ جب یہ دونوں اکھٹے ہو جائے تو یہ اس طرح ہے کہ دو دال اکھٹے ہوئے یا دو تاء اکھٹے ہوئے۔ در ادغام ادغام کے اندر چون خواہند کہ میان متقابین ادغام کنند جب چاہے کہ دو قریب المخرج میں ادغام کریں حرف اول را بدل کنند حرف اوّل کو بدلتے ہیں از جنس دوم سازند دوسرے کے جنس سے بنا دیتے ہیں۔ بعدہ ادغام کنند اسکے بعد ادغام کرتے ہیں۔ چون عَبَدْتُّ و لَبِدْتُّ جیسا کہ عبدْتُّ اور لبدْتُّ۔ عَبَدْتُّ اصل میں عَبَدْتُ تھا۔ دال اور تاء قریب المخرج اکھٹے آئیں تو دال کو تاء کیا اور پھر تاء کا تاء میں ادغام کیا تو عَبَدْتُّ ہوا۔ اب دال کو نہیں پڑھیں گے۔

و ادغام تنوین و نون ساکن دریکے از حروف يَرْمَلُوْنَ تنوین اور نون ساکن کا ادغام یرملون کے حروف میں سے کسی ایک کے اندر ہم ازین قبیل ست وہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ چون مِنْ يَّوْمٍ یا سے پہلے نون ساکن آیا تو اس نون کو یا کر کے یاء کا یاء میں ادغام کیا گیا۔ و مِنْ رَّاشِدِيْنَ نون ساکن کے بعد راء آیا ہے تو نون کو راء کر کے راء میں ادغام کیا۔ وَ مِنْ مَّآءٍ نون ساکن کے بعد میم آیا ہے تو نون کو میم کر کے میم میں ادغام کیا۔ و منْ لَّيْلٍ نون ساکن کے بعد لام آیا ہے تو نون کو لام کر کے لام میں ادغام کیا۔ و مِنْ وَّالٍ نون ساکن کے بعد واؤ آیا ہے تو نون کو واؤ کر کے واؤ میں ادغام کیا۔ و مِنْ نُّوْرٍ نون ساکن کے بعد نون آیا ہے تو نون کو نون کر کے نون میں ادغام کیا۔

و ادغام تنوین و نون ساکن در حروف يَرْمَلُوْنَ دو گونہ است نون تنوین اور نون ساکن کا ادغام حروف یرملون میں دو قسم پر ہے۔ ادغام باغنہ ایک تو ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا۔ و آن در حروف ینمو ست اور وہ یاء، نون، واؤ اور میم کے ساتھ ہوگا۔ وادغام بغیر غنہ اور دوسرا ہے ادغام بغیر غنہ کے و آن در دو حرف باقیست یعنی را و لام اور وہ باقی دو حروف میں ہے یعنی راء اور لام۔

فائدہ: در ادغام متجانسین دریک کلمہ متجانسین کی ادغام میں جب ایک ہی کلمہ میں ہو حرف مُدغم را درکتاب اِبراز نکُنَنْد حرف مُدغم کو کتاب میں ظاہر نہیں کریں گے چون مَدَّ جیسا کہ مَدَّ و در ادغام متقاربین ابراز کنند اور متقاربین کی ادغام میں ابراز کریں گے۔ یعنی تلفظ تو ادغام کے ساتھ ہوگا لیکن حرف مُدغم کو ظاہر کریں گے۔ چون لَبِثْتُّ ثا اور تا قریب المخرج تھے تو ثا کو تا کر کے تا میں ادغام کیا۔ اب تلفظ میں ثا نہیں لیکن لکھنے میں ظاہر کریں گے۔ اور یوں پڑھیں گے لَبِثُّ و در دو کلمہ ہمہ جا ابراز میکنند اور اگر دو کلموں میں ہو چاہے متجانسین ہو یا متقاربین، ہر جگہ ابراز کریں گے۔ چون قَدْ دَّخَلُوْا قد الگ لفظ اور دخلوا الگ لفظ۔اور دو کلموں میں ہیں تو دال کا دال میں ادغام کیا اور ابراز بھی کیا۔ قَدْدَّخَلُوا ہوا۔ و قَدْ جَّآءَ یہاں بھی قدْ الگ لفظ اور جآءَ الگ لفظ، لیکن دال اور جیم متقاربین میں سے ہیں اور دو کلموں میں ہیں تو ابراز کیا گیا اور قَدْجَّآءَ ہوا۔

دیگر حرف مُدغم فیہ دوسرا یہ کہ حرف مُدغم فیہ، یعنی جس میں ادغام کیا گیا ہو اُس میں دوسرا حرف چون بجزم یا بوقف ساکن شَود جب وہ جزم یا وقف کی وجہ سے ساکن ہو جائے واجبست کہ او را حرکت دِہند تو واجب ہے کہ اُس کو حرکت دیں از جہت اجتماع ساکنین اجتماع ساکنین کی وجہ سے زیرا کہ حرف مدغم ساکن میشود از جہت ادغام اس لئے کہ پہلا حرف ادغام کی وجہ سے ساکن ہوا ہے و حرف مدغم فیہ از جہت جزم یا وقف اور دوسرا حرف یعنی مُدغم فیہ وہ جزم یا وقف کی وجہ سے ساکن ہوا ہے۔ پس بضرورت حرف آخر را حرکت دہند پس ضرورت کی وجہ سے آخری حرف کو حرکت دیں گے۔ روا باشد کہ فتحہ دہند جائز ہے کہ فتحہ دیں از جہت خِفَّت خفت کی وجہ سے۔ کیونکہ فتحہ خفیف ہے۔ یعنی مُدَّ،فتحہ کے ساتھ، یا کسرہ دہند از جہت آنکہ اصل درتحریک ساکن کسرہ است یا کسرہ دیں گے اس وجہ سے کہ اصل ساکن کو حرکت دینے میں وہ کسرہ ہے۔ یعنی مُدِّ کسرہ کے ساتھ یا ضمہ دہند از جہت اتباع حرکت ما قبل اگر مضموم باشد یا ضمہ دیں گے ماقبل کی حرکت کا اتباع کرتے ہوئے اگر وہ حرف مضموم ہو۔ یعنی مُدُّ ضمہ کے ساتھ کیونکہ ما قبل میں میم پر ضمہ ہے۔ پس فِرُّ نہیں پڑھ سکتے، کیونکہ فا پر کسرہ ہے۔ و روا باشد کہ ترک ادغام کنند اور یہ بھی جائز ہے کہ ادغام ترک کرے از جہت آنکہ حرکت حرف دوم لازم نیست اس وجہ سے کہ دوسری حرف کی حرکت لازم نہیں ہے۔ یعنی اُمْدُدْ پڑھے بغیر ادغام کے۔ چون لمْ یَمُدَّ فتحہ کے ساتھ و لَمْ یَمُدِّ کسرہ کے ساتھ و لَمْ یَمُدُّ ما قبل کے ضمہ کی وجہ سے ضمہ کے ساتھ و لمْ یمدُدْ بغیر ادغام کے و ہمچنین در امر حاضر چون مُدَّ مُدِّ اُمْدُدْ اس کا تفصیل اوپر گزرا۔ و این مذہب بنی تمیم ست اور یہ بنو تمیم کا مذہب ہے۔ اما اہل حجاز ادغام کنند باقی اہل حجاز ادغام کرتے ہیں۔

مگر آنکہ ضمیر ساکن لاحِق شَود مگر وہ کہ ضمیر ساکن ساتھ مل جائے۔ تو پھر ادغام واجب ہے۔ چون لَمْ یَمُدَّا تثنیہ کی ضمیر الف ساتھ مل گیا اور ساکن ہے۔ و لَمْ یَمُدُّوْا واو ساکن جمع کی ضمیر ساتھ مل گئی۔ و لَمْ تَمُدِّیْ یہاں پر یاء ضمیر ساکن ملی ہوئي ہے۔ تو ادغام واجب ہے۔ کہ ادغام درین مواضع واجبست

پس ادغام ان جگہوں میں واجب ہیں۔ از جہت لزوم فتحہ بالف ضمیر بوجہ فتحہ کے لازم ہونے کے الف ضمیر کے ساتھ۔ لَمْ یَمُدَّا میں الف ساکن تثنیہ کی ضمیر ہے۔ الف اپنے سے ماقبل فتحہ چاہتا ہے۔ تو لَمْ یَمُدَّا میں دوسرے دال پر فتحہ واجب ہوا۔ تو اسی وجہ سے ادغام بھی واجب ہوا۔ و لزوم ضمہ بواؤ ضمیر اور ضمہ کا لازم ہونا واؤ ضمیر کے ساتھ۔ اسی طرح واؤ اپنے سے ماقبل ضمّہ چاہتا ہے۔ تو لَمْ یَمُدُّوْا میں دوسرے دال پر ضمہ واجب ہوا۔ تو اسی وجہ سے ادغام بھی واجب ہوا۔ و لزوم کسرہ بیائے ضمیر اور کسرے کا لازم ہونا یائے ضمیر کے ساتھ۔ اور یاء اپنے سے ماقبل کسرہ چاہتا ہے۔ تو لمْ یَمُدِّیْ میں دوسرے دال پر کسرہ واجب ہوا۔ تو اسی وجہ سے ادغام بھی واجب ہوا۔

و جواز حرکات ثلث نزدیک تمیم وقتی ست اور تین حرکتوں کا جائز ہونا بنو تمیم کے نزدیک اُس وقت ہے کہ ہائے ضمیر مذکر غائب و مؤنث کہ ہاء ضمیر جو ہے مذکر غائب کی اور مؤنث کی یا ساکن دیگر یا کوئی دوسرا ساکن بدو متصل نشدہ باشد اُس کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔

اما باتصال هُوَ ضمیر مذکر ضمہ لازم ست باقی اتصال ھو مذکر کی ضمیر جو ہے اُس کے ساتھ ضمہ لازم ہے۔ چون لَمْ یَمُدُّہُ و مُدُّہُ چونکہ گردان میں ہم نے لمْ یمدَّ، لم یمدِّ، لم یمدُّ اور لم یمدُد پڑھا تھا۔ اگر لم یمدَّ کے ساتھ ھو ضمیر مل جائے تو اس صورت میں دوسرے دال پر ضمہ واجب ہے جیسا کہ لَمْ یَمُدُّہُ ہے۔ اور امر کے گردان میں ہم نے پڑھا تھا مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ اور اُمدُد، اگر اس کے ساتھ ھو ضمیر مل جائے تو پھر مُدُّہُ پڑھنا واجب ہے۔ یعنی دوسرے دال پر ضمہ پڑھنا واجب ہے۔

و باتصال ہائے ضمیر مؤنث غائب فتحہ لازم ست اور اتصال ہائے ضمیر مؤنث غائب کی اُس وقت فتحہ لازم ہے۔ چون لَمْ یَمُدَّهَا و مُدَّهَا مُدِّهَا کتابت کی غلطی ہے۔ چونکہ گردان میں لم یمدِّ اور لم یمدُّ بھی آئے تھے لیکن جب ھا ضمیر مؤنث کی مل جائے تو اُس وقت صرف لمْ یَمُدَّھا پڑھ سکتے ہے۔ اور امر میں مُدَّھا پڑھ سکتے ہیں۔ و باتصال ساکن دیگر کسرہ لازم ست اور جب کوئی دوسرا ساکن ساتھ ملے تو پھر کسرہ لازم ہے۔ بَلُغَتِ فَصِیح لغت فصیح کے اندر چون لَمْ یَمُدِّ الرَّجُلَ و مُدِّ الْغُلَامَ الرجل میں الف لام کا ہمزہ وصلی ہے اور آگے ساکن آیا تو اس صورت میں لَمْ یَمُدِّ پڑھنا واجب ہے۔ اور اسی طرح الغلامَ میں الف لام کا ہمزہ وصلی ہے اور اسکے بعد ساکن ہے تو مُدِّ پڑھنا واجب ہے۔

دیگر ہر جا کہ دو ساکن جمع شوند دوسرا ہر وہ جگہ جہاں پر دو ساکن جمع ہو جائے اگر ساکن اول حرف مد و لین باشد اور اگر ساکن اوّل حرف مدّہ ہو یا حرف لین ہو۔ و ساکن دوم مدغم باشد اور دوسرا ساکن مُدْغم ہو۔ دریک کلمہ ایک کلمہ میں ہو حذف نکنند تو پھر حذف نہیں کریں گے۔ چون دَابَّۃٌ و خُوَیْصَّۃٌ و تَمُوْدَّ دَابَّۃٌ میں الف مدّہ بھی ساکن ہے اور پہلی با بھی ساکن ہے لیکن مُدغم ہے۔ تو اس صورت میں الف مدّہ کو حذف نہیں کریں گے۔ خُوَیْصَّۃٌ میں یاء حرف لین ہے اور ساکن ہے جبکہ پہلا صاد بھی ساکن ہے لیکن مدغم ہے۔ اس لئے حرف لین کو حذف نہیں کریں گے۔ تَمُوْدَّ میں واو مدّہ ساکن ہے اور آگے پہلا دال بھی ساکن ہے لیکن مدغم ہے اسی لئے واؤ کو حذف نہیں کریں گے۔ و این چنین اجتماع ساکنین در کلام عرب جائز ست اور اس قسم کا اجتماع ساکنین کلام عرب کے اندر جائز ہے۔ باعتبار امکان تکلم و

حصول تخفیف بوجہ تکلم کے ممکن ہونے کے اور تخفیف کے حاصل ہونے کے۔ و این را اجتماع ساکنین علی حده میگویند اور اسکو اجتماع ساکنین علیٰ حدّہ کہتے ہیں۔

ہمچنین در حالت وقف اجتماع ساکنین نیز جائز ست اور اسی طرح حالت وقف کے اندر بھی اجتماع ساکنین جائز ہے۔ چون زَیْدٌ و عَمْرٌو یہاں عمرو پر وقف کرنا ہے۔ تو عمرو میں میم تو پہلے سے ساکن تھا اور راء بھی ساکن ہوا لیکن یہاں پر حذف نہیں ہوگا کیونکہ اجتماع ساکنین وقف میں جائز ہوتا ہے۔ جس طرح الحمدُ للہ ربّ العالمِیْنَ۔ میں ہم العالمین پر وقف کرتے ہیں۔ تو وقف کی صورت میں اجتماع ساکنین جائز ہوتا ہے اور یاء کو حذف نہیں کرتے۔

و اگر ساکن دوم مدغم نباشد اور اگر دوسرا ساکن مدغم نہ ہو۔ مده حذف کرده شَود تو حرف مدّہ کو حذف کر لیا جائے گا۔ چون یَغْزُو الْجَیْشُ یہ اصل میں یَغْزُوْا اَلْجَیْشُ تھا۔ ہمزہ وصلی گر گیا تو یَغزُوْا الْجَیْشُ ہوا۔ اب واو مدّہ بھی ساکن ہے۔ اور آگے لام بھی ساکن ہے۔ جبکہ لام مُدغم نہیں تو اس صورت میں پہلا ساکن واو مدّہ کو گرائیں گے۔ تو یَغْزُو الْجَیْشُ رہ جائے گا۔ و قُوْلِی الْحَقَّ یہ اصل میں قُوْلِیْ اَلْحَقَّ تھا۔ ہمزہ وصلی گر گیا تو قُوْلِیْ الْحَقَّ رہ گیا۔ اب اجتماع ساکنین آیا یائے مدہ اور لام غیر مدغم کے درمیان۔ تو اس صورت میں یائے مدّہ گر جائے گا اور قُوْلِی الْحَقَّ رہ جائے گا۔

و غیر مده را حرکت داده شود اور اگر پہلا ساکن غیر مدّہ ہو تو اُس کو حرکت دے دی جائی گی۔ چون اِخْشَوُاللّٰہَ یہ اصل میں اِخْشَوْا اَللّٰہَ تھا۔ لفظ اللہ کا ہمزہ تو گر گیا۔ پھر واؤ غیر مدّہ اور لام کے درمیان اجتماع ساکنین آیا تو یہاں واؤ کر ضمہ کی حرکت دے دی گئی۔ تو اِخْشَوُ اللّٰہَ ہوا۔ و اِخْشَیِ اللّٰہَ -----

و اگر ہر دو حرف صحیح باشد اور اگر دونوں ساکن حروف صحیح ہو۔ در دو کلمه اور دو کلموں میں ہوں اوّل را حرکت دہند تو پہلے کو حرکت دیں گے۔ چون قُلِ ادْعُوْا اللّٰہَ یہاں قُلْ میں لام بھی ساکن اور اُدْعُوْا میں ہمزہ گر گیا، تو دال بھی ساکن، تو لام کو کسرے کی حرکت دے دی گئی۔ وَ اذْهَبِ اذْهَبْ پہلے اِذْهَبْ کے باء کو کسرے کی حرکت دے دی گئی۔ و در یک کلمه دوم را حرکت دہند اگر دونوں ساکن ایک ہی کلمہ میں ہو تو دوسرے حرف کو حرکت دیں گے۔

درس 138۔ سوال۔ واؤ در اِضْرِبُنَّ و یاء در اِضْرِبِنَّ چرا حذف کردند اِضْرِبُنَّ اور اِضْرِبِنَّ میں واؤ اور یاء کو کیوں حذف کیا گیا۔ با آنکه اجتماع ساکنین علیٰ حده است باوجود اسکے کہ یہ اجتماع ساکنین علیٰ حدّہ ہے۔ امر حاضر کی گردان مثلا: اِضرِبْ، اِضْرِبَا، اِضْرِبُوا، اِضْرِبِی، اضربا، اِضْرِبْنَ اسکے ساتھ جب نون ثقیلہ مل جائے تو اَضْرِبَنَّ، اِضْرِبَانِّ، اِضْرِبُنَّ، اِضْرِبِنَّ، اضربانِّ، اِضْرِبْنانِّ---

جواب۔ شرط اجتماع ساکنین علیٰ حده آنست اجتماع ساکنین علیٰ حدّہ کی شرط وہ ہے که ہر دو ساکن در یک کلمه باشد کہ دونوں ساکن ایک ہی کلمہ میں ہو۔ و حرف مدغم در اِضْرِبُنَّ و اِضْرِبِنَّ در کلمه دیگر ست اور حرف مُدغم اِضْرِبُنَّ اور اِضْرِبِنَّ کے اندر دوسرے کلمہ میں ہے۔ یعنی اضربوا الگ کلمہ ہے اور نون ثقیلہ الگ کلمہ ہے۔ اسی طرح اضربی الگ کلمہ ہے اور نون ثقیلہ الگ کلمہ ہے۔ نون ثقیلہ دو نون ہوتے ہیں۔ اس میں پہلا نون ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے۔ اضربوا میں واو ساکن اور نون ثقیلہ میں

پہلا نون ساکن۔ اس لئے واو کو گرایا تو اضربُنَّ ہوا۔ اسی طرح اِضْرِبِی میں یاء ساکن اون نون ثقیلہ میں پہلا نون ساکن تو یاء کو گرایا تو اِضْرِبِنَّ ہوا۔

سوال۔ پس بایستی که الف در اِضْرِبَانِّ و اِضْرِبْنَانِّ نیز حذف میکردند پس چاہیے کہ الف کو اضربانِّ اور اضربنانِّ کے اندر حذف کرلیتے۔ زیرا که شرط اجتماع ساکنین علی حده فوتست اس لئے کہ اجتماع ساکنین علیٰ حدّہ کی شرط فوت ہے۔ از جہت آنکه حرف مدغم در کلمه دیگر ست اس لئے کہ حرف مُدْغم دوسرے کلمہ میں ہے۔ پس الف را چرا سلامت داشتند پس الف کو کیوں سلامت رکھا۔ یعنی الف کو کیوں نہیں گرایا۔

جواب۔ اگر الف در اِضْرِبَانِّ حذف میکردند اگر الف کو اضربانِّ کے اندر حذف کرلیتے التباس مثنی بمفرد آمدے تو تثنیہ کا التباس مفرد کے ساتھ آتا و اگر در اِضْرِبْنَانِّ الف حذف میکردند اور اگر اضربنانِّ کے اندر الف کو حذف کرلیتے سه نون جمع شُدے تو تین نون جمع ہو جاتے پس اجتماع ساکنین اینجا بضرورت مَعْفُوّست پس اجتماع ساکنین یہاں ضرورت کی بناء پر معاف ہے۔ بخلاف حذف واؤ در اِضْرِبُنَّ بخلاف اضربُنَّ کے اندر جو واؤ ہے و حذف یا در اِضْرِ بِنَّ اور اضربِنَّ کے اندر جو یاء ہے که موجب التباس نیست کہ یہ التباس کا سبب نہیں پس حذف در ایشان واجب شُد پس ان کے اندر حذف واجب ہوا۔ اینہمه که گفتم یہ سارا جو کہ میں نے کہا بیان قوانین تعلیل معتل و مضاعف و مہموز بُود یہ مُعتل کی تعلیل، مضاعف اور معموز کے قوانین کا بیان تھا۔

فاما قوانین تعلیلات اجناس باقی باقی اجناس کے تعلیلات کے جو قوانین ہیں از لفیف مفروق و مقرون و مثال و مضاعف لفیف مفروق، لفیف مقرون، مثال اور مضاعف میں سے و جُز آن اور ان کے علاوہ جو ہیں از اجناس مرکب جو مرکب کی اجناس میں سے ہیں، جیسا کہ اَنَّ فعل مہموز الفاء بھی ہے اور مضاعف بھی ہے۔ ہمبرین قوانین وہ بھی انہی قوانین پر که یاد کردیم جو ہم نے ذکر کیا مبنی ست ان پر مبنی ہے۔ چون تامّل کرده شَود اگر غور کر دیا جائے۔

و حکم مضاعف رباعی ہمچو حکم صحیح ست اور مضاعف رباعی کا حکم، حکمِ صحیح کی طرح ہے۔ مضاعف رباعی: اس میں فاء اور لام اوّل ایک جنس کا ہوتا ہے، اور عین اور لام ثانی ایک جنس کا ہوتا ہے۔ دروے تعلیل و تغییر نشود اُس کے اندر کوئی تعلیل اور تغییر نہیں ہوتی۔ چون ذَبْذَبَ و مَضْمَضَ بروزن فَعْلَلَ

بدانکه جان لے تو کلماتِ چند را کہ چند کلمات جو ہے اُن کو از معتل و مضاعف مُعتل اور مضاعف میں سے بر اصل داشته اند اُنکو اُن کے اصل پر رکھا ہے۔ یعنی اُس میں کوئی قوانین جاری نہیں کئے یعنی اُس میں کوئی تغییر اور تبدیلی نہیں کی۔ باوجود موجبات اعلال و ادغام باوجود اُن میں اعلال اور ادغام کے اسباب کے پائے کے تا بر اصل کلمات دیگر دلیل باشند تا کہ یہ دوسرے کلمات کے اصل پر دلیل ہو۔ قَوَدٌ جیسا کہ قَوَدٌ میں واو متحرک ما قبل فتحہ ہے، اسکو الف سے بدلنا چاہیے لیکن اسکو نہیں بدلا۔ و غَیَبٌ

غَیَبٌ میں یاء متحرک ما قبل فتحہ ہے، اسکو الف سے بدلنا چاہیے لیکن اسکو نہیں بدلا۔ و عَینَ و صَیِدَ ان دونوں میں یاء متحرک ما قبل فتحہ ہے، اسکو الف سے بدلنا چاہیے لیکن اسکو نہیں بدلا۔ کتابت کی غلطی سے عَیْنَ اور صَیْدَ لکھا ہے۔ و خَوَنَۃٌ و حَوَکَۃٌ و شَوَکَۃٌ ان تینوں میں واو متحرک ما قبل فتحہ ہے، اسکو الف سے بدلنا چاہیے لیکن اسکو نہیں بدلا۔ و اِشْتَرْوَحَ و اِسْتَلْوَحَ و اِسْتَصْوَبَ وَ اِسْتَحْوَذَ ان چاروں میں واؤ کی حرکت ما قبل کو نقل کر کے واؤ کو الف کرنا چاہیے تھا لیکن نہیں کیا۔ و لَجَجَتْ عَیْنُہُ ان میں دو جیم اکھٹے آئیں ان میں ادغام ہونا چاہیے تھا لیکن ادغام نہیں کیا گیا۔ و ضَبَبَ الْبَلَدُ ان میں دو باء اکھٹے آئیں ان میں ادغام ہونا چاہیے تھا لیکن ادغام نہیں کیا گیا۔ و قَطَطَ الشَّعْرُ ان میں دو طاء اکھٹے آئیں ان میں ادغام ہونا چاہیے تھا لیکن ادغام نہیں کیا گیا۔ و اَلِلَ السِّقَاءُ ان میں دو لام اکھٹے آئیں ان میں ادغام ہونا چاہیے تھا لیکن ادغام نہیں کیا گیا۔ و مانند آن اور ان جیسے کلمات

اما چند قوانین متفرق دیگر ست باقی چند قوانین متفرق قسم کے اور بھی ہیں۔ کہ بَدان حاجت باشد کہ اُن کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ نیز یاد کنیم اُن کو بھی ہم ذکر کرتے ہیں۔

یکے آنکہ ایک یہ کہ ہر الف کہ ما قبل وے ضَمہ بَود ہر وہ الف کہ جس سے ماقبل ضمّہ ہو واؤ شَود وہ الف واؤ ہو جائیگا۔ بشرط انکہ زائدہ باشد بایں شرط کہ وہ الف زائدہ ہو اصل نہ ہو چون ضُوْرِبَ ماضی مجہول ضَارَبَ جیسے کہ ضُوْرِبَ ماضی مجہول ہے ضَارَبَ کی۔ ضَارَبَ سے جب ماضی مجہول کا صیغہ بنانا ہو تو اوّل کا ضمہ دے۔ تو ضُارِبَ ہو جائے گا۔ جس میں الف زائدہ ہے اور ماقبل اسکا ضمہ ہے تو اسکو واؤ سے بدلنا ہوگا۔ تو ضُوْرِبَ ہوا۔ ضُوَیْرِبٌ تصغیر ضَارِبٌ اسی طرح ضُوَیْرِبٌ تصغیر ہے ضَارِبٌ کی۔ اس میں بھی ضَارِبٌ کے شروع کو ضمہ دیا، اور اسکے بعد الف زائدہ ہے جس کا ماقبل مضموم بنا تو اسکو واؤ سے بدلا۔

و در نُیَیْبٌ تصغیر نَابٌ الف واؤ نگشت اور نُیَیْبٌ جو نابٌ کی تصغیر ہے اِس میں الف واؤ نہیں ہوا۔ اس پر اشکال ہوتا ہے کہ نابٌ کی تصغیر نُیَیْبٌ آتی ہے۔ نَابٌ میں نون کے بعد الف ہے۔ اور نُیَیْبٌ میں نون کے ضمہ کے بعد یاء آیا واو نہیں آیا۔یعنی نُوَیْبٌ ہونا چاہیے۔ با آنکہ ما قبل او مضموم ست باوجود اسکے کہ اسکا ما قبل مضموم ہے۔ زیرا کہ الف اصلی ست زائدہ نیست اس لئے کہ یہ الف اصلی ہے زائدہ نہیں ہے۔ بدلست از یاء یہ الف یاء سے بدل کر آیا تھا۔ یعنی نابٌ اصل میں نَیَبٌ تھا۔ و کلمہ را در تصغیر بسوئے اصل رد کنند اور کلمہ کو تصغیر کے اندر اصل کی طرف لوٹاتے ہیں۔ اور یہ الف یاء سے بدل کر آیا تھا تو تصغیر میں بھی یہ الف یاء سے بدلے گا۔

و اگر مکسور باشد اور ہر وہ الف جس کا ما قبل مکسور ہو یاء شود وہ الف یاء ہو جائے گا۔ چون مِحْرَابٌ و مَحَارِیْبُ محاریبُ یہ غیر منصرف ہے۔ محرابٌ میں یہ الف زائدہ تھا تو محاریبُ میں راء کی کسرہ کی وجہ سے الف یاء ہو گیا۔ و مِفْتَاحٌ و مَفَاتِیْحُ مفتاحٌ میں یہ الف زائد ہے اور مفاتیحُ میں تا کی کسرہ کی وجہ سے الف یاء ہو گیا۔ و ہمچنین واؤ ساکن کہ ماقبل وے مکسور گردد یاء شود اور اسی طرح واؤ ساکن

کہ اُس کا ماقبل مکسور ہو جائے وہ یاء ہو جائے گا۔ چون عُصْفُوْرٌ و عَصَافِیْرٌ عُصْفُوْرٌ میں واؤ ساکن ہے۔ اور عصافِیْرُ میں واو سے پہلے کسرہ آیا تو اس واؤ کو یاء سے بدلا۔

دیگر ہر مدہ کہ در واحد سوم جا باشد دوسرا ہر وہ مدّہ جو مفرد میں تیسری جگہ ہو و زائدہ بُود اور زائدہ تھا و در جمع بعد الف فَعَائِلُ اُفتد اور جمع میں فعائلُ کے الف کے بعد واقع ہوا ہمزہ گردد وہ حرف مدّہ ہمزہ ہو جائے گا۔ چون صَحِیْفَةٌ و صَحَائِفُ صَحِیفةٌ میں یہ یاء حرف مدّہ ہے، مفرد میں ہے اور تیسری جگہ آئی اور یہ یاء زائدہ ہے۔ اور صَحَائِفُ میں الف کے بعد یہ یاء آئی تو ہمزہ سے بدلی۔ و عَجُوْزَةٌ و عَجَائِزُ و رِسَالَةٌ و رَسَائِلُ ۔۔۔عجوزۃ میں واو مدہ ہے، مفرد میں ہے اور تیسری جگہ ہے تو عجائزُ میں یہ حرف مدّہ ہمزہ سے بدلا۔ اور رسالۃ میں الف مدّہ مفرد کے اندر تیسری جگہ آئی تو جمع کے اندر یہ الف مدّہ ہمزہ سے بدلی۔

اشکال: و در مَعَایِشُ و مَقَاوِمُ معایش یہ جمع ہے مَعِیْشَةٌ کی۔اسی طرح یہ مقاوم جمع ہے مقام کی۔ ہمزہ نگشت اور معایشُ اور مقاومُ کے اندر یہ حرف مدّہ ہمزہ نہیں ہوا۔ ازانکہ یاء در مَعِیْشَةٌ و الف در مَقَامٌ زائدہ نیست بلکہ اصلی ست اس لئے کہ معیشةٌ کے اندر یائے مدّہ اور مقامٌ کے اندر الف مدّہ زائدہ نہیں ہے بلکہ اصلی ہے۔ اور شرط یہ تھی کہ وہ حرف مدّہ زائدہ ہونا چاہیے۔

اشکال: و ابدال یاء بہمزہ اور یاء کو ہمزہ کے ساتھ بدلنا در مَصَائِبُ مصائبُ کے اندر باوجود آنکہ یا در مُصِیْبَةٌ اصل ست باوجود اسکے کہ مصیبةٌ کے اندر یاء اصلی ہے۔ شاذ ست یہ خلاف قانون ہے۔ یعنی شاذ ہے۔

دیگر ہر جا کہ الف فَعَائِل میان دو واؤ یا میان دو یاء اُفتد دوسرا یہ کہ فعائلُ کا الف دو واؤ کے درمیان واقع ہو جائے یا دو یاء کے درمیان واقع ہو جائے و بعد آن الف دو حرف باشد اور اس الف کے بعد دو حرف ہو واؤ و یائے اخیر را بہمزہ بدل کنند تو آخری واؤ کو اور آخری یاء کو ہمزہ سے بدلتے ہیں۔ یعنی الف کے بعد جو واؤ اور یاء آئے تو اُس کو ہمزہ سے بدلیں گے۔ چون اَوَّلٌ و اَوَائِلُ اوائلُ اصل میں اواوِلُ تھا۔ اواولُ بروزن فعائلُ۔ تو یہ الف فعائل دو واو کے درمیان آیا تو دوسرے واؤ کو ہمزہ سے بدلا تو اوائلُ ہوا۔ و خَیِّرٌ و خَیَائِرُ کہ دراصل اَوَاوِلُ و خَیَایِرُ بود خَیائِرُ اصل میں خیایِرُ تھا۔ الف فعائلُ دو یاء کے درمیان آیا تو دوسری یاء کو ہمزہ سے بدلا تو خیائرُ ہوا۔

تکملہ

دیگر ہر جا کہ دو ہمزہ متحرک بہم آیند دوسرا ہر وہ جگہ جہاں دو ہمزہ متحرک اکھٹے آ جائیں۔ و یکے از ایشان مکسور باشد اور ایک ان میں سے مکسور ہو، چاہے پہلا ہمزہ مکسور ہو چاہے دوسرا ہمزہ مکسور ہو۔ دوم را بیاء بدل کنند دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلیں گے۔ چون جَاءٍ بر قول سیبویہ جیسا کہ جاءٍ امام سیبویہؒ کے قول پر۔ جاءٍ اسم فاعل ہے، جاءَ یجیءُ مجیئاً فھو جاءٍ ۔ جاء کا مادّہ جَیئَ یعنی جیم، یاء اور ہمزہ، اسی مادّہ سے فاعلٌ بنانا ہو تو جَایِئٌ۔ اور جب الف اسم فاعل کے بعد یاء آئے تو اسے ہمزہ سے بدلتے ہے۔ تو جاءِئٌ بن گیا۔اب دو ہمزہ اکھٹے آئے اور اور دونوں متحرک ہے اور ایک اس میں سے مکسور ہے تو اس پر

قانون لگے گا۔ دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلیں گے تو جاءِيٌ بن گیا۔ اب ہمزہ مقدم اور یاء مؤخر۔ اس کے بعد یاء پر ضمہ ثقیل تھا تو ضمہ کو گرایا گیا تو جاءِيْنٌ بن گیا۔ پھر یاء حرف مدّہ کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرایا تو جاءٍ بنا۔ که دراصل جَایِئٌ بُود که اصل میں جایِئٌ تھا۔ یاء را بہمزہ بدل کردند یاء کو ہمزہ سے بدل دیا۔ جائِئٌ ہوا۔ چنانچه در بَائِعٌ کرده است جیسا کہ بائِعٌ میں کیا ہے۔ بائِعٌ میں الف زائدہ کے بعد یا آئی تھی تو اسکو ہمزہ سے بدل دیا۔ دو ہمزہ متحرک جمع شدند دو ہمزہ متحرک جمع ہو گئے۔ و یکے از ایشان مکسور ست اور ان میں سے ایک مکسور ہے۔ دوم را بیاء بدل کردند تو دوسرے کو یاء کے ساتھ بدل دیا۔تو جائِیٌ ہوا۔ بعده اعلال قَاضٍ و رَامٍ کردند اس کے بعد قاضٍ اور رامٍ والا اعلال کیا گیا۔ قاضٍ یہ قاضِیٌ تھا۔ یاء پر ضمہ ثقیل تھا تو گرایا تو قاضِیْن ہوا۔ پھر یاء کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرایا تو قاضٍ ہوا۔ اسی طرح رامِیٌ سے رامٍ بنا۔ جاءٍ شد تو یہ جاءٍ بنا۔

اما بر قول خلیل باقی امام خلیل ابن احمدؒ کے قول پر۔ امام خلیلؒ یہ استاد ہے امام سیبویہؒ کے۔ از جہت کراہت اجتماع دو ہمزہ قلب کردند دو ہمزہ کا اجتماع ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے قلب کر دیا۔ جایِئٌ امام سیبویہؒ کے نزدیک جائِئٌ ہوا، اور امام خلیلؒ کے نزدیک قلب کر کے جایِئٌ بنا۔کیونکہ دو ہمزہ کا اکھٹے آنا پسندیدہ نہیں۔ یعنی عین کلمه را بجائے لام کلمه و لام را بجائے عین کلمه بُردَند یعنی عین کلمہ کو لام کلمہ کی جگہ پر اور لام کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ پر لے گئے۔ بعده اعلال قاضٍ کردند اسکے بعد قاضٍ والا اعلال کیا۔ جاءٍ شُد جاءٍ ہوا و ہمچُنین ست خَطَایَا وَ دَرَایَا اور اسی طرح خطایا اور درایا میں ہے۔ خطایا جمع ہے خطیئَۃٌ کی۔ که دراصل خَطَایِئُ و دَرَایِئُ بُود کہ یہ اصل میں خطایِئُ اور درایِئُ تھے۔ کتابت میں غلطی سے خطائِئُ اور درائِئُ لکھا ہے۔ یاء را بہمزہ بدل کردند یاء کو الف سے بدلا۔ تو خطائِئُ اور درائِئُ ہوا۔ چنانچه در صَحَائِفُ نمودند جیسا کہ صحائفُ میں دکھایا گیا۔ یعنی اسکے اندر ہوا تھا۔ پس دو ہمزہ متحرک جمع شدند پس دو ہمزہ متحرک جمع ہو گئے۔ و یکے از ایشان مکسور ست اور ان میں سے ایک مکسور ہے۔ ثانی را بیا بدل کردند تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا۔ تو درائِیُ اور خطائِیُ ہوا۔ و ہمزہ اول را بیائے مفتوحه بدل کردند تو درایَیُ اور خطایَیُ ہوا۔ جب فعَائل وزن کے اندر ہمزہ دو حرف علّت یعنی الف اور یاء کے درمیان آ جائے تو اس ہمزہ مکسور کو یا سے بدلتے ہیں۔ درائِیُ اور خطائِیُ میں ہمزہ مکسور الف اور یاء کے درمیان آیا۔تو اس ہمزہ مکسور کو یائے مفتوحہ سے بدلیں تو دَرَایَیُ اور خطایَیُ ہوا۔ اب یاء متحرک ما قبل فتحہ کو الف سے بدلو تو دَرَایَا اور خَطَایَا ہوا۔چنانچه قیاس ست جیسے کہ قیاس ہے۔ در مانند مَطَایَا مَطَایَا جیسے لفظوں میں۔ مَطَایا یہ جمع ہے مَطِیَّۃٌ کی۔ اور یہ اصل میں تھا مَطِیْوَۃٌ جیسا کہ صَحِیْفَۃٌ ہے۔ اس کی جمع صَحَائِفُ آتی ہے۔ پس مطیوۃٌ کی جمع مَطَایِوُ آئیں گی۔ تو یہ واؤ طرف میں آیا اور ما قبل میں کسرہ ہے تو اسکو یاء سے بدلا تو مَطَایِیُ ہوا۔ جیسا کہ رَضِیَ اصل میں رَضِوَ تھا۔ واو طرف میں تھا اور اس سے پہلے کسرہ تھا تو اس کو یاء سے بدلا تو رَضِیَ ہوا۔ اب مَطَایِیُ میں الف کے بعد والی یاء کو ہمزہ سے بدلو تو مَطَائِیُ ہوا۔ پھر ہمزہ مکسور دو حرف علّت کے درمیان آیا تو اسکو یائے مفتوحہ سے بدلو تو مَطَایَیُ ہوا۔ پھر یاء متحرک اور ما قبل فتحہ کو الف سے بدلو تو مَطَایَا ہوا۔ بعده یائے ثانی را از جہت

تحرک و انفتاح ما قبل بالف بدل کردند خَطَایَا شد اسکے بعد یائے ثانی کو متحرک ہونے اور اس سے پہلے فتحه ہونے کی وجه سے الف کے ساتھ بدلا تو خطایا ہوا۔ تفصیل اوپر لکھی ہے۔ و این نزد سیبویه است اور یه اما سیبویہؒ کے نزدیک ہے۔ و نزد خلیل قلب کردند اور امام خلیل ابن احمدؒ کے نزدیک قلب کیا۔ یعنی ہمزہ را بجائے یاء کردند و یاء را بجائے ہمزہ آوردند یعنی ہمزہ کو یاء کی جگه لے آئیں اور یاء کو ہمزہ کی جگه لے آئیں۔

درس 139۔ دیگر دوسرا قانون یه که بدانکه جان لے تو که اگر حروف مطبقه یعنی طا یا ظا یا صاد یا ضاد بجائے فا کلمه در باب افتعال افتد اگر حروف مطبقه یعنی طا، ظا، صاد یا ضاد باب افتعال کے فا کلمه کی جگه آئے تاء را بطا بدل کنند تا کو طا سے بدل دیں گے و طا را در طا برسبیل وجوب ادغام کنند تو طا کا طا میں وجوب کے طریقے پر ادغام کریں گے برائے اجتماع مِثلین مثلین کی اجتماع کی وجه سے چون اِطَّلَبَ که دراصل اِطْتَلَبَ بُود اطْتَلَبَ میں تا کو طا کیا اور پھر طا کا طا میں ادغام کیا تو اِطَّلَبَ ہوا۔

و اگر ظا باشد اور اگر فا کی جگه ظا ہو۔ فا کلمه کی جگه تو ظا آئی اور ہم نے پہلے سے تا کو طا کیا ہے۔ تو اب پہلے ظا ہوا اور پھر طا۔ اب یہاں تین صورتیں جائز ہیں۔ پہلی صورت: ظا کو بھی طا کر دیں اور طا کا طا میں ادغام کریں۔ دوسری صورت: اس صورت میں جس تا کو ہم نے طا سے بدلا تھا اسکو پھر ظا سے بدلے اور ظا کا ظا میں ادغام کریں۔ تیسری صورت: اس صورت میں ادغام نہیں کریں گے۔بلکه ان دونوں کو اپنی حال پر باقی رکھتے ہیں۔ جائز ست تو جائز ہے که ظا را طا و طا را ظا ساخته یعنی ظا کو طا کر کے اور طا کو ظا کر کے ادغام یکے در دیگرے کنند ایک کا ادغام دوسرے کے اندر کر دے۔ و اظہار احسن ست اور اظہار بہتر ہے، که دونوں کو اپنی حالت پر برقرار رکھے۔ تو یه تین صورتیں ہوئی۔ چون اِطَّلَمَ و اِظَّلَمَ و اِظْطَلَمَ که دراصل اِظْتَلَمَ بُود اطّلم میں پہلے تا کو طا کیا پھر ظا کو بھی طا کیا اور طا کا طا میں ادغام کیا، اظلم میں تا کو ظا کیا اور ظا کا ظا میں ادغام کیا اور اظطلم میں دونوں کو اپنی اصل حالت پر رکھا۔

و اگر صاد باشد اگر فا کلمه کی جگه صاد ہو رواست جائز ہے که تا را طا که تا کو طا کرے و طا را صاد ساخته اور پھر طا کو صاد بنائیں۔ در صاد ادغام کنند اور پھر صاد کا صاد کے اندر ادغام کر دے چون اِصَّبَرَ که دراصل اِصْتَبَرَ بُود جیسا که اِصَّبَرَ که اصل میں اِصْتَبَرَ تھا۔ اصتبر پہلے اصطبر ہوا، پھر اِصْصَبَرَ ہوا یعنی اِصَّبَـرَ ہوا۔

و ضاد حکم صاد وارد اور ضاد بھی صاد کا حکم رکھتا ہے۔ چون اِضَّرَبَ که دراصل اِضْتَرَبَ بود جیسا که اِضَّرَبَ که اصل میں اِضْتَـرَبَ تھا۔ و اِضْطَرَبَ بدون ادغام احسن و اکثر ست اور اِضْطَرب بغیر ادغام کے احسن ہے اور اکثر ہے۔ و عکس ادغام مذکور روا نیست اور مذکورہ ادغام کا عکس روا نہیں ہے۔ یعنی صاد کو طا کر کے پھر طا میں ادغام کرے یا ضاد کو طا کر کے طا میں ادغام کرے یه جائز نہیں۔ پس اِطَّبَرَ و اِطَّرَبَ درست نبا شد پس اِطَّبَرَ اور اِطَّرَبَ درست نه ہوگا۔اطَّبر میں صاد کو طا کیا اور طا کو طا میں ادغام کیا تو یه جائز نہیں۔ اور اِطَّرَبَ میں ضاد کو طا کیا اور طا کو طا میں ادغام کیا لیکن یه جائز نہیں ہے۔

و سیبویه در اِضْطَجَعَ اِطَّجَعَ عکس این قلب حکایت کرده اور امام سیبویہؒ نے اِضْطَجَعَ صیغے کے اندر اِطَّجَعَ جو اس قلب کا عکس ہے کو حکایت کیا ہے۔ یہاں پر ضاد کو طا کرکے طا میں ادغام کیا گیا۔

و اگر بجائے فا کلمه در باب مذکور اور اگر فا کلمہ کی جگہ اس مذکورہ باب میں دال یا ذال یا زا باشد دال یا ذال یا زا ہو واجبست که تا را دال کرده واجب ہے کہ تا کو دال کردے در دال ادغام نمایند اور دال میں ادغام کریں گے۔ چون اِدَّعیٰ که در اصل اِدْتَعیٰ بُود جیسا کہ اِدَّعیٰ کہ یہ اصل میں اِدْتَعیٰ تھا۔

و اگر ذال باشد اور اگر فا کہ جگہ ذال ہو رواست جائز ہے که دال مبدله تا را ذال سازند کہ اُس دال کو جو تا کی جگہ آیا تھا اُس کو ذال بنا دے یا ذال را دال اور یا پہلے والے ذال کو دال کردے، تو پہلا بھی دال ہوا اور دوسرا بھی دال بنا تھا تا کی جگہ۔ و یکے را در دیگرے ادغام نُمایند اور ایک کا دوسرے کے اندر ادغام کرے و ترک ادغام نیز درست ست اور ادغام کا ترک کرنا بھی درست ہے چون اِدَّکَرَ و اِذَّکَرَ و اِذدَکَرَ که دراصل اِذْتَکَرَ بُود ان تینوں کا اصل اِذْتَکَرَ ہے۔ اِدَّکَرَ میں پہلے تا کو دال کیا، پھر ذال کو دال کیا، پھر دال کا دال میں ادغام کیا۔ اِذَّکر کے لئے تا کو دال کرے، پھر دال کو ذال کرے اور ذال کو ذال میں ادغام کرے تو اِذَّکرَ ہو جائے گا۔ اور اِذْدَکَرَ کے لئے تا کو دال کیا اور پھر اپنے حال پر چھوڑ دیا۔

و اگر زا باشد اور اگر فا کلمہ کی جگہ زا ہو۔ دال را زا ساخته تو دال کو پھر زا کردیں گے زاء را در زاء ادغام سازند اور زا کا زا کے اندر ادغام کریں گے۔ و عکس نکنند اور اس کا عکس نہیں کریں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ زا کو دال کرکے اور پھر دال کا دال میں ادغام کرے یہ جائز نہیں۔ و عدم ادغام نیز رواست اور ادغام نہ کرنا یہ بھی جائز ہے۔ چون اِزَّانَ و اِزْدَانَ که دراصل اِزْتَانَ بُود انکا اصل اِزْتَانَ ہے۔ اِزَّانَ کے لئے اِزتان میں تا کو پہلے دال کیا، پھر دال کو زا کیا۔اور زا کا زا میں ادغام کیا۔ اور اِزْدانَ کے لئے ازتان میں تا کو دال کیا اور پھر ویسے چھوڑا۔

و اگر بجائے عین کلمه تا باشد اور اگر باب افتعال میں عین کلمہ کی جگہ تا ہو۔ ادغام و عدم ادغام ہر دو جائز تو ادغام اور عدم ادغام دونوں جائز ہیں۔ چون اِقْتَتَلَ بغیر ادغام کے۔ و قَتَّلَ قَتَّلَ اصل میں اِقْتَتَلَ تھا۔ پہلی تا کی حرکت کو نقل کرکے قاف کو دیا، اور تا کا تا میں ادغام کیا تو اِقَتَّلَ ہوا۔ پھر شروع کے ہمزہ وصل کو گرایا کیونکہ اسکی ضرورت ہی نہ رہی تو قَتَّلَ ہوا۔

و اگر ثا باشد اور اگر عین کلمہ کی جگہ ثا ہو۔ لازم ست که ہر یکی را جنس دیگرے ساخته ادغام نمایند کہ اُن میں سے ہر ایک کو دوسرے کی جنس بنا کر ادغام کردے۔ یعنی اگر عین کلمہ کی جگہ ثا آجائے تو پھر تا کو ثا کرکے ثا میں ادغام کرنا بھی جائز ہے اور ثا کو بھی تا کرکے تا میں ادغام کرنا بھی جائز ہے۔ و عدم ادغام روا نیست اور عدم ادغام جائز نہیں چون اِثَّارَ و اِتَّارَ که دراصل اِثْتَارَ بُود اثَّارَ کے لئے ثا کو تا کیا اور تا کا تا میں ادغام کیا۔ اور اتار کے لئے تا کو ثا کیا اور ثا کا ثا میں ادغام کیا۔

و اگر سین یا جیم باشد اور اگر فا کلمہ کی جگہ سین یا جیم ہو۔ رواست جائز ہے که تا را سین یا جیم ساخته کہ تا کو سین یا جیم کرتے ہوئے در سین یا جیم ادغام نمایند سین یا جیم کے اندر ادغام کر

دے۔ چون اِسَّمَعَ و اِجَّمَعَ که دراصل اِسْتَمَعَ و اِجْتَمَعَ بُود ۔۔ استمع میں فا کلمه کی جگه سین آیا تو تا کو بھی سین کر کے سین میں ادغام کیا تو اسّمع ہوا۔۔ اور اجتمع میں فا کلمه کی جگه جیم آیا تو تا کو بھی جیم کر کے جیم میں ادغام کیا تو اجَّمَعَ ہوا۔ و اِتَّمَعَ گفته نمیشود اور اتَّمَعَ نہیں کہا جائے گا۔ یعنی اُس سین یا جیم کو تا کر کے تا میں ادغام نہیں کرسکتے۔ و عدم ادغام افصح ست اور ادغام نه کرنا یه افصح ہے۔

و در فاء کلمه اور فا کلمه میں نزد ادغام ادغام کے نزدیک یعنی ادغام کے وقت فتحه و کسره رواست فتحه اور کسره جائز ہے۔ و ہمچنین در عین ماضی معلوم اور اسی طرح ماضی معلوم کے عین کلمه میں بھی نیز فتحه و کسره رواست ان میں بھی فتحه اور کسره جائز ہے۔ و این بر چهار صورت خواہد بَود اور یه چار صورت پر ہوگا۔ [1]فتح فا و عین [1] فا اور عین دونوں پر فتحه ہو [2]و کسره فاء و عین فا اور عین دونوں کا کسره و [3]فتح فاء و کسر عین اور فا کا فتحه اور عین کا کسره و بالعکس[4] اور اسکا عکس یعنی فا کا کسره اور عین کا فتحه چون قَتَّلُوْا فا اور عین دونوں فتحه کے ساتھ و قِتِلُّوْا فا اور عین دونوں کسره کے ساتھ و قِتَّلُوْا فا کسره کے ساتھ اور عین فتحه کے ساتھ و قَتِّلُوْا فا فتحه کے ساتھ اور عین کسره کے ساتھ که دراصل اِقْتَتَلُوْا بُود یه اصل میں اقْتَـتَـلُوا تھا۔ پہلی تا کی حرکت قاف کو نقل کیا اور تا کا تا میں ادغام کیا۔ نیز ہمزه وصل کی ضرورت نه رہی کیونکه قاف پر حرکت آیا تو قَتَّـلُوْا ہوا۔

بدانکه جان لے تو که قوانین ہر جنس از اجناس مذکوره بسیارست ہر جنس کے قوانین ان اجناس مذکوره میں سے بہت ہیں اما درین کتابِ مختصر باقی اس مختصر کتاب کے اندر زیاده نتوان نوشت زیاده نہیں لکھے تا که عبارت کتاب دراز نگردد فقط تا که کتاب کی عبارت زیاده لمبی نه ہو جائے فقط۔

تبصره

و اگر حروف مذکوره عین کلمه باب افتعال افتد اور اگر مذکوره حروف باب افتعال کے عین کلمه میں واقع ہو روا جائز ہے که تا یش جنس ما بعد شود که اس کی تا، ما بعد کی جنس ہو جائے، یعنی باب افتعال کی تا ما بعد کی جنس ہو جائے۔ و ادغام لازم گردد اور ادغام لازم ہو جائے۔ چون ھدّٰی که اصلش اِھْتَدیٰ بود جیسا که ھَدَّیٰ که اصل اسکی اِھْتَدیٰ تھی۔ تا را دال کردند و در دال ادغام نمودند تو تا کو دال کیا اور دال کا دال میں ادغام کیا و ہمزه را از جہت استغناء حذف ساختند اور شروع کے ہمزه وصل کو مستغنی ہونے کی وجه سے حذف کیا۔ و دران نیز چهار صورتست اور اسکی اندر بھی چار صورتیں ہیں۔

[1]ھَدّٰی بفتح ہاء و دال ہاء پر بھی فتحه ہے اور دال پر بھی [2]ھِدّٰی بکسر ہاء و فتح دال ہا کے کسرے اور دال کے فتحه کے ساتھ۔ [3]ھَدِّیَ بکسر دال و فتح ہاء و یاء دال کے کسره کے ساتھ اور ہا اور یاء فتحه کے ساتھ [4]ھِدِّیَ بکسر ہاء و دال و فتح یاء ہا اور دال کے کسرے کے ساتھ اور یاء کے فتحه کے ساتھ۔یه توتھی ماضی معلوم۔

مضارع معلوم مضارع معلوم جو ہے۔ یَھَدِّی اصلش یَھْتَدِیْ وه یَھَدِّی آئے گا جس کا اصل یَھْتَدِی ہے۔ تا دال شد و در دال ادغام گردید تا دال ہوا اور دال کے اندر ادغام کردیا و حرکت تاء بفاء آمد اور تا کی

حرکت فا پر آ گئی و بکسر فاء اور فاء کے کسرے کے ساتھ۔ یعنی یَھِدِّی پڑھنا بھی جائز ہے۔ نیز برائے موافقت ماضی ماضی کی موافقت کے لئے، کیونکہ ماضی میں ہَدّیٰ بھی جائز تھا اور ھِدّیٰ بھی جائز تھا۔ یعنی فا کے کسرہ کے ساتھ جائز تھا۔ لہٰذا مضارع میں بھی فا کے کسرے کے ساتھ جائز ہے۔ و بکسر علامت مضارع اور علامت مضارع کے کسرے کے ساتھ بھی بمتابعت فا فا کی متابعت میں در کسرہ کسرہ میں، یعنی یِـھِدِّی پڑھنا بھی جائز ہے۔ و از قبیل تِعْلَمُ نیست اور یہ تِعْلَمُ کے قبیل سے نہیں۔ زیرا کہ یاء در انجا مکسور نمیشود اس لئے کہ یاء وہاں پر مکسور نہیں ہوتی۔ اور یِـھِدّی میں جو کسرہ ہم پڑھتے ہیں وہ فا کی متابعت کی وجہ سے ہے جبکہ ماضی کی متابعت کی وجہ سے نہیں۔

علم الصرف کی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ علامت مضارع اتین پر کسرہ پڑھنا بھی جائز ہے جب اسکی ماضی مکسور العین ہو۔ جیسا کہ عَلِمَ یَعْلَمُ میں ماضی مکسور العین ہے۔ تو علامت مضارع پر کسرہ بھی پڑھ سکتے ہیں یعنی یِعْلَمُ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح تِعْلَمُ اور اِعْلَمُ اور نِعْلَمُ۔ یہ اس لئے کہ اس بات پر دلالت ہو جائے کہ اسکی ماضی مکسورالعین ہے۔

اور اسی طرح اگر ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور آ رہا ہو۔ تب بھی علامت مضارع یعنی اتین پر کسرہ جائز ہے۔ جیسے اِسْتَخْرَجَ یَسْتَخْرُجُ میں ماضی معلوم میں ہمزہ مکسور شروع میں آ رہا ہے۔ تو یِسْتَخْرِجُ ، تِستخرجُ، اِستخرجُ اور نِسْتَخْرِجُ پڑھنا بھی جائز ہے۔

اور بعض لغتوں میں مضارع پر کسرہ تو پڑھتے ہیں لیکن اگر وہ علامت یاء ہو تو پھر کسرہ نہیں پڑھتے۔ یعنی یِعْلَمُ نہیں پڑھتے بلکہ یَعْلَمُ ہیں پڑھیں گے۔ اور تِعلم، اِعلم اور نِعلم میں کسرہ پڑھیں گے۔ اور یاء پر کسرہ اس لئے نہیں پڑھتے کیونکہ یاء پر کسرہ ثقیل ہے۔

و ہمچنین ست حال امر و مصدر اور یہی حال امر اور مصدر کا بھی ہے۔ یعنی ہَدِّ و ہَدَّاءٌ بفتح فاء و کسر آن اور امر ہَدِّ بھی پڑھنا صحیح ہے اور ھِدِّ پڑھنا بھی صحیح، مصدر ہَدَّاءٌ پڑھنا بھی صحیح اور ھِدَّاءٌ پڑھنا بھی صحیح۔ اصلَش اسکی اصل اِھْتَدِ امر کی اصل اِھْتَدِ ہے۔ اِھْتَدِیْ کتابت کی غلطی ہے۔ و اِھْتِدَایٌ اور مصدر کی اصل اِھْتِـدَایٌ تھا۔ پھر اِھْتِداءٌ ہوا۔ پھر تاء کی حرکت ما قبل ھا کو دی۔ تا کو دال کر کے دال میں ادغام کیا گیا۔ اور ہمز وصل گرایا گیا تو ہَدَّاءٌ ہوا۔ اور ھِدَّاءٌ پڑھنا بھی جائز۔ و اسم فاعل و اسم مفعول مُهَدِّ بفتح فا و کسر آن اور اسم فاعل اور اسم مفعول مُهَدِّ اور مُهِدِّ ہے۔ فا کلمہ کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ۔ برائے تمیز از اسم فاعل باب تفعیل باب تفعیل کے اسم فاعل سے فرق کرنے کے لئے۔ کیونکہ باب تفعیل کا اسم فاعل مُصَوِّ اور یہاں اسم فاعل مُهَدِّ تو دونوں ایک ہی وزن پر آئے۔ اور جب مُهِدِّ پڑھے تو یہ باب تفعیل کے اسم فاعل سے فرق ہوا۔ و بمتابعت ضم میم ضم فا اور میم کے ضمہ کے اتباع کرتے ہوئے ھاء پر ضمہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مُهَدِّ میں ھا فا کلمہ ہے۔ تو مُهُدِّ بھی پڑھ سکتے ہے۔ و این وجہ بنسبت سابق زائدست اور یہ وجہ سابق کی بنسبت زائد ہے۔ یعنی ماقبل میں ماضی اور مضارع میں جو ذکر آیا تھا اُس میں ضمہ کا ذکر نہیں تھا۔ تو یہ اُس کی بنسبت زائد ہے۔

دیگر ہر گاہ تائے تفعل و تفاعل باب تفعل اور تفاعل کی جو تا ہے پیش از حروف مذکورہ بیاید وہ ان مذکورہ حروف سے پہلے آ جائے، یعنی حروف مذکورہ فا کلمہ کی جگہ آئے۔ در جواز ادغام تو ادغام کے جواز میں در ما بعد خود اپنے ما بعد میں مثل تائے افتعال ست تائے افتعال کی طرح ہے۔ و ہمزہ وصل وقت حاجت در اول آوردہ شَوَد اور ہمزہ وصل ضرورت کے وقت شروع میں لایا جائے گا۔ یعنی باب تفعل اور تفاعل کے شروع میں تا ہے۔ اور جب مذکورہ حروف میں سے کوئی حرف آئے۔ تو پھر ادغام ہوگا۔ اور ادغام کی وجہ سے اول حرف ساکن ہوگا تو پھر بضرورت ہمزہ وصل کو لانا پڑے گا۔ یعنی در صیغہائیکہ پیش فا حرفے نباشد یعنی اُن صیغوں کے اندر کہ فا سے پہلے کوئی حرف نہ ہو۔ چنانکہ در مصدر و ماضی و امر جیسا کہ مصدر میں، ماضی میں اور امر میں ہے۔ چون در ابتدائے در آیند جب وہ شروع میں آئیں مثل اِتَّرَّسَ و اِتَّارکَ و اِثَّرَّدَ اِثَّاقَلَ و اِجَّمَّعَ و اِجَّامَعَ و اِدَّثَرَ و اِدَّارکَ و اِذَّکَّرَ و اِذَّابَحَ و اِزَّیَّنَ و اِزَّاوَارَ و اِسَّمَّعَ و اِسَّاقَطَ و اِشَّجَّعَ و اِشَّجَرَ و اِصَّبَّرَ و اِصَّابَرَ و اِضَّرَّعَ و اِضَّاغَنَ و اِطَّیَّرَ و اِطَّایَرَ و اِظَّلَّمَ و اِظَّالَمَ مصدر باشند یا ماضی یا امر مصدر ہو یا ماضی ہو یا امر ہو۔ کہ دراصل تَتَرَّسَ اِتَّرَّسَ اصل میں تَتَرَّسَ تھا۔ تا کا تا میں ادغام کیا تو شروع میں حرف مُدغم آیا، جس میں پہلی تاء ساکنہ ہے تو شروع میں ہمزہ وصل لایا تو اِتَّرَّسَ ہوا۔ و تَتَارَکَ اِتَّارَکَ اصل میں تَتارک تھا۔ و تَثَرَّدَ اِثَّرَّدَ اصل میں تَثَرَّدَ تھا۔ تا کو ثا کرکے ثا میں ادغام کیا۔ اور شروع میں ہمزہ وصل لایا تو اِثَّرَّدَ ہوا۔ و تَثَاقَلَ اِثاقل اصل میں تثاقل تھا۔ و تَجَمَّعَ یہ اجمع کی اصل ہے۔ تا کو جیم کرکے جیم میں ادغام کیا اور شروع میں ہمزہ وصل لے آیا۔ و تَجَامَعَ یہ اجّامَعَ کی اصل ہے۔ و تَدَثَّرَ یہ اِدَّثَّر کی اصل ہے۔ یہاں تا کو دال کیا اور دال کا دال میں ادغام کیا اور شروع میں ہمزہ وصل لایا۔ و تَدَارَکَ یہ ادَّارک کی اصل ہے۔ و تَذَکَّرَ یہ اذکّر کی اصل ہے۔ یہاں تا کو ذال کیا اور ذال کا ذال میں ادغام کیا اور پھر ہمزہ وصل لایا۔ و تَذَابَحَ یہ اِذَّابحَ کی اصل ہے۔ و تَزَیَّنَ یہ اِزین کی اصل ہے۔ تا کو زا کیا، اور زا کا زا میں ادغام کیا اور پھر ہمزہ وصل لایا۔ و تَزَاوَرَ یہ ازاوار کی اصل ہے۔ و تَسَمَّعَ یہ اِسَّمع کی اصل ہے۔ و تَساقَطَ و تَشَجَّعَ و تَشَاجَرَ و تَصبَّرَ و تَصابَرَ و تَضَرَّعَ و تَضَاغَنَ و تَطَیَّرَ و تَطَایَرَ و تَظلَّمَ و تَظَالَمَ بُود یہ اوپر والے کلمات کی اصل بیان کی۔ کچھ کی وضاحت میں نے کی باقی سب بھی اُسی طرح ہے۔

دیگر لام تعریف در راء و نون و در حروف مذکورہ بالا سوائے جیم وجوبًا مدغم میشود دوسرا یہ کہ لام تعریف جو ہے وہ راء اور نون اور اوپر مذکورہ حروف میں سوائے جیم کے وجوبًا مُدغم ہوگا۔ لام تعریف یعنی الف لام۔ نحو اَلرَّاءُ و النُّوْنُ والثَّآءُ و الدَّالُ و الزَّالُ و الزَّایُ والسِّینُ و الشِّیْنُ والصّادُ و الضّادُ الطّاءُ والظّاءُ التّاءُ اَلرَّاءُ اصل میں اَلْـرَاءُ تھا۔ لام کو را کرکے را میں ادغام کیا تو اَلرَّاءُ بن گیا۔ اسی طرح باقی بھی ہیں۔ وعلیه التمام------ اور اسی پر اختتام ہے کتاب کا۔

تَـــــمَّـــــت

والحمد لله اولا و اخرًا اللهم انفعنا بما علّمْتَنَا و علّمْنَا ما ینْفَعُنَا وارْزُقْنَا علْمًا۔

28 ربیع الاوّل 1445 ھجری بمطابق 14 اکتوبر 2023 بوقت عشاء 10 بج کر 13 منٹ۔